# ہندی چھند، عربی فارسی عروض

(ایک مطالعہ)

کندن لال کندن

(ایم اے، ایم لٹ)

# ہندی چھند، عربی فارسی عروض

[ایک مطالعہ]

کندن لال کندن

(ایم اے، ایم لٹ)

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | ہندی چھند، عربی فارسی عروض: ایک مطالعہ |
| مصنف / ناشر | : | کندن لال کندن |
| مادری زبان | : | سرائیکی |
| پتہ | : | مکان نمبر 49، ونوبا پوری، لاجپت نگر، نئی دہلی |
| صفحات | : | 196 |
| اشاعت | : | 2018ء |
| تعداد | : | 500 |
| قیمت | : | ہندوستان میں 300 روپے، پاکستان میں -/600 روپے |
| مطبع | : | جے کے آفسیٹ پرنٹرز، جامع مسجد، دہلی-110006 |
| کمپوزنگ | : | لمرا گرافکس (9910100445) |

ISBN : 81-901709-2-9

تقسیم کار

☆ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-110006
☆ کتب خانہ انجمن ترقی اردو، 4181، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی-110006
☆ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی-110006
☆ مصنف کندن لال کندن، 49، ونوبا پوری، لاجپت نگر، نئی دہلی
فون نمبر 011-29843152, 9211000140

# انتساب

استاد محترم **پروفیسر بخشی اختر امرتسری** آنجہانی

جن کے مبارک قدموں میں بیٹھ کر اردو علم عروض کی 'الف ب' سے واقفیت ہوئی۔

---

ماہر عروض محترم **شمس الرحمٰن فاروقی**

پوسٹل ڈپارٹمنٹ کے مختلف کلاس اوّل کے عہدے سے سبک دوش ہوئے

---

جناب **ساحل احمد**

سابق صدر شعبہ اردو ایونگ کرسچین آٹومس کالج، الہ آباد یونیورسٹی

---

والد محترم **شری لیکھو رام مندان** آنجہانی

جن کے مبارک قدموں میں بیٹھ کر اردو زبان سیکھی

---

برادرم بزرگ **شری بودھ راج مندان**

کے نام جس نے مجھے پرائمری کلاس تک اردو پڑھائی

**کندن لال کندنؔ**

# اظہارِ تشکر

بزرگ برادرم شری مہر چند موکل مرحوم کے آگے زانوں تہ کر کے ہندی چھند کی اچھی خاصی تعلیم وتربیت حاصل کی۔

علم عروض کے شائقین طلبہ اور علم عروض سے کچھ اچھے جانکار کا شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے ترغیب دی کہ نئے ناموں سے بحور کے نام تجویز کروں نیز ان کے تقاضوں نے ہمیں مجبور کیا۔ اس تصنیف کو منظر عام پر لانے کے لیے دلی گزارش کی۔

ڈاکٹر عارف حسن خاں سابق ریڈر و صدر شعبہ اردو ہندو کالج مراد آباد اور جناب شاداب بھٹناگر کا بے حد دلی شکریہ کے اس لیے مستحق ہیں، جنھوں نے علم عروض پر چند تصانیف اور کچھ نایاب تصانیف جو ان کے ذاتی کتب خانہ میں تھیں، کی فوٹو کاپیاں مہیا کیں۔

لائبریرین اور اسٹاف، دہلی یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جنھوں نے موضوع سے متعلق کتب بینی کے لیے ہر وقت مدد کی۔

دشمنان عروض شکریہ کے اس لیے مستحق ہیں کہ ان کے غلط مہمل ارشادات نے مجھے مجبور کیا کہ میں صحیح راستے کا تعین کروں۔

میرے تمام عزیزان شکریہ کے اس لیے مستحق ہیں کہ انھوں نے میرے ادبی مشاغل میں ہمیشہ دلچسپی لی اور کبھی دخل انداز نہیں ہوئے۔

کندن لال کندنؔ

# ترتیب

## بحر متدارک

## بحر کامل



## بحر مضارع



## بحر مقتضب

## بحر منسرح



## چوپئی۔ جے کاری



OO

ساحل احمد

# کندن لال جی کے فکری ونظری اثبات

کندن لال جی ایک ایسی ذی علم شخصیت ہیں، جن کے یہاں اخلاقی سرشت بھی ہے اور فکری و ذہنی واقعیت کی دور بینی بھی، اسی لیے ان کی کوئی بھی تحریر خواہ وہ نثری ہو یا شعری، حسی دروبستگی سے خالی نہیں، اس میں وہی خوشبو، وہی مہک ہے جو خوئے گل کی سرشت ہے۔ اس کا انتخاب، اس کا وقار اس کے عروض و بیان اور اشتعال میں تہ در تہ روشن اور تابندہ ہے۔

کندن جی کی نثری واقعیت پر جو قدرت وعبور حاصل ہے وہ جنوبی وشمالی ہند کی تاریخی مثنویوں، ارمغان عروض اور رباعیات وماہیے اور ماہیے کی ہیئت کے لفظ لفظ اور سطر سطر میں موجود و مرتسم ہے اور یہی خوشبو، یہی مہک اور شباہت ہندی چھند عربی فارسی عروض میں بھی موجود ہے۔

انھوں نے عربی تصوف کے ساتھ ساتھ قطعہ ورباعی پر بھی اپنی خامہ فرسائی کے نقوش ثبت کیے ہیں۔ 'ارمغان کندن' ان کا وہ پہلا شعری مجموعہ ہے جس میں نظم وغزل اور قطعات ورباعیات کے ساتھ دو حمد، ایک نعت، ایک خمسہ، دو نظمیں اور ایک مثنوی بھی شمولیت کا جواز رکھتی ہیں۔ ان کے غزلیہ شعروں میں سبک خرامی اور تاثیر و نغمگی بھی ہے:

بیٹھنے لگتا ہے دل یوں گھور کر دیکھا نہ کر
مجھ سے میرے دوست تو روٹھا نہ کر، روٹھا نہ کر

یہاں اسی فکری رشتے کے تحت ایک رباعی اور ایک قطعہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

اشک آلود ہیں میرے جذبات
کیسے گزریں یہ مضطرب دن رات
تجھ سے ملنے کی جو تمنا ہے
کاش پیدا ہوں اس کے امکانات

چار دن کی چاندی ہے پھر اندھیری رات
عیش عشرتوں میں بھی نہیں کہیں ثبات
دنیا کے جھمیلوں سے جو پانی ہے نجات
لو لگا اُسی کی ذات سے تو دن رات

رباعیات کے تعلق سے ان کی کتاب 'رباعیات کندن' ان کی فکری و ذہنی دروبستگی کا آئینہ ہے۔ ان رباعیوں میں موصوف کی فکریہ احساس کی قوس قزح نہ صرف چمکتی ہے بلکہ مہکتی بھی ہے۔

علم وعروض کے تحت ان کی کتاب 'ارمغانِ عروض' چوبیس ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب شروع تا آخر ان کی آئینہ وشی کا غماز ہے۔ اسی علم وعروض ان کی ذہنی وفکری ایما پر کیفیات کو جس طرح متصور کیا ہے وہ ان کی ایمائی اور دریائی اصالت کو نہ صرف منور کرتی ہے بلکہ غائرانہ ارتباط سے طائرانہ منازل کی ذہنی وایقانی فضا کی خالق وضامن بھی بن جاتی ہے۔ 2010ء کو متصور کرتی کتاب 'معراج فن' اسی فکری و ذہنی ارتباط کا مظہرہ ہے۔

انھوں نے اپنے مزاج واطوار کے مطابق بحر واوزان کے تعلق وارتباط پر جیسی سیر حاصل بحث کی ہے، وہ ان کی ذہنی وفکری کی عمدہ نوشت کاری ہے۔ یہی نوشت کوئی ردیف وقوافی رشتے کی معینہ اشکال وصورت کا نہ صرف اشاریہ بلکہ معنوی ارتباط کی مصوری بھی۔ یہی ان کی ارتکازیہ فکر نوع نہ نوع صورت واشکال کے ساتھ اس نئی زائدہ تصنیف کو پروردگی کا تحفہ دیتی نظر آتی ہے۔

اور اب 'ہندی چھند، عربی فارسی عروض' ان کی اسی فکری وعروضی حیثیت کو نمو رنگ

دائیں کنارے کوہِ سلیمان کے دامن میں آباد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں پینے کے پانی کی کمی تھی اور پیاس شدت سے محسوس ہوتی تھی لہٰذا تونس کے پیش نظر اس خطّے کا نام تونسہ پڑ گیا۔ ایک اور روایت یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک شاہی قافلہ ادھر سے گزرا تو اس سفر کے دوران ایک شاہی مور یعنی طاؤس اس صحرائے بے آب کی تاب نہ لا کر دم توڑ بیٹھا اور بادشاہ نے اس جگہ کا نام طاؤسہ رکھ دیا۔ بہرحال یہاں پینے کے پانی کی کمی کے چلتے ہوئے ایک فقیر کامل پیر پٹھان خواجہ محمد سلیمان نے اقامت اختیار کی اور کنویں بنوائے اور اس طرح یہ بستی چاہ والی بستی کہلانے لگی بعض کنویں دور ہٹوں والے تھے جنھوں نے اس بستی کو چاہ دور ہٹہ کے لقب کی توفیق بخشی۔ کہنے کا منشا یہ ہے کہ کندن لال کندن نے اسی چاہ ڈور ہٹہ تونسہ میں آنکھیں کھولیں اور برصغیر کے تقسیم کے المیے سے متاثر ہو کر دوسرے بہت سے کنبوں کی طرح ان کا کنبہ بھی بھارت کے دامن کی زینت بن گیا۔ یہاں کندن لال نے مشکلات زمانہ سے نبرد آزما ہوتے ہوئے پیر پٹھان کی روایت کی ترویج کی خاطر خود کو ہمیشہ ثابت قدم رکھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ زمانے کی عیاریوں اور ہوشیاریوں سے دور رہ کر کندن لال نے خود کو علم عروض کا کندن بنالیا۔ ان کے صابر و شاکر اور سادہ لوح طبعی میلان اور مستقل مزاجی کے وصف نے انھیں اردو دنیا میں منفرد اور نمایاں تشخص کا حامل بنادیا اور اس تشخص سازی میں جناب کندن کی متانت وانکساری کے ساتھ دوست داری کو بھی خاصا دخل رہا ہے۔

کندن لال کندن نے ہمیشہ علم عروض میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے آسانیاں فراہم کیں اور فن عروض کو سمجھنے اور برتنے کے نت نئے اور آسان طریقے مہیا کیے۔ پیش نظر کتاب 'ہندی چھند، عربی فارسی عروض' ان کا سہ لسانی تجربہ اردو کے قالب میں عروضی تفہم و تفہیم کی آسان اور بے نظیر پیش کش کی حیثیت رکھتی ہے۔ حالانکہ ان پر لاگو ہونے والے زحافات کا احاطہ مؤثر انداز میں اور دائروں کی مدد سے پیش کر چکے ہیں۔ اس کتاب نے اردو دانوں کی بڑی تعداد کو عروض دانی و عروض فہمی کا شرف بخشا اور عروضی نکات کے ادراک و شعور کا تحفہ عطا کیا۔

چون آہنگوں پر مشتمل رباعیات کندن، کندن لال کندن کے عروضی سفر کا حصہ اس

لیے ہے کہ اس کتاب میں رباعی کے چون اوزان کی مشکل بحث کو بڑے سلیقے سے سلیس الفاظ ، اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ دراصل لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے آہنگ والی صنف رباعی ہمیشہ موضوع بحث رہی اور اس بحث میں ماہرین ادب ہمیشہ عمر کے آخری حصے ہی میں شمولیت کی ہمت کرتے تھے اور رودکی کے وضع کردہ 24 اوزان کو موضوع بنایا جاتا تھا اور زحافات کا تنازعہ بنا رہتا تھا لہٰذا اس سب تفصیل کے پیش نظر میدان عروض کے سپہ سالار علام سحر عشق آبادی نے تنازعات کو کم کرنے اور رباعی کے فن کو آسان بنانے لیے 12 نئے اوزان کی شمولیت کی راہ ہموار کردی اور یہ سلسلہ کچھ اور آگے بڑھا تو سحر کے شاگرد ڈاکٹر زار علاّمی ان 36 اوزان میں 18 اوزان کی گنجائش کے عروضی طریقے ایجاد کرکے رباعی کے چون اوزان وضع کردیے۔ جناب کندن نے نہ صرف ان اوزان کو برتنے کا عملی ثبوت فراہم کیا بلکہ ان اوزان کے فہم وادراک کی مؤثر وکالت اپنی کتاب 'چون آہنگوں پر مشتمل رباعیات کندن' میں فرمائی ہے۔ اسی طرح صنف ماہیہ کے تعلق سے بھی موصوف نے بہت یادگار کام کیا ہے، جس سے میدان شاعری نو آموزوں اور نو آموختوں نے تربیت و مشق کی سطح پر بھرپور فائدہ اٹھایا اور غائبانے میں حضرت کندن کے تلمیذ ہونے کا شرف پایا۔

ہندی چھند، عربی فارسی عروض کی تکمیل سے پہلے شائع ہونے والی کندن لال کندن کی معراج فن خاصی مقبول ہوئی۔ اس کتاب میں مصنف نے ایسے مضامین کو شامل کیا ہے، جو علم و عروض کے تعلق سے ادبی سماج میں چلی آرہی کج فہمیوں کا ازالہ کرنے کی غرض سے لکھے گئے تھے یا ادبی طالب علموں کے ذریعے کندن لال کندن سے پوچھے گئے تھے اور جناب کندن کے شاعر سے عروض دانوں کی صف میں شامل ہونے کے امتحان کے طور پر اُبھرے تھے۔ موصوف نے ان مضامین میں اپنی قادر الکلامی کا لوہا منوانے کے ساتھ نثر اور عروض پر دسترس اور مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عروضی زحافات کی فنی پیچیدگیوں کی گرہوں کو آسان زبان اور سلیس اصطلاحوں کی مدد سے اس ہوشیاری کے ساتھ کھولا کہ قاری کو پہاڑ عبور کرنے کی مسافت کا خوف دلانے والی باریکیاں زیر قدم معلوم ہونے لگیں۔ یہ کندن لال کندن کی عروض دانی کا اہم وصف اور بڑی حد تک غیر معمولی خدمت ہے۔

اردو شعرائے ادب اور خصوصاً میدان عروض میں اپنی موجودگی اور آمد کا اچھی طرح احساس دلانے والی کندن لال کندن کے ہندی اردو عروض کے تقابلی مطالعے کی کاوش 'عروض پنگل و خلیل' کا ذکر یہاں ناگزیر ہے۔ کیوں کہ عروضی تفہیم کی مؤثر ترین یہ کتاب جناب کندن کی عروض دانی کے ادبی قد کو مستحکم اور سوا کرنے کا اہم کردار ادا کر چکی ہے۔ یہ کتاب ہندوستانی گنگا جمنی تہذیب اور مشترکہ اقدار اور افکار کے لیے ایک ضیا پاش مینارہ ثابت ہوئی۔ عروض پنگل و خلیل کی تکمیل نے کندن لال کندن کی عروضی فہم و فراست نے ایک انقلاب برپا کیا کہ علم عروض کی سب سے بڑی حقیقت کہ اس کے انفاس کے ناپنے اور پرکھنے کے پیمانے دنیا بھر کی زبانوں میں یکساں کیفیت اور شناخت کے حامل ہوتے ہیں۔ البتہ الفاظ اور عبارتوں میں انفرادیت ضرور ہوتی ہے جو ہر زبان کے جغرافیائی دائروں اور اپنی تہذیبی ولسانی قدروں کے تابع ہوتی ہے۔ زبان کے نشانات یعنی حروف بدلتے ہیں لیکن ان کے انفاس کو پرکھنے اور برتنے کے آ، عالمی سطح پر یکسانیت کے حامل ہوتے ہیں۔

عروض پنگل و خلیل سے واضح انکشاف ہوا کہ سرزمین ہندوستان میں اساطیر کی مدد سے دریافت ہونے والے چھند گیان اور زمینی خطہ عرب میں خلیل بن احمد کے مشاہدات و تجربات کی ۸ مدد سے دریافت ہونے والے علم العروض میں یکسانیت کی حد تک مماثلت پئی جاتی ہے۔ یہی وہ اسرارِ فن عروض و چھند ہیں جنھوں نے کندن لال کندن کو اس جانب خاص توجہ دینے کے لیے اکسایا اور اپنے فطری وصف اپنی تحریروں اور اپنے تجربوں کی مدد سے شاعری کے میدان کے سپاہیوں کی سپہ سالاری اور رہنمائی کے لیے راضی کیا۔ جناب کندن کی اس رضامندی نے موصوف کے 50 برسوں کے شعری تجربات اور تقریباً پچاس برسوں کی عروضی تحقیق کے حاصل کو کوزے میں دریا کے مصداق ''ہندی چھند، عربی فارسی عروض'' کے طور پر پیش کرنے کی ہمت اور حوصلہ عطا کیا۔

کندن لال کندن نے ہندی چھند، عربی فارسی عروض (ایک مطالعہ) میں اپنے 50 برسوں کے ادبی اور خصوصاً عروض کے علمی سفر کا عطر کشید کر کے جمع کر دیا تا کہ آنے والی نسلیں اس کی مہک کی خوبو سے فیضیاب و سیراب ہوتی رہیں۔ اس کتاب کے نام ہی سے ظاہر ہے

کہ اس میں انفاسِ الفاظ کو ناپنے، پرکھنے، برتنے اور آواز کی رفتار کے فاصلے کا تعین کرنے والے اصولوں سے متعارف کرانے کی بحث کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے۔ پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ ہندی یعنی ناگری زبان جو علم چھند گیان کے طور پر جانا جاتا ہے وہ ہی عربی میں علم العروض اور فارسی اور اردو میں علم عروض کے طور پر جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ لہٰذا اس کتاب میں کندن لال کندن نے مذکورہ چاروں زبانوں کے عروضیوں کی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک درمیانی راہ ہموار کی ہے جس نے ان کے تفاوت کی خلیج کو پاٹنے کا کردار ادا کیا ہے۔ اس نوع کے کام کی گلوبلائزیشن کے دور میں بین الاقوامی تقاضوں کے پیش نظر اشد ضرورت تھی۔ اس بحث میں زبانیں ضرور چار سامنے آتی ہیں لیکن حقیقت میں یہ کتاب ہندوستانی یعنی دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں لکھی جانے والی دو ہی زبانوں بلکہ لکھاوٹوں کے ادب کے درمیان اپنا مطالعہ پیش کرتی ہے۔ زبانوں اور لکھاوٹوں کے تعلق سے ''ایک بھاشا دو لکھاوٹ دو ادب'' اور ''دو زبانیں دو ادب'' وغیرہ کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

ہندی چند، عربی فارسی عروض اردو علم عروض کا وہ کوزہ ہے جس میں سنسکرت اور فارسی اور ہندی اور اردو کے رشتوں اور سوتوں تک رسائی ہو جاتی ہے اور اس طرح کہ دونوں میں کوئی فاصلہ باقی نہیں رہتا گر ہٹ دھرمی اور ضد اختیار نہ کی جائے۔ اس کتاب کو عروضی خانقاہ کی نصابی کتاب کا درجہ اس لیے دیا جاسکتا ہے کہ مصنف نے اس میں بلا امتیاز مطالعہ پیش کر کے فن عروض کی مشترکہ روایت کو فروغ دیا ہے۔ اس کتاب کا امتیازی وصف یہ ہے کہ اب تک سامنے آنے والی اس نوع کی کتابوں میں صرف فن عروض و چھند کی آگاہی کو سامنے رکھا گیا ہے جب کہ اس کتاب میں اس آگاہی کے ساتھ مخلوط و مشترک اردو زبان کے ادیبوں اور شاعروں کو ہندی اردو کے مشترک اوزان کو دلفریب ناموں سے منسوب کر کے نادر تحفے عطا کیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر اس کتاب میں مصنف نے اردو میں مستعمل اور ہندی میں برآمد ہونے والے نو بحروں کے مختلف اوزان کو تختہ مشق بناتے ہوئے ان کے ہندوستانی نام دریافت کیے ہیں۔

کتاب کی ابتدا میں عروض و چھند میں استعمال ہونے والی اصطلاحوں کو اس علم کے

صرف ونحو کی مدد سے مہارت اور ہنرمندی کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اجزائے پنگل و عروض پر خاطر خواہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سے تقطیع اور بنٹ کا سمجھنا اور سمجھانا بہت آسان ہو گیا ہے۔ ساتھ ہی ۳۷ متفرق اصولوں کی شمولیت نے کتاب کی اہمیت وافادیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے جبکہ بحر اور وزن کے چھ اصول قاری کو اشکال و اعراب یعنی متحرک اور سکون سے واقفیت کی راہ ہموار کی ہے اور انہیں ہندی میں ماتراؤں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ وہ معلومات ہے جس کی بدولت زحاف و مزاحف اور تنسیخ زحاف کی دسترس آسان ہو جاتی ہے حالانکہ مصنف نے زحافات کے تعلق سے عروضی مشاہدے و تجربے کو زحافات کی فصل میں جامع اور پرکار الفاظ میں پرو دیا ہے۔ اور اردو میں استعمال ہونے اور اردو اصناف شاعری کے لیے موزوں طبیعت رکھنے والے زحافات کی تفصیل اس ہنرکاری کے ساتھ پیش کی ہے کہ ہندی چھندوں میں بھی ان کی موجودگی منکشف ہو گئی اور یہ کندن لال کندن کے مستقل تقابلی مطالعے اور عروضی ارتکاز کے باعث ہی ممکن ہو پایا ہے۔ مثلاً پنگل اور عروض کے اجزائے اولین کو محض دس اصولوں کے ایجاز کا جامہ پہنا دیا گیا ہے۔ بحروں اور پنگل کے تحت برتے جانے والے چھندوں کی مماثلتوں کی دریافت کی آسانی کے لیے گنتی یعنی تختہ مشق بننے والے حروف اور اچھروں کی تعداد جسے اور آسانی کے لیے حرکات وسکنات یعنی اعراب کہیے ان کی تعداد کا استعمال آسان اور موثر انداز واسلوب میں پیش کیا جانا خاصی مشق کا نتیجہ ہے۔

اس کتاب میں متقارب، متدارک، ہزج، رجز، رمل، کامل، مضارع، منسرح اور مقتضب بحور کے اصل اور رعایتی اوزان کے سہارے ہندی چھندوں کے قالب میں وہی شبیہیں دریافت کی گئی ہیں جو عروضی ارکان کی قرأت سے دریافت ہوتی ہیں وہی غنائی وصف جو ہندی چھندوں میں پایا جاتا ہے اس کی نشاندہی اردو میں مستعملہ اوزان وارکان سے دریافت کیا گیا ہے۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ اردو میں بحر وہی رہتی ہے جب کہ ہندی میں اسی بحر کے اصل اور رعایتی اوزان سے جو غنائی تاثیر تبدیلی کا لباس پہنتی ہے اس کی نشاندہی کے لیے مختلف نام ممد ومعاون ہوتے ہیں اور اس طرح قبیل اور عائل دونوں کا لحاظ پاس برقرار

رہتا ہے۔ مثال کے طور پر بحر متقارب کی مختلف قرأتوں سے تاج، گنگا، نرگس، مبارک، گل بن، چمپا، چمیلی، غنچہ، گلشن، رنگ گلستاں، بلبل، رنگ بہاراں، گجردم، چمپا چمیلی، گلستاں، ہمالہ، گل افشاں، سمن بر اور ترنگا وغیرہ کی دریافت اس جانب اشارہ کرتی ہے کہ اردو عروض میں بھی ایک ہی بحر کے مختلف ارکان کو اوران سے تکمیل وتشکیل پانے والے جداگانہ اوزان کو مختلف النوع یک لفظی اور دو لفظی ناموں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح بحر متدارک کے متفرق اوزان کے مساوی ومقابل ہندی غنائی انفاس کی جداگانہ دریافت گل تر، موتیا، نسترن، گل نو بگیا، سوسن، یاسمین، دل ربا، رسیا، شبنم، گل بدن، گل فشاں وغیرہ کے وصفی ناموں سے کی گئی ہے جو مذکورہ متقارب کے دریافت ومنسوب کردہ اسماء سے بالکل مختلف ہے۔

بحر ہزج کے مطالعے میں سرتاج، چمیلیا، پرکیف، گل وبلبل، گل رعنا، گل ونغمہ، گل رنگیں، سمن، گل لالہ، شمیم گل، گل نار اور چمن میں عروض وچھند کی یکسانیت کی جلوہ سامانی اپنے اردو اور ہندی دونوں زبانوں کے عروض وچھند میں دلچسپی رکھنے والے قاری پر اسرار مطابقت کا انکشاف کردیتی ہے۔ جبکہ بحر رجز سے گل رسیا، چمپا گلی اور گنگ وجمن کو اور بحر رمل سے پر بہار، نوبہار، گل ہزارہ، گل اشرفی، آشیانہ، زلف مشکیں، گل مبارک، گل شگفتہ اور گل عجائب کو دریافت کیا گیا ہے۔ یہاں بھی انفرادو افتراق اوصاف صاف نظر آتے ہیں۔

بحر کامل کے اوزان سے گل نسترن، گل دبستاں اور گل جانفزا جبکہ بحر مقتضب کے اوزان سے گلاب جامن، بہار گلشن اور نوبہار گلشن کی نشاندہی بھی انفرادیتوں کا لباس پہنے ہوئے ہے اور بحر مضارع کے اوزان سے گل ریز اور گل برگ جب کہ بحر منسرح کے اوزان سے گل بگیا وغیرہ کی تلاش نے بحر عروض کو نئے ارتعاش اور نئی لہروں کے نادر طلسم سے آشنا کیا ہے۔

عہد متوسطین کی اردو ہندی شاعری میں سودا و میر تقی میر کی طرح انشاء اللہ خاں انشاء کا میلان فارسی، عربی کے شانہ بشانہ ہندی علم عروض کی طرف ملتفت ہوا۔ موصوف ہندی سنسکرت زبان سے اچھی واقفیت رکھتے تھے، ہندی عروض کو اپنانے میں زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔ وہ جا بجا اکثر ہندی الفاظ کا استعمال بے انتہا رغبت سے کرتے تھے۔ موصوف کی معرکتہ

الآراتصنیف ''رانی کیتکی کی کہانی'' میں انشاء نے ایک بھی حرف عربی وفارسی کا استعمال نہیں کیا۔ انشاء اللہ خاں نے بحور شعروشاعری کے نام عربی، فارسی کی جگہ ہندوی نام تجویز کیے۔ موصوف نے مربع ومثلث کا نام بالترتیب چوکڑا اور تکڑا نیز بحر متدارک ''فاعلن'' چت نگن اور بحر ہزج مفاعیلن کا نام پری خانم کورائج کرنے کی شعوری کوشش کی۔

موصوف کے زمانے میں اردو ہندی زبان کا طوطی بولتا تھا اس شعوری کوشش کو اس وقت تقویت مل جاتی تو اس کے نتائج اچھے نکلتے۔ یہ کوشش انشاء کے بعد پروان نہیں چڑھی۔ آج تقریباً آزادی ہند کے 70 برس بعد جب اردو زبان کی دیگر گوں حالت ہے، کندن لال کندن نے پھر عربی فارسی بحور کی جگہ سے ہندی بحر کے نام تجویز کیے ہیں، دیکھیے موصوف کی کوشش کتنی بارآور ہوتی ہے!

ہندی چھند کی چوپئی کو مصنف نے نور سحر سے تعبیر کیا ہے کیونکہ اس میں صبح کی عبادات ومناجات کا اثر و فور پایا جاتا ہے اور اس میں بحر سریع، بحر متدارک کے اوزان کی پندرہ اکائیوں یعنی اعراب کی نشاندہی ہوتی ہے اور اسے ہندی میں جے کاری کے طور پر بھی جانا اور پہنچانا جاتا ہے۔

کتاب کے آخر میں دوہا چھند کی تعریف اور ہیئت کی بحث کے ساتھ دوہے کی تیئیں ۲۳ اقسام کا تعارف عروضی مہارت سے پیش کیا گیا ہے اور تمام اقتباس کے ساتھ عروضی اوزان بلکہ ارکان درج کردیے ہیں۔ تابع بحور کی دریافت کا نہ ہونا مصنف کی اکتاہٹ ظاہر کرتا ہے۔ یہی کیفیت سورٹھا چھند کی ہے جسے ہندی شاعری میں دوہے کا متضاد مانا جاتا ہے۔

مجموعی طور پر اس کتاب کو اردو ہندی عروض و چھند کی دنیا میں انقلاب سے تعبیر کیا جانا خراج تحسین وستائش ہے جس کا استحقاق عروضی عرق ریزی کے صلے میں کندن لال کندن کو حاصل ہے۔ وہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے علم عروض کے باریک اور پیچیدہ نکات کو اس درجہ آسان کردیا ہے کہ اب اردو اور ہندی کے ان عالموں کو جو اس علم کو مشکل اور دشوار بتاتے ہیں ان کی بیزاری وفراری کی راہیں مسدود ہوگئی ہیں۔ اس نوع کی

پہلی کوشش عظمت اللہ خاں نے کی تھی۔ ان کے تجربات کے استفادے سے 'ہندی چھند، عربی فارسی عروض' کی کشش اور اضافہ ہوسکتا تھا۔ تاہم مصنف نے نہایت سلیقہ شعاری سے ماہرین عروض کی غلطیوں کی نشاندہی صحیح اور غلط کی وضاحت کے ساتھ درج کردی ہے جس سے اردو ہندی کے عروضیوں اور علم عروض سے شغف رکھنے والوں کو خاطر خواہ استفادے کا موقع میسر آئے گا۔ البتہ بقول جگر مرادآبادی:

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں

شعبہ اردو
سینٹرل یونیورسٹی کشمیر
Cell : 8803766036
rashidazeez128@gmail.ocm

OO

# ہندی چھند، عربی فارسی عروض

## [ایک مطالعہ]

اسّی سے ہے فزوں عمر نوے سے کم | لکھنے کا شوق ہے ہاتھ میں بھی ہے دم
آگے سے مت اٹھاؤ دوات و قلم | رہنے دو سامنے کچھ برس اور ابھی

علم شعر کو سنسکرت زبان اور برج بھاشا میں 'کاب' کہتے ہیں جو عربی، فارسی اور اردو کی طرح چند فنون سے مرکب ہے۔

علم عروض کو سنسکرت یا ہندی بھاشا میں 'پنگل' کہتے ہیں۔ قافیہ کو 'انپراس'، علم بدیع کو 'النکار' حالات و معاملات کو عاشق و معشوق کو 'نایکا بھید' اور علم موسیقی کو 'سنگیت'۔ اس مقالہ میں ہمیں صرف علم عروض یعنی پنگل کا بیان مقصود ہے جسے ہم نے اردو ہندی شاعری کے عروضی تقابلی مطالعہ تک محدود رکھا ہے۔ اردو ہندی زبان کا آپس میں کتنا قریبی رشتہ کا ذکر کیا ہے۔

علم عروض پر اپنی یہ چوتھی تصنیف ہے۔ پیش ازیں 2000ء میں 'ارمغان عروض' قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان سے جزوی مالی تعاون سے منظر عام پر آئی بعد ازاں اپنی مقبولیت کی بنا پر تین بار زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے نیز ہماری اجازت کے بغیر 2005ء میں پاکستان سے بھی شائع ہو چکی ہے۔ علم عروض پر دوسری تصنیف 'معراج فن' 2010ء میں نیز تیسری تصنیف 'عروض پنگل و خلیل، سخن طرازی عروض (اردو ہندی شاعری کا عروضی

مطالعہ) بھی 2013ء میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے جزوی مالی تعاون سے شائع ہوئی تھی۔ یہ تینوں تصانیف دہلی اردو اکادمی اور یوپی اردو اکادمی سے پہلا نقد انعام و توصیفی سند حاصل کر چکی ہیں۔ مذکورہ بالا ہر ایک تصنیف کی تیاری اور انھیں منظر عام پر لانے کے لیے ہمیں تین سے چار برس لگے اور ہندوستان کے کئی جامعات کے کتب خانوں کی خاک چھاننی پڑی۔

فن عروض، اُردو رباعیات نقادوں کی رائے میں بڑے مشکل موضوع ہیں۔ ایسے دقیق موضوعات کو سمجھنا اور سمجھانا ہماری جبلت میں ہے۔ یہ دونوں موضوع ہماری دلچسپی کے موضوع ہیں۔ انشاء اللہ مہد سے لحد تک ان سے دلچسپی رہے گی۔ رباعیات پر بھی ہمارے چار مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں جو مختلف سرکاری اداروں کے مالی تعاون سے شائع ہوئے اور ہر ایک پر نقد انعام و توصیفی سند حاصل ہوئی۔ اس کی وجہ ہماری کوشش کا نتیجہ ہے کہ ان مشکل موضوعات کو بڑے سلیقے سے نہایت سلیس، رواں دواں زبان میں پیش کیا تاکہ علم عروض سے دلچسپی رکھنے والے نوخیز طلبہ طالبات نیز علم عروض کے کچھ اچھے جانکار اس سے مزید مستفیض ہوسکیں۔ اس تعلق سے کالجوں کے کچھ اساتذہ نے تعریفی خطوط بھی لکھے۔ علم عروض سے دلچسپی رکھنے والے شعرا و طلبہ نے رائے دی ہے کہ عربی فارسی بحور کے طویل نام اور زحافات کی بھرمار ہے، ان کی تعریف آسانی سے از بر نہیں ہوتی، سروں سے اوپر نکل جاتی ہے۔ ان کے لیے سر تھکانا پڑتا ہے۔ اگر بحور کے نام آسان عام فہم ہوں تو کیسا رہے گا۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم نے ایک بحر کا نام بحر رمل مثمن سالم (فاعلاتن) مخبوں (فعلاتن) مخبوں (فعِلاتن) مخبوں محذوف (فعِلن) مخبوں مقصور (فعلان) لکھا اور سوال کیا، کیا اس طویل نام کے لیے صرف ایک موزوں مانوس فوری طور پر ذہن نشین ہونے والا نام تجویز نہیں کیا جاسکتا؟ اس دلیل و رائے کے پیش نظر ہم نے ایک عرصہ دراز تک غور و فکر کیا۔ اس دوران ادبی دوستوں عروض سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ کا بھی اس سلسلے میں تقاضا بڑھتا گیا۔ عمر بھی اسی برس سے تجاوز کر گئی تو پھر ایک بار طاقِ نسیاں ہوئے دوات و قلم یاد آئے خداوند کریم کا نام لے کر کمر بستہ ہوا۔ 'ہندی چھند عربی فارسی عروض: ایک مطالعہ' نئی

بحور کے موزوں مانوس نام سے یہ تصنیف آپ کے دست مبارک تک پہنچانے کی ٹھانی۔

جن بحور میں ہندی اردو شعرا کی مشق سخن زیادہ رہتی ہے ان بحور کے نام پھولوں، ندیوں، پہاڑوں وغیرہ پر جو آسانی سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں، رکھے ہیں۔نیز عربی، فارسی اور ہندی بحور کے نام تجویز کیے۔اس تصنیف کی تیاری کے لیے دو ایک کتب خانہ کی دوبارہ خاک چھاننے کی ضرورت پڑی۔ہندی اردو علم عروض کے حوالے سے تین مقالوں کا پتہ چلا:

1. ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی کی 'اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان'
2. کنول کرشن بالی کی 'اردو اور ہندی عروضی تقابلی مطالعہ'

ان دونوں پی ایچ ڈی کے مقالے کا ممتحن مرحوم پروفیسر گیان چند جین تھا پہلا مقالہ تو منظر عام پر آچکا ہے۔دوسرا یونیورسٹی کے ریکوں میں زینت افروز ہے۔

3. 'اردو شاعری میں ہندی عروض کا استعمال' ایم فاروقی نے آندھرا یونیورسٹی والٹیر 1983ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے ان کے نگراں ایک مسلمان ریڈر ہندی، آندھرا یونیورسٹی نیز ڈاکٹر مغنی تبسم مرحوم ریڈر اردو عثمانیہ یونیورسٹی تھے۔

مصنف کا اپنا مقالہ اردو میں ہے مگر ڈگری اصطلاحی طور پر ہندی میں پی ایچ ڈی کہلائے گی۔مقالہ 2013 میں شائع ہو چکا ہے۔ان تین مقالوں کی ورق گردانی نے بھی ہمیں اپنی نئی مذکورہ تصنیف منظر عام پر لانے کی ہوا دی۔

کئی حضرات نے اردو شاعری کے لیے ہندی چھندوں کو اختیار کرنے کی وکالت وقتاً فوقتاً کی ہے۔زبانوں کے قواعد یا علم عروض سے دلچسپی ہر تہذیب میں قدیم عرصہ سے رہی ہے پہلی بار مولوی عبدالحق نے قواعد اردو لکھی موصوف سے پیشتر قواعد زبان عربی فارسی روایت سے تحریر ہوتی رہی۔اردو علم عروض کی جانب ذولسانی دسترس رکھنے والے کی کمی کی وجہ سے علم عروض پر 20ویں صدی سے پہلے کبھی دھیان نہیں گیا۔بیسویں صدی سے پہلے ربع کے آخری سالوں میں پہلی بار نظم طباطبائی نے اس جانب اپنے ایک جریدے تلخیص عروض وقوافی میں توجہ دلائی۔ان ہی سن وسال میں پنگل چھند کی طرف توجہ دینے کے لیے مولوی عبدالحق نے کلیات قطب شاہ پر تبصرہ کیا۔رقمطراز ہیں:

ُسب سے بڑاانقلاب جس نے اردو ہندی میں امتیاز پیدا کر دیا تھا کہ عروض میں بھی فارسی کی تقلید کی گئی اور بغیر کسی تغیر وتبدل کے اسے اردو میں لے لیا۔ فارسی نے اسے عربی سے لیا تھا اردو کو ملا فارسی سے اگر اردو (ریختہ) کو ادبی نشو ونما دکن میں حاصل نہ ہوئی ہوتی تو بہت ممکن تھا کہ بجائے فارسی عروض ہندی عروض (پنگل) ہوتا۔ کیوں کہ دوآبہ گنگ وجمن میں آس پاس ہر طرف ہندی تھی اور ملک کی عام زبان بھی برخلاف اس کے دکن میں سوائے فارسی کے کوئی اس کا آشنا نہ تھا۔' (طباعت قدیم اردو مولوی عبدالحق، انجمن ترقی اردو، کراچی پاکستان، 1961ء)

شرح دیوان غالب میں نظم طباطبائی نے رائے دی ہے:

'اردو کہنے والوں کو پنگل کے اوزان میں کہنا چاہیے جو زبان ہندی کے اوزان طبعی ہیں۔ (اردو شعرا) عربی کے اوزان میں ٹھونس کر شعر کہا کرتے ہیں اور ہندی کے جو اوزان طبعی ہیں اسے چھوڑ دیتے ہیں یہ ایسا ہے جیسے کوئی انگریزی قصیدہ بحر طویل میں کہے کہ کوئی انگریز اسے موزوں نہ کہے گا۔ اس کے برخلاف پنگل کے سب اوزان ہم کو بھی موزوں معلوم ہوتے ہیں۔' (بحوالہ اردو رباعیات، عبدالسلام سندیلوی، بار اول، 1963ء)

بیسویں صدی کے ربع دوم کے آخری برسوں میں ہندوستان آزاد اور اس کے بٹوارہ ہوا ایک حصہ پاکستان اسلامی ملک بنا اپنی قومی زبان اردو تسلیم کی۔ دوسرا حصہ ہندوستان سیکولر دیش بنا جس کی قومی زبان ہندی تسلیم ہوئی۔ دونوں ملکوں کی سیاسی عداوت نے ہندوستان میں اردو زبان کی بقا پر تلوار لٹکا دی۔ آہستہ آہستہ اردو زبان سے مصیبت کے بادل چھٹنے لگے مگر ہندوستان کی قومی زبان ہندی کی بنا پر اردو کو وہ رتبہ نصیب نہیں ہوا جو روزگار حاصل کرنے کا وسیلہ بنتا۔ اردو زبان کے شیدائی جو اس پر دسترس رکھتے تھے آہستہ آہستہ خدا کو پیارے ہوتے گئے۔ اہل ہنود کی نئی پود نے اس سے کنارہ کر لیا۔ یہاں تک کہ

اہل اسلام نے بھی اس طرف آہستہ آہستہ منہ موڑنا شروع کر دیا۔ اردو رسالے چاہے وہ فلمی ہوں یا ادبی، مذہبی ہوں یا نیم مذہبی، نیم ادبی بیسویں صدی کے چوتھے ربع کے شروع تک اچھی خاصی تعداد میں شائع ہوتے رہے۔ 1985ء میں میں جامع مسجد پوسٹ آفس دہلی میں پوسٹ ماسٹر تھا۔ جناب توفیق فاروقی مرحوم 'خاتون مشرق' کے ایڈیٹر اور مدیر اعلیٰ تھے۔ موصوف کی نگرانی میں اردو زبان میں تین رسالے ہر ماہ باقاعدہ شائع ہوتے تھے۔ صرف 'خاتون مشرق' کی ایک لاکھ بیس ہزار کاپیاں شائع ہوتی تھیں۔ نیز 'گلابی کرن' اور 'تاریخ جرم وسزا' دونوں کی بھی تقریباً ساٹھ ہزار کاپیاں شائع ہوتی اور میرے آفس سے پوسٹ ہوتی تھیں۔ گویا پونے دو لاکھ کاپیوں میں آج 'خاتون مشرق' کی بمشکل صرف 20 ہزار کاپیاں شائع ہوتی ہیں۔ باقی دونوں ماہنامے شائع ہونے بند ہو گئے۔ 'بیسویں صدی' مشہور ماہنامہ تو بہت پہلے ہی شائع ہونا بند ہو گیا تھا۔ مذکورہ رسالے ہندوستان و بیرون ملک کے کونے کونے میں پہنچتے تھے۔ یہی حال سرکاری اردو رسالوں کا ہے۔ بمشکل 10-5 ہزار چھپتے ہوں گے۔ آہستہ آہستہ آخری سانس لے رہے ہیں۔ ایک سہ ماہی رسالہ 'ہماری زبان' بمبئی سے دو زبانوں ہندی اور اردو میں شائع ہوتا تھا اب صرف ہندی میں شائع ہوتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اردو زبان کو پڑھنے والے قاری نہیں ملتے۔ جن چند اسکولوں میں یا کالجوں میں اردو پڑھائی جاتی ہے، ان کے طالب علموں کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ یہ بھی تلخ حقیقت ہے جو اساتذہ اسکولوں، کالجوں میں پڑھاتے ہیں، ان کے اپنے بچے اردو زبان نہیں پڑھتے۔ جب یہ صورت حال ہو تو اس زبان کا اللہ ہی حافظ ہے۔

آمدم برسر موضوع عروض میں زحافات جو عربی سے فارسی اور پھر اردو میں آئے اور مستعمل ہیں ہم نے کوشش کی ہے وہ زحافات جو صرف عربی فارسی کے لیے مخصوص ہیں اور اردو میں یا تو مستعمل نہیں ہیں یا غلط استعمال ہوتے ہیں انھیں فہرست سے منسوخ کر دینے کی صلاح دی۔ صرف 22 زحاف جن کی نشان دہی ہم نے اس تصنیف میں کی ہے، وہی کافی ہیں۔ ہندی چھند اردو عروض میں ہندی اردو شعرا جن بحور کا زیادہ استعمال اپنی شاعری میں کر رہے ہیں ان بحور کی مثالیں، ان کے 'نئے' ناموں کے ساتھ ساتھ ہندی

اور اردو بحور کے نام اور ان کی مثالیں تقطیع کے ساتھ جا بجا دی ہیں نیز کچھ مثالیں تقطیع کرنے کے لیے بھی دی ہیں تا کہ مشق کرنے سے عبور حاصل ہو۔

بیسویں صدی کے آخری 30-25 برسوں سے لے کر 21ویں صدی کی پہلی دہائی تک علم عروض پر اچھی خاصی تصانیف منظر عام پر آئی ہیں۔ مثال کے طور پر 'مسلمات فن'، 'کلید عروض' ڈاکٹر زار علامی 'آہنگ عروض' ڈاکٹر کمال احمد صدیقی 'عروضی فنی مسائل' پروفیسر عنوان چشتی 'احتساب العروض' ڈاکٹر کندن سنگھ اروالی 'اردو کا اپنا عروض' ڈاکٹر گیان چند جین 'درس بلاغت' ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی 'معراج العروض' ڈاکٹر عارف حسن خان 'عروض خلیل مکتفی' اور 'میری تنقید اور اصطلاحیں' ڈاکٹر عثمانی وغیرہ سے علم عروض کا دامن وسیع ہوا اور عروض کی الجھی زلفوں کو کافی حد تک سنوارا گیا۔ یہ تصانیف عروضیوں کی ذاتی محنت کا نتیجہ ہیں۔ یونیورسٹی کی سطح تک کسی محقق ونقاد کی کاوشوں کا نتیجہ نہیں ہیں، سوائے ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی کی 'اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان' ڈاکٹر ایم فاروقی کی 'اردو شاعری میں ہندی عروض کا استعمال' کرشن کمار بالی کی 'اردو اور ہندی عروض کا تقابلی مطالعہ' ڈاکٹر بیدار سرس کی 'ہندی اردو کویتا میں چھندوں ودھان تلناتمک ادھیئن' بر زبان ہندی۔ یہ مندرجہ بالا چار مقالے یونیورسٹی کی سطح پر لکھے گئے ہیں۔ ان میں بھی آخری دونوں مقالے زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر نہیں آئے۔ صرف پہلے دونوں مقالے بالترتیب 1984ء، 2013 میں شائع ہوئے۔ ان کی ورق گردانی کا موقع نصیب ہوا۔ ان اساتذہ نے بڑی محنت، لگن، جانفشانی سے کام کیا مگر اکثر جگہ زحافات کا استعمال غلط کر گئے۔ اس وجہ سے بحور کے نام بھی غلط تحریر کر گئے۔ اس کی وجہ بھی غالباً یہی رہی کہ کچھ زحافات کے نام عربی فارسی میں ایک ہیں مگر تعریف الگ الگ ہونے کی وجہ سے علم عروض جیسے سائنٹفک موضوع میں ایک کھلبلی مچا رکھی ہے، جس کے پیش نظر علم عروض کے طالب علم شش و پنج میں پڑ جاتے ہیں کہ کیا راہ اپنائی جائے۔ ان زحاف کی کون سی تعریف کو ترجیح دی جائے۔ ہم نے ایسے زحافات کی بھی مدلل رائے دے کر سمجھایا ہے کہ کسی موقف کو کیوں فضیلت دینی چاہیے تا کہ غلطی سے بچا جا سکے۔

ہم اپنے موضوع کو سمجھانے کے لیے کہاں تک کامیاب ہوئے عروض کے موضوع سے تعلق رکھنے والے ارباب فکر ونظر کی خدمت میں اپنی نئی تصنیف پیش کرنے کی ہمت کی ہے۔اس اُمید کے ساتھ کہ اگر کہیں فکری یا فنی کمزوری راہ پا گئی ہوتو ہماری اصلاح کریں گے کہ غلطیوں کا صدور بشریت کا خاصہ ہے۔اس سے زیادہ اور اپنے بارے میں کیا عرض کروں قاری پر چھوڑتا ہوں، کیا رائے قائم کرتے ہیں؟

کندن لال کندنؔ

مؤرخہ 30/ستمبر 2017ء

OO

# صرف ونحو عروضی اصطلاحات حسب ضرورت

ویاکرن یعنی صرف ونحو ہندی میں اکشر کو حروف تہجی کہتے ہیں۔عوام اس کو اچھر بولتے ہیں۔ وینجن وہ حروف جن پر کوئی اعراب (حرکت) نہ ہوانھیں ہل بھی کہتے ہیں جن کا تلفظ تب تک ناممکن ہے جب تک ان پر حرکت (ماترا) نہ لگائیں جسے عربی میں اشکال حروف تہجی کو مصمتے (Consonent) کہتے ہیں اور اعراب حروف کو مصوّتے (Vovel) کہتے ہیں جو بھاشا و سنسکرت میں ١٦ قسم کے ہیں انھیں ''کل'' بھی کہتے ہیں جن کے لیے ہندی میں اشکال مقرر ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) اَ،(۲) اِ،(۳) اُ،(۴) رِر(۵) لِر یہ پانچوں اصلی ہیں اوران کو سمان کہتے ہیں۔

(٦) آ،(۷) ای،(۸) او،(۹) رِری،(۱۰) لِری یہ پانچ دیرگیہ کہلاتے ہیں۔

(۱۱) اے،(۱۲) ائے،(۱۳) اُو)،(۱۴) اَوان چاروں کو سنجکت اکشر کہتے ہیں۔

(۱۵) بسرگ،(۱٦) اُنسار۔

ان ١٦ میں (۱) رِر(۲) رری (۳) لِر (۴) لِری چاروں سنسکرت زبان سے مخصوص ہیں۔ آخری کی گیارہ ماترائیں ''سمان'' سے مرکب ہیں۔ ہرس وہ اکشر ہیں جن کی آواز میں ایک ماترا یعنی حرکت ہواوراس کا اشباع نہ ہو۔دیرگھ وہ اکشر ہیں جن میں دو ہرس کے برابر اشباع ہو۔حروف علت وحروف لین ونون غنہ اور ہائے مظہر سب دیرگھ ہیں۔پلت وہ اکشر ہیں جن میں تین ہرس مشدد ومضموم کے برابر آواز کھینچے عربی اردو میں حروف شدہ ان کو کہتے ہیں جیسے ممدودہ (دُت حروف) اوّل مضموم دوم مشدد حروف مشدد کا نام ہے۔بسرگ وہ حروف ہیں جن کے داہنے طرف دو نقطے مثلاً :म پر یہ پڑھا جائے گا :म کے آگے دو نقطے بسرگ کہلاتے ہیں۔اس کو عربی فارسی میں ہائے مظہر کہتے ہیں۔اُنسار (انوناسک) وہ اکشر ہیں

جن کے اوپر داہنی طرف ایک نقطہ نون غنہ کی آواز میں آئے جیسے چنگا، گنگا गंगा یہ بندی کہلاتا ہے۔ سنجوگی حرف مرکب اور موقوف کو کہتے ہیں مرکب تین حرف ہیں کھشا، ترا، گیا اور جب دو یا زیادہ ویجن ایک ساتھ آئیں تو وہ بھی سنجوگی ہیں جیسے سنکٹ اور ہائے مخلوط کسی اور حرف میں مل کر آئے جیسے گھر، تھا، یائے مخلوط جیسے "کیا"، "کیوں" تو یہ بھی سنجوگی ہیں۔ اصطلاحات پنگل میں "کل" ان ۱۶ ماتراؤں کو کہتے ہیں جن کا ذکر اوپر صفحہ میں آچکا ہے۔ ان کو کلام بھی کہتے ہیں۔

نوٹ: سنجوگی و حروف مرکب جب دو یا زیادہ ویجن ساتھ آئیں اور ان سے پیشتر آنے والے لگھ برنوں پر اگر بولتے وقت زور پڑے تو ایسے لگھ برن کو گر برن دو ماترا مانا جاتا ہے۔ جیسے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| 1) | اُچّ | उच्च | میں "اُ" گر دو ماترک ہے |
| 2) | شبد | शब्द | میں "ش" گر دو ماترک ہے |
| 3) | کرم | कर्म | میں "ک" گر دو ماترک ہے |
| 4) | گدیہ | गद्य | میں "گ" گر دو ماترک ہے |
| 5) | وِگیہ | विज्ञ | میں "وِ" گر دو ماترک ہے |
| 6) | پکشی | पक्षी | میں "پ" گر دو ماترک ہے |
| 7) | وِپر | विप्र | میں "وِ" گر دو ماترک ہے |

نوٹ: اگر سنجوگی و حروف مرکب سے پیشتر آنے والا لگھ بولتے وقت زور نہ پڑے تو ایسے لگھ تسلیم کیا جاتا ہے مثلاً تمہارا میں "ت" الگ سے بولا جاتا ہے اس پر زور نہیں پڑتا اس لیے ایک حرفی لگھ تسلیم ہوگا اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو لفظوں کے درمیان ایسی نوبت آتی ہے۔ دوسرے لفظ کے شروع میں اگر سنجوگی و مرکب اکثر آتے ہیں تو پہلے لفظ کے آخر میں آنے والا لگھ برن کو گر مان لیا جاتا ہے اگرچہ اس پر بولنے سے زور نہیں پڑتا مثلاً "رسال پر پھلل پر کا ماہر میا" بھجنگ پریات برن ورت۔

र सा ल प्र फु ल्ल प्र का मा भि र म्या

I S S I S S I S S I S S

نوٹ: ہلنت اکشر سے پیشتر آنے والا لگھ برن بھی گُر مانا جاتا ہے مگر ہلنت اکشر شمار نہیں ہوتا۔

نوٹ: ''ऋ'' مرکب اکشر نہیں ہے، اس لیے اس سے پیشتر آنے والا لگھ برنوں کو گُر دو حرفی نہیں مانا جاتا۔ مگر پرتھوی یا پراکِرت میں ''कृ'' سے پہلے آنے والا لگھ برن ''دِھ'' ''घि'' لگھ مانا جائے گا، گُر نہیں۔

نوٹ: اردو میں دو حرفی لفظ میں پہلا متحرک دوسرا ساکن ہوتا ہے۔ اردو میں لگھ گُر والے تین حرفی لفظ جب مصرعوں میں آتے ہیں تو ان ایک حرفی حصّہ لگھ متحرک ہوتا ہے اور جب ایسا لگھ مصرع کے آخر میں آتا ہے تو غیر متحرک تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہندی اردو ماترک اصولوں کا تقابلی مطالعہ نیچے دی گئی فہرست میں غور سے دیکھیے جو ان میں فرق ہے اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے۔ تقطیع کرتے وقت آپ کو آسانی ہوگی۔

| الفاظ | اردو | لگھ گُر ترتیب | | ہندی گُر لگھ | ترتیب |
|---|---|---|---|---|---|
| دِل | दिल | S | — | II | दिल |
| سنسکار | सं–स–कार | SISI | — | SSI | संसकार |
| غزل | ग़–ज़ल | IS | — | III | ग़ज़ल |
| آتما | आतमा | SIS | — | SS | आत्मा |
| جنتا | जन–ता | SS | — | IIS | जनता |
| کرشن | कृष्–ण | SI | — | SI | कृष्ण |
| لفظ | लफ़–ज | SI | — | SI | लफ़्ज़ |
| منزل | मन्–जिल् | SS | — | SII | मंज़िल |

''برن'' وہ اکشر خواہ ایک ماترا والے ہوں یا ایک سے زیادہ۔ برٹ ماترایا برنوں کی ترتیب کو کہتے ہیں یعنی بڑی یا چھوٹی ماترایا ایسی ہی برن کی شمار مقررہ سے عبارت میں لانا ''چھند'' بحر وفروع۔ بحر کو کہتے ہیں اکثر برن چار مصرعوں کے ہوتے ہیں چرن ایک مصروع

کو کہتے ہیں اس کا نام "پد" ہے۔ "بشرام" یعنی وقفہ وہ مقام جہاں چھند میں رکنا ہو۔ "انپراس" قافیے کو کہتے ہیں۔ سنسکرت زبان میں یونانی کی طرح قافیہ لازم نہیں "کبھی" تک قافیہ اور "کبھی" "ایک چرن کا نام ہے۔" "تکانت" ردیف کو کہتے ہیں مثلاً جیب ہے چام کی۔ جھوٹ کے ٹھام کی۔ چام ٹھام انپر اس اور "کی" تکانت ہے۔ "جمک" چرنوں کے درمیان میں قوافی کو کہتے ہیں مثلاً کلام فارسی اردو میں نظم مسجع ہے جو کہ مسمط آتے ہیں جیسے:

"تر بھنگی ناما چھند سدہاما ات ابھراما کرت لہے+ کہوں جکن نہ آوے کب میں بھاوے سروں سہاوے گنی گہے"

یہاں ناما۔ سدہاما ابراہاما اور آوے، بھاوے، سہاوے جمک ہیں۔ "ہت بدت" ایک قسم کا کلام میں عیب ہے۔ مثلاً داہنی جانب کے وقفہ کی ماترا یا اکشر کا ٹکڑا از روئے وزن بائیں طرف کے خانے میں اس طرح ملانا کہ معنی میں خلل پڑ جائے جیسے دوہا:

دودی بھجک پریات سن = بتا تر بھنگی مان

سنبتا ایک لفظ ہے اس کو شاعر نے اس طرح قتل کیا کہ "سن" مصرع کے پہلے حصہ میں رہ گیا اور "بتا" دوسرے خانے میں چلا گیا اس کو فارسی میں قطع خانہ کہتے ہیں۔ حسرت موہانی ایک مثال دیکھئے:

تمہارے منہ پہ تکرار بھی پُر لطف ٹھہرے گی
وہی باتیں سہی جو کر چکے ہو بار بار مجھ سے

مصرع اولیٰ تکرار دو حصوں میں تقسیم ہو گیا مصرع ثانی میں "کر چکے ہو" فعل کو ایک ساتھ ہونا چاہیے لیکن دو حصوں میں بٹ گیا ہے۔ "چھند بھنگ" اصولِ عروض کے خلاف مقام ماترا یا برن کا گھٹانا بڑھانا یا گنوں کا بے محل لانا۔ "سنگھا بلوکت" ایک چرن کا آخری کلمہ دوسرے چرن کے شروع میں لانا اس کو "گانٹھ" بھی کہتے ہیں۔ فارسی میں اس کا نام معاد ہے۔

OO

# پنگل / علم عروض میں اجزائے اوّلین کا ذکر

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ہندی بھاشا کی عبارت میں لفظ یا علامت بائیں طرف سے دائیں جانب لکھی جاتی ہے جہاں علامتیں تحریر کی جاتی ہیں وہاں ان کی پابندی لازم ہے۔ نیز بھاشا میں لفظ کا آخری حرف متحرک ہوتا ہے جب تک آخر میں ''گر'' یا ''ہل'' نہ ہو جیسے اردو عروض میں اسباب اوتاد و فواصل کی تین قسمیں ہیں یہ اجزائے ثانیہ ہیں ان کی مزید دو دو قسمیں ہیں۔ انھیں صوتی اکائیاں کہتے ہیں پنگل میں وہ سب دو ہیں لگھ گر جس طرح اجزائے اولیہ سے علم عروض میں ارکان بنائے جاتے ہیں اسی طرح لگھ گرو سے گن تیار ہوتے ہیں۔

۱۔الف) لگھ: وینجنوں میں سمان ماترائیں ملانے سے ہر وینجن پنگل و علم عروض کی اصلاح میں لگھ کہلاتا ہے جسے صرف ونحو میں ہرس کہتے ہیں مثلاً کَمَل ک۔م۔ل تینوں اکشر وینجن ہیں ہر ایک میں ''اَ'' کی ماترا ملنے سے لگھ ہو گئے۔ کُسُم میں ''اُ'' کی ماترا ملنے سے پہلے دونوں حرف لگھ ہو گئے۔ پرتھوی کے ''پ'' میں رِ رِ کی ماترا ملنے سے 'پ' پر ہو کر لگھ ہو گیا یعنی (پ مع ر) ایک حرف مانا جائے گا ''کلرِپت'' کے کاف میں لرِ کے ماترا ملنے سے وہ ک لگھ رہ گیا یعنی ''ک ل ر'' ایک اکشر مانا جائے گا۔ آخری دونوں ماترائیں سنسکرت زبان کے لیے مخصوص ہیں۔

۲) جب دو لگھ ایک ساتھ آئیں یعنی سبب ثقیل تو دَل یا دم، رم وغیرہ دمِ زندگی رمِ زندگی اس کو ''سپری'' کہتے ہیں۔

۳) تین لگھ ساتھ ساتھ آئیں مثلاً چوَر، سَحَرِ خوشگوار میں سَحَرِ تین حرف متحرک ہیں تو ''ناری'' کہتے ہیں۔

۴) جب چار حرف پے در پے آئیں تو ''پرم پد'' کہتے ہیں مثلاً شکنِ جبیں میں پہلے چار حرف ''پرم پد'' ہیں جیسے بھُوبھُی ''پرم پد'' ہے۔ یہ ذہن نشین رہے ایک لگھ ہمیشہ ایک ماترا کے برابر ہوتا ہے پنگل میں لگھ کی نشانی خطِ عمودی ''ا'' مقرر ہے۔

ب گر) پانچ سمان ماترا کو چھوڑ کر باقی کی گیارہ ماترائیں جب ویجنوں سے ملتی ہیں تو اصطلاح پنگل میں گر کہلاتا ہے۔ صرف ونحو میں دیرگھ یاپلت کہتے ہیں مثلاً راھا میں ''ر'' اور دھ دو ویجن ہیں۔ ہر ایک میں ''اَ'' ماترا ملنے سے رادھا دو گر ہو گئے۔ ''ہی'' ہائے ہوز ویجن ہے اس میں ''ای'' یائے معروف کی ماترا ملنے سے ہی گر ہو گیا ''بدہو'' میں ''دہ'' ویجن تھا ''اُو'' کی ماترا سے ''دہو'' گر ہو گیا۔ 'پتر بن' میں ''ت'' ویجن تھا رِری کی ماترا سے تری ہو کر گر ہو گیا یعنی (ت+رری) دو ہی ماترائیں سمجھی جائیں گی۔ کلیرین میں ک ویجن تھا لری کی ماترا سے کلری ہو کر گر ہو گیا لہٰذا (ک+لری) دو ماترائیں ہیں یہ آخری مثال سنسکرت زبان کے لیے مخصوص ہیں۔ ارے میں ''ر'' ویجن ہے۔ اس میں ''اے'' ملنے سے رے گر ہو گیا۔ ''رین'' میں ''ر'' ویجن ہے۔ اس میں اے بیائے ملینہ کی ماترا ملنے سے رین اکرری گر ہو گیا۔ مور میں ''م'' ویجن تھا میں ''او'' بواو ملینہ ملنے سے ''مو'' گر ہو گیا۔ کنج میں ''ک'' ویجن ہے۔ انُسار (انوناسک) ملنے سے کن گر ہو گیا۔ پراتہ کال میں ت ویجن تھا اس میں بسرگ ملنے سے ''تہ'' گر ہو گیا۔ ایک حرف متحرک کے ساتھ ایک حرف ساکن ملنے سے گر ہو جاتا ہے جیسے اردو میں سبب خفیف کہتے ہیں۔

۳) اگر دو گر ساتھ ساتھ آئیں تو اس کو ''کرن'' کہتے ہیں مثلاً گلشن، دلبر، مالی۔

۴) اگر لگھ کے بعد گر آئے یعنی وتد مجموع ہو تو اس کو ''تومر'' کہتے ہیں مثلاً چمن، خدا، کلا، مفا۔

۵) اگر ایک گر کے بعد دو لگھ آئیں تو ''ذہن'' کہا جاتا ہے مثلاً جامِ، گلشنِ ہستی، گلشن بہ حالت اضافت۔

۶) اگر دو گُر کے درمیان ایک لگھ آئے تو ''گرڑ'' کہلاتا ہے مثلاً دلبری، فاعلن۔

۷) اگر گُر کے بعد ایک لگھ آئے تو ''کرتال'' کہلاتا ہے۔ مثلاً تال، کال، فَعلُ۔

۸) اگر دو لگھ کے درمیان ایک گُر آئے جیسے ''مرار'' اسے مرار کہتے ہیں۔

۹) اگر دو لگھ کے بعد ایک گُر آئے جیسے کُملا اس کو ''کر'' کہتے ہیں۔ فعِلُن۔

۱۰) جب ایک لگھ کے بعد دو گُر آئیں جیسے پرانا تو اس کو ''اہت'' لگھ گُر کے مندرجہ بالا جن مرکبہ کا ہم نے ایک ایک نام بتایا ہے اس کے کئی اور نام بھی ہیں نیز ان ترکیبوں کے علاوہ اور بھی ترکیبیں ہیں۔ پرستار ہم آگے بیان کریں گے۔

یہ یاد رہے ایک گُر دو ماتراؤں کے برابر ہوتا ہے پنگل میں گُر کی نشانی خط محرفہ ہے یعنی انگریزی میں ایس (S) دو لگھ کے برابر ہوتا ہے۔ بھاشا میں دو لگھ ''اا'' کو درمیان میں ایک ترچھی لکیر سے ملائیں مثلاً 1/1 گُر کی نشانی بن جاتی ہے۔ یہ بات نشٹ کے قاعدہ میں ہم آگے سمجھائیں گے۔ دو لگھ دو ماتراؤں کے برابر ہوتا ہے اور دو ماترائیں ایک گُر کے برابر یعنی دو لگھ ملنے سے ایک گُر بن جاتا ہے۔ سانپ کی دو چالیں ایک سیدھی اور ایک لہر یا گُرڑ کو پنگل نے سیدھی چال چل کر لگھ اور لہریا چال چل کر گُر بتایا ہوگا اس لیے لگھ گُر کی سیدھی لہریا دو شکلیں ہو گئیں۔ پنگل کو پتنجلی اور شیش ناگ کا اوتار بھی کہا جاتا ہے۔ دراصل پنگل اُس منش کا شُبھ نام ہے جس نے سنسکرت چھند شاستر کو سب سے پہلے صحیح ڈھنگ سے شکل دے کر ایجاد کیا۔ نیز اس سلسلے میں ہماری تصنیف 'عروض پنگل وخلیل' کا مطالعہ کیجیے، اسے بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

○○

# بھاشا میں تشکیل ارکان

## یعنی اجزائے پنگل (عروض)

ہندی بھاشا میں ارکان دو طریقہ سے حاصل ہوتے ہیں ایک وہ جس میں ماترائیں گنتے ہیں اور رکنوں میں لگھ ایک ماترا گر دو ماترا کے برابر ہے۔ دوسرا طریقہ جس میں برن گنتے ہیں، اس میں لگھ گر مساوی ہیں۔ رکن کو ہندی میں ''گن'' کہتے ہیں۔ برن گن آٹھ ہیں ماترا گن اکتیس جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ آٹھ برن گن اور اکتیس ماترا گن مل کر انتالیس قسم کے الفاظ حاصل ہوتے ہیں جن کو سنسکرت میں گنٹر بھاشا میں گن یہ سب گن بحروں (چھندوں) میں ارکان یعنی اصول افاعیل کا کام کرتے ہیں۔ ماترا گنی کے پانچ گن حسب ذیل ہیں:

ا)۔ ڈنگن یا ڑنگن: وہ کلمہ جس میں دو ماترائیں ہوں اس کی دو قسمیں ہیں۔ (ا) سبب خفیف بروزن فعْ بھاشا میں گُر کہتے ہیں۔ مثلاً زر، گھر، دِل، ہم، جا۔

۲) سبب ثقیل بروزن فعُ مثلاً دمِ، ذمہ، ہمہ بھاشا میں پیری کہتے ہیں۔

(ب) ڈھگن: وہ کلمہ ہے جس میں تین ماترائیں ہوں اس کی تین قسمیں ہیں۔

ا) وتد مجموع بروزن فِعَلْ رمفا بھاشا میں ''تومر'' کہتے ہیں مثلاً وطن، مگن، چمن، خدا، قمر، جدا، روی وغیرہ۔

۲) وتد مفروق بروزن فَعْلُ مثلاً خار، چُور، لالہ، ہالہ وغیرہ۔

۳) تینوں حرف متحرک مثلاً صنمِ (دلربا) بھاشا میں ناری، برن گن میں نگن کہتے ہیں۔

ج) ڈگن: وہ کلمہ جس میں چار حرف یعنی چار ماترائیں ہوں اس کی پانچ قسمیں ہیں:

ا) دو سبب خفیف کا مجموعہ بروزن فعلن مثلاً ادرک، دامن، کالی۔

۲) ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف یعنی سبب کثرت بروزن فَعِلن جسے برن گن میں "سگن" کہتے ہیں مثلاً کلمہ فساد، بہار، رواج وغیرہ۔

۳) وتد مجموع کے بعد ایک حرف بروزن فعول ہندی میں "مرار" کہتے ہیں مثلاً نیاز، خیال وغیرہ۔

۴) دو سبب ثقیل کا مجموع جسے ہندی میں "پرم پد" کہتے ہیں مثلاً حرکت غَلَطی، بَرَگت درجہ بحالت اضافت۔ کلمہ خیر بہ حالت اضافت۔

۵) سبب ثقیل سے پیشتر سبب خفیف آئے۔ برن گن بھگن کہتے ہیں۔ مثلاً دامنِ یوسف بہ حالت اضاف۔

د) ٹھگن: وہ کلمہ جس میں پانچ ماترا ہوں اس کی آٹھ قسمیں ہیں:

۱) ایک وتد مجموع کے بعد سبب خفیف مثلاً جدائی، الٰہی بروزن فعولن برن گن میں اسے "یگن" کہتے ہیں۔

۲) سبب خفیف و وتد مجموع ساتھ ساتھ آئیں بروزن فاعلن مثلاً دلربا، کالکا برن گن میں اسے "رگن" کہتے ہیں۔

۳) سبب خفیف کے بعد وتد مفروق آئے بروزن مفعول متحرک الآخر "ل" مثلاً دلدار برن گن میں اسے "تگن" کہتے ہیں۔

۴) سبب ثقیل کے بعد وتد مفروق آئے بروزن فعلات مثلاً خطبات۔

۵) سبب ثقیل کے بعد وتد مجموع آئے بروزن فعلتن مثلاً دمِ سحر

۶) وتد مجموع کے بعد سبب ثقیل آئے بروزن فعولتِ یا مفاعل مثلاً سکندرِ مقدونی بہ حالت اضافت۔

۷) وتد مفروق کے بعد سبب خفیف آئے بروزن فاعِلُن مثلاً کارگر

۸) وتد مفروق کے بعد سبب ثقیل آئے بروزن فاعِلَتُ مثلاً خاتمہ خیر بہ حالت اضافت۔

مندرجہ بالا چھ تالیفوں کا ذکر محقق طوسی نے فعولن فاعِلن کے ذکر کے بعد کیا ہے کہ

چھ تالیفیں حاصل ہو سکتیں ہیں مگر موصوف نے انھیں تشکیل ارکان میں شامل نہیں کیا۔

ه) ٹکن: وہ کلمہ جس میں چھ ماترائیں ہوں، اس کی تیرہ قسمیں ہیں:

۱) تین سبب خفیف کا مجموعہ بروزن مفعولن مثلاً غفاری، بِستاری، سری گنگا جسے برن گن میں ''مگن'' کہتے ہیں۔

۲) فاصلہ صغریٰ کے بعد سبب خفیف آئے جیسے فعلاتن مثلاً دمِ رخصت۔

۳) ایک وتد مجموع کے بعد وتد مفروق آئے بروزن مفاعیل مثلاً خطیبان۔

۴) فاصلہ کبریٰ کے بعد ایک متحرک حرف آئے بروزن فعِلتاک مثلاً دمِ وداع۔

۵) دو وتد مجموع ساتھ ساتھ آئیں بروزن مفاعِلن مثلاً صنوبری، ستمگری۔

۶) دو وتد مفروق پے در پے آئیں بروزن فاع لات مثلاً شاخسار۔

۷) دو سبب خفیف کے بعد ایک سبب ثقیل آئے بروزن مس تفعِ لُ مثلاً عالم ہمہ، بربادیٔ (دل)

۸) وتد مفروق کے بعد وتد مجموع آئے بروزن مفتعِلن مثلاً ''تاتھئی تھی'' گلبدنی

۹) سبب ثقیل کے بعد فاصلہ صغریٰ آئے بروزن مَتَ فعِلن مثلاً دمِ سحری۔

۱۰) فاصلہ صغریٰ کے بعد سبب ثقیل آئے بروزن فَعِلا تک مثلاً شبِ ہجر نہ۔

۱۱) وتد مجموع کے ساتھ تین متحرک حرف آئیں بروزن فعولک مثلاً فراق نہ ہو واؤ آخری دب کر نکلے گی۔

۱۲) وتد مفروق کے بعد تین متحرک آئیں بروزن فاعِ لتک مثلاً نالۂ (دل زار) بہ حالت اضافت۔

۱۳) تین سبب ثقیل آئیں برزون فعِل للل مثلاً گنہ نگاہِ شوق بہ ترکیب اضافی۔

ماترا گنوں کی تفصیل کے بعد برن گن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

برن گن بھاشا میں آٹھ ہیں۔ اس میں برن گِنے جاتے ہیں جس میں لگھ گر مساوی ہیں۔ برن گن کے صرف تین جزو ہیں۔ تینوں گُر یا تینوں لگھ یا لگھ گُر کے اشتراک سے بنتے ہیں۔ یہ آٹھ گن تین برن کے پرستار سے علی الترتیب نکل سکتے ہیں۔ ان آٹھ برن گن کے

نام ان کے لگھ گُر کی ترتیب اور ان کی نشانی لگھ گُر کے حساب سے درج ذیل ہے:

نقشہ اول

| | | | | نشانی | مثال |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مگن | مفعولن تین گُر | MOLOSSUS | SSS | سِتاجو |
| ۲ | یگن | فعولن ایک لگھ دو گُر | BACCHIUS | ISS | بھوانی |
| ۳ | رگن | فاعلن ایک گُر ایک لگھ ایک گُر | CRETIC | SIS | کاکا |
| ۴ | سگن | فعِلُن دو لگھ ایک گُر | ANAPESTUS | IIS | مَتھُرا |
| ۵ | تگن | مفعول دو گُر ایک لگھ | HYPOBACCIHUS | SSI | پاتال |
| ۶ | جگن | فعول ایک لگھ ایک گُر ایک لگھ | AMPHI-BRACHYS | ISI | مُرار |
| ۷ | بھگن | فاعِل ایک گُر دو لگھ | DACTYLUS | SII | بامَنِ |
| ۸ | نگن | فعِلِ تین لگھ | TRIBRACHYS | III | کَمَلَ |

مندرجہ بالا آٹھوں گن کو ذہن نشین کرنے کے لیے درج ذیل دوہا[1] یاد رکھئے۔

आदि मध्यअरु[2] अंत लघु क्रमशः यरत[3] प्रमान
त्यौ गुरु भजस[4] बखनिएमन[5] तिहुँ गुरु लघुजान

اور

قطعۂ شناخت گن باشارۂ حرف آغاز
آغاز و وسط و آخر گر آئیں تو بجس جان
ان درجوں پر جو لگھ ہوں ان کو یرت سے پہچان

---

[1] کا دیہ پر بھا کر ص ۱۴۸ جگن ناتھ پر بھا کر
[2] ارو یعنی اور
[3] یرت مراد یگن، رگن، تگن
[4] بھجس مراد بھگن جگن سگن
[5] من مراد، مگن، نگن

سب گُر جو مگن سب لگھ ہوں نگن
ترکیب صدر میں تو رکھ لف ونشر پردھان

مندرجہ بالا آٹھ برن گن کے چار جوڑے سنسکرت ہندی بھاشا میں ان کے گُووں دوش (نیک وبد بخت) کی بناپر اس طرح بنائے گئے ہیں:

نقشہ دوم

| | | |
|---|---|---|
| مگن نگن | دومتر (دوست) | نیک بخت |
| یگن بھگن | دونوکر (داس) | نیک بخت |
| تگن جگن | دوناواقف، اجنبی یعنی بے گانے | بد بخت |
| رگن سگن | دوشترو یعنی دشمن | بد بخت |

جس طرح اردو فارسی زبانوں کے کئی ارکان ہوتے جن کے شروع میں وتد مجموع یا سبب خفیف ہوتا ہے جن سے مترنم ترین بحور وجود میں آتی ہیں۔ کئی ارکان ایسے ہوتے ہیں جن کی شروع وتد مفروق ہوتا ہے سے کم مترنم اور کئی ارکان کی تکرار سے غیر مترنم کلام وجود میں آتا ہے۔ اس طرح ہندی سنسکرت زبان کے برن گن یا ماترا گن کے اشتراک سے مترنم یا غیر مترنم چھند حاصل ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا چار جوڑوں کے اشتراک سے ہی معلوم ہوجاتا ہے کہ کس کس قسم کے اکشر اور کس کس وزن کے لفظ چھند میں ساتھ ساتھ لانا بہتر ہے، اچھا ہے یا برا۔

علاوہ ازیں ہندی بھاشا میں اٹھارہ حروف دگدھ برن کہلاتے ہیں جب وہ بحور (چھندوں) کے شروع میں آتے ہیں تو کلام و بحر نہایت ہی غیر فصیح بنا دیتے ہیں وہ یہ ہیں:
(۱) گاں، (۲) یاں، (۳) ڑاں، (۴) جھ، (۵) رَ، (۶) کھ، (۷) پَ، (۸) پھَ، (۹) بھَ، (۱۰) مَ، (۱۱) ہ، (۱۲) نَ، (۱۳) ٹ، (۱۴) ٹھَ، (۱۵) بَ، (۱۶) تھ، (۱۷) ڈھ، (۱۸) ش ۳۔ مگر ان میں بھی زیادہ دگدھ (اَشبھ) اکشر جو شعرا نے چن لیے ہیں وہ جھ، ہ، ر، بھ، ش ۳ ان کا پد کے شروع میں رکھنا نہایت منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اگر پھر بھی ایسے دگدھ اکشر کبھی پد کے شروع میں آجائیں تو گُر کردیں ان کا خیال وچار پہلے مصرع کے

پہلے چھ اکشر میں کریں۔ بعد کے چرنوں میں اس کے وچار کی چنداں ضرورت نہیں۔ یا ایسے لفظ کا استعمال کریں جو منگل واچی ہوں تا کہ ان کا اثر دور ہو سکے۔ نیک یا شبھ اکشر درج ذیل ہیں:
ک، کھ، گ، گھ، چ، چھ، ج، ڈ، د، دھ، ن، یا، ش، س، کھیا اور سُور (Vovel) یہ پندرہ ہیں۔
اس سلسلے میں بھکاری داس کا دوہا دیکھئے: جس سے، شبھ اشبھ گنوں اور ان کے دیوتا کا ذکر ہے ان گنوں کا لکشرن بھی بتایا گیا ہے۔ (کاویہ پردیپ رام بہوری شکل، ص ۲۷۲)

"م" تی[1]، گر، "ن" تی[2] لگھ بھادی[3] گر "یادی"[4]، لگھ شبھدانی
مہی اہی سسی، جل، کرمہین تے اشٹ دیوتا جانی
"ج" گر مدھیہ، "رو[4]" مدھیہ لگھ، "س" گر انت، "ت"، "ل" انت
اِسے اشبھ گن روی، اگنی، پون، کھ[5]، دیو کہنت[6]

مندرجہ بالا نقشہ اوّل دوم سے نقشہ سوم تیار کرتے ہیں جن میں اگر دو دو اگن یا گن جب چھند (بحر) میں ساتھ ساتھ آئیں تو کیا کیا خاصیت پیدا کرتے ہیں:

نقشہ سوم

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | دو متر (دوست) ساتھ ساتھ آئیں | | خوشی ہو | سدھی |
| ۲ | پہلے متر (دوست) پھر غلام (داس) | ۔ | کام بننے کی صورت درست نکلے | جے |
| ۳ | پہلے داس (غلام) پھر دوست (متر) | ۔ | کام مکمل ہو جائے | سدھی |
| ۴ | داس (غلام) داس (غلام | ۔ | کام اپنے ہاتھ میں رہے | ہانی |
| ۵ | پہلے متر (دوست) پھر اجنبی | ۔ | کام مکمل نہ ہو | ہانی |
| ٦ | پہلے متر (دوست) پھر شترو (دشمن) | ۔ | دردسر پیدا ہو جانا | متر ناش |
| ۷ | پہلے داس (غلام) پھر اجنبی | ۔ | دھن کا نقصان | پیڑا |
| ۸ | پہلے داس (غلام) پھر شترو (دشمن) | ۔ | ڈر کا مقام | پراجیہ |
| ۹ | پہلے اجنبی پھر دوست (متر) | ۔ | نمکا پھل ملے | الپ پھل |
| ۱۰ | پہلے اجنبی پھر داس (غلام) | ۔ | مصیبت پیدا ہو | دُکھ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۱ | اجنبی + اجنبی | • کوئی فائدہ نہ ہو | اپھل |
| ۱۲ | پہلے اجنبی پھر شترو (دشمن) | • بھائیوں بھائیوں میں عداوت ہو | دُکھ |
| ۱۳ | پہلے شترو (دشمن) پھر متر (دوست) | • اس کا پھل کچھ نہ ہو | شونیہ |
| ۱۴ | پہلے شترو (دشمن پھر داس (غلام) | • بیوی مرجائے | پریہ ناش |
| ۱۵ | پہلے شترو (دشمن) پھر اجنبی | • خاندان اور دولت کی تباہی | شدکا |
| ۱۶ | شترو (دشمن) شترو (دشمن) | • افسر سردار و مداح اور ممدوح مرجائیں | ناش |

نقشہ ''ج'' کو نقشہ ''ب'' دوم سے ملاتے ہیں اور نقشہ 'ب' دوم کو نقشہ 'الف' اول سے ملاتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کس قسم کے الفاظ اور کس کس وزن کے لفظ (بحور) چھند میں ایک ساتھ لانا بہتر۔ ہے یا اچھا ہے یا برا ہے۔

○○

---
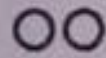
نوٹ: مندرجہ دوہوں میں ''م'' مگن ۔ن نگن، ج سے جگن، س سے سگن، ت تگن، ل لگھ نیز

۱ تین ۲ بھگن کے شروع میں گر ۳ یگن کے شروع میں لگھ
۴ رگن (کے مدھیہ لگھ) ۵ آکاش
۶ کہتے ہیں۔

# زحاف ومزاحف اور تنسیخ زحاف

اصناف سخن غزل، قصیدہ، مثنوی، مرثیہ، رباعی وغیرہ کسی نہ کسی مقرر بحر میں نظم ہوتے ہیں۔ بحریں ارکان سے بنتی ہیں اور سالم ارکان اجزاء ثانیہ سے۔ ارکان میں کاٹ چھانٹ کی جاتی ہے۔ یعنی رکن میں متحرک حرف ساکن کیا جاتا ہے۔ کبھی ساکن حرف گرایا جاتا ہے۔ کبھی متحرک حرف ساقط کر دیا جاتا ہے۔ کبھی ارکان میں اضافہ بھی کرلیا جاتا ہے۔ اس کاٹ چھانٹ یا اضافہ کے عمل کو زحاف کا عمل کہتے ہیں۔ زحاف کے عمل کے بعد جو صوتی آہنگ وجود میں آتے ہیں انہیں مزاحف آہنگ کہتے ہیں اور ایسی بحر کو مزاحف بحر۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہے۔ سالم ارکان، اجزائے ثانیہ سے وجود میں آتے ہیں زحاف کا عمل سالم رکن کے اجزائے ثانیہ میں ہوتا ہے۔ سالم رکنوں کی تعداد 12 ہے۔ 2 کم مستعمل ہیں۔ سالم ارکان مندرجہ ذیل ہیں:

| نمبر | سالم رکن | اجزائے ثانیہ کے نام | اجزائے ثانیہ |
|---|---|---|---|
| ۱ | فعولن | وتد مجموع + سبب خفیف | فعو+لن |
| ۲ | فاعلن | سبب خفیف + وتد مجموع | فا+علن |
| ۳ | مفاعیلن | وتد مجموع + سبب خفیف + سبب خفیف | مفا+عی+لن |
| ۴ | مس تف علن | سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مجموع | مس+تف+علن |
| ۵ | فاعلاتن | سبب خفیف + وتد مجموع + سبب خفیف | فا+علا+تن |
| ۶ | مفاعلتن | وتد مجموع + فاصلہ صغریٰ | مفا+علتن |
| ۷ | متفاعلن | فاصلہ صغریٰ + وتد مجموع | متفا+علن |
| ۸ | فاع لاتن | وتد مفروق + سبب خفیف + سبب خفیف | فاع + لا + تن |

| ۹ | مفعولات | سبب خفیف + سبب خفیف + وتد مفروق | مف + عو + لات |
|---|---|---|---|
| ۱۰ | مس تفع لن | سبب خفیف + وتد مفروق + سبب خفیف | مس + تفع + لن |
| ۱۱ | فاع لن | وتد مفروق + سبب خفیف | فاع + لن |
| ۱۲ | مفعول | سبب خفیف + وتد مفروق | مف + عول |

سالم رکن کے اجزائے ثانیہ میں زحاف کا عمل کس طرح ہوتا ہے کے بیان سے پیشتر ہم چند بنیادی باتوں کا ذکر کرتے ہیں تا کہ ذہن نشیں رہیں۔

۱۔ زحاف کا عمل بیک وقت ترتیب وار یکے بعد دیگرے ہی انجام پذیر ہوتا ہے۔ جو کانٹ چھانٹ یا اضافہ کیا جاتا ہے وہ اجزائے ثانیہ میں ہوتا ہے۔

۲۔ اب صرف بائیس زحاف کافی رہیں غیر ضروری زحافات بھی درج کر دیے اور ان کا عمل بھی۔

۳۔ بحر کے ارکان میں زحاف کا عمل ہو جانے کے بعد بحر سالم نہیں رہتی اسے مزاحف بحر کہتے ہیں۔ حاصل شدہ مزاحف رکن کو، رکن مزاحف کہتے ہیں۔

۴۔ عام زحاف بحر کے ہر رکن میں اثر پذیر ہوتے ہیں۔ سالم رکن میں زحاف کے عمل کے بعد حاصل شدہ مانوس مزاحف رکن اگر متحرک الآخر حرف رکھتا ہے تو عروض وضرب سے مخصوص ہوتے ہوئے بھی عروض وضرب میں لایا نہیں جاتا، کیونکہ عروض وضرب میں متحرک الآخر حرف لانے کے لیے صلاحیت درکار ہے۔

۵۔ جو مزاحف آہنگ کم زحافات کے عمل سے حاصل ہو سکتے ہوں کلام کو اس بحر میں لینا چاہئے۔

۶۔ جو مزاحف آہنگ مفرد بحر سے نکلتے ہوں انہیں مرکبہ بحور میں جگہ نہیں دینی چاہئے۔

۷۔ سالم یا مزاحف ارکان جیسا عروض میں لکھنے کی اجازت یا حکم ہے یعنی منفصل یا متصل انہیں اس طرح لکھنا چاہئے تا کہ ان میں عمل زحاف کے وقت غلطی کا مرتکب نہ ہونا پڑے۔

۸۔ عمل زحاف کے بعد اگر کسی وتد نے یا فاصلہ صغریٰ نے سبب خفیف کی شکل اختیار کرلی ہوتو اس میں سبب خفیف والے زحاف عمل نہیں کریں گے۔ ایسا کرنے سے کلام غیر موزوں ہو جاتا ہے۔

زحافوں کی تعداد اچھی خاصی ہے کچھ مفرد ہیں کچھ مرکب کچھ زحافوں کے نام رکھے گئے ہیں۔ کچھ کے نہیں۔ کچھ زحاف روایتی عروض میں غلط مشتمل ہیں۔ جن سے عروض جیسے سائنٹفک علم کو الجھا دیا ہے۔ ان کا صحیح استعمال کس طرح ہو اچھی طرح سے سمجھانے کی کوشش کی ہے تاکہ علم عروض کے تشنگان کو اس کے مطالعہ سے دلچسپی پیدا ہو اور زحافوں کے درست استعمال کا پتہ چلے۔

سب سے پہلے ہم ان زحافوں کا ذکر کریں گے جو مفرد عام زحاف ہیں اور سبب خفیف میں عمل کرتے ہیں

## عمل و تعریف

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | خبن۔رکن کے شروع میں سبب خفیف کا ساکن گراتا ہے۔ مزاحف رکن کو مخبوں کہتے ہیں۔ | | قسم |
|---|---|---|---|---|
| | | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | |
| (۱)خبن | فاعِلن | فَ عِلن | فعِلُن | عام مفرد بحر کے ہر |
| ظرف دامن چھپانا | فاعِلا تن | فَ عِلا تن | فعِلا تن | رکن میں عمل کرتا ہے |
| | مس تف عِلن | م تف عِلن | مفاعِلن | |
| | مس تفعِ لن | م تفعِ لن | مفاعِلن | |

| | مفعولات | م عولات | مفاعیل | متحرک الآخر حرف رکھتا ہے عروض وضرب میں لانے کے لیے صلاحیت درکار ہے۔ |
|---|---|---|---|---|
| | مف عول | م عول | فعول | شروع میں دو اور آخر میں ایک حرف متحرک ہیں، مستعمل نہیں۔ |

**عمل وتعریف**

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | طے۔ سالم رکن سے چوتھا حرف سبب خفیف کا ساکن گراتا ہے۔ مزاحف کو مطوی کہتے ہیں۔ | | قسم |
|---|---|---|---|---|
| (۲) طے دامن تہ کرنا | | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | |
| | مس تف علن | مس ت علن | مفتعلن | مفرد عام |
| | مفعولات | مف ع لات | فاع لات | آخری حرف متحرک ہے، عروض وضرب میں لانے کے لیے صلاحیت چاہیے۔ |

## عمل و تعریف

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | قبض سالم رکن سے پانچواں حرف سبب خفیف کا ساکن گراتا ہے۔ مزاحف رکن مقبوض کہلاتا ہے۔ | | قسم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| | | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | |
| (۳) قبض | مفاعیلن | مفاعلن | مفاعلن | مفرد عام |
| پنجے میں پکڑنا | فاعِ لاتن | فاعِ لتن | مفتعِلن | ، |
| | فعولن | فعول | فعول | متحرک الآخر حرف رکھتا ہے، عروض وضرب میں لانے کے لیے صلاحیت درکار ہے |

## عمل و تعریف

۴۔کف سالم رکن میں ساتواں حرف سبب خفیف کا ساکن ساقط کرتا ہے مزاحف رکن مکفوف کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام ومعنی | رکن سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| کف | مفاعیلن | مفاعیل | مفاعیل | عام مفرد |

| باز رکھنا | فاعلاتن فاعِ لاتن | فاعلات فاعِ لات | فاعلات فاعِ لات | رکن کے آخر میں متحرک حرف آتا ہے اس لیے عروض ضرب میں رکھنے کا سلیقہ درکار ہے۔ |
|---|---|---|---|---|
| | مس تفعلن | مس تفعل | مس تفعل | آخر میں دونوں حرف متحرک ہیں عروض و ضرب میں نہیں آتا۔ |

## عمل و تعریف

(۵) رفع سالم رکن میں شروع میں دو سبب خفیف ہوں تو ان میں سے ایک کو گراتا ہے مزاحف رکن کو مرفوع کہتے ہیں۔ دوسرا سبب خفیف گرانا درست پہلا سبب خفیف بنیاد رکن کا گرانا درست نہیں۔

| زحاف کا نام ومعنی | رکن سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| رفع | مس تف علن | تف علن / مس علن | فاعلن | مفرد عام |
| دور کرنا | مفعولات | عولات / مف لات | مفعول آخری "ل" حرف متحرک | عروض وضرب میں لانے کے لیے صلاحیت چاہیے |

نوٹ: مفعول جو مزاحف رکن حاصل ہوتا ہے، بحر وحید میں یہ سالم رکن کی حیثیت رکھتا ہے۔

۱)۔ کچھ عروض دان سالم رکن میں رفع سے دوسرا سبب خفیف گراتے ہیں اور زحاف خبن سے پہلے سبب خفیف کا حرف ساکن ساقط کرتے ہیں۔ مزاحف رکن م علن سے مانوس آہنگ فَعِلن حاصل کرتے ہیں جسے مرفوع مخبوں مزاحف آہنگ کا نام دیتے ہیں اور جو عروض دان رفع سے پہلا سبب خفیف گراتے ہیں پھر زحاف طے سے دوسرے سبب خفیف

ساکن ساقط کرتے ہیں اس مرکب عمل کو مرفوع مطوی کہتے ہیں۔ دونوں حالتوں میں صوری اور صوتی طور پر مزاحف آہنگ ایک جیسا حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے دونوں مدرسوں کے حضرات کو ایک دوسرے کو غلط نہیں کہنا چاہیے اس سے بہتر حل تو یہی ہے کہ متفقہ طور پر فیصلہ کرلیا جائے کہ رفع کا عمل کون سے سبب خفیف پر ہونا چاہیے۔ ہم دوسرا سبب خفیف گرانا درست سمجھتے ہیں کیونکہ پہلا سبب خفیف بنیادی حصہ ہے، بنیاد کو گرانا درست نہیں۔

۲) مفاعیلن سے بھی خرم وقبض فاعلن رکن کا حاصل ہوتا ہے مگر وہ صدر وابتدا کے لیے مختص ہے، جو حشوین میں عمل تخنیق سے حاصل ہوتا ہے اسے مخنق کہتے ہیں۔ درمیان میں اشتر کہنا درست نہیں۔ نیز اگر ہر رکن پر ثلم (قبض وخرم) کا عمل کریں گے تو بحر متدارک میں بدل جائے گی۔ اب ہم ایسے زحافوں کا ذکر کریں گے۔ جو سبب خفیف میں عمل کرتے ہیں اور مخصوص بہ عروض وضرب ہیں۔

## عمل و تعریف

۶) قصر سالم رکن کے آخر یا رکن کی آخری شکل وصورت میں اگر سبب خفیف ہو تو اس کے حرف متحرک کو گراتا ہے مزاحف رکن مقصور کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| قصر | فعولن | فعون | فعول | مخصوص بہ عروض وضرب |
| چھوٹا کرنا | مفاعیلن | مفاعین | فعولان | فعولن کا وقفی مسترد |
| | فاعلاتن | فاعلان | فاعلان | فاعلن کا وقفی مسترد |
| | فاع لاتن | فاع لان | فاع لان | فاع لن کا وقفی مسترد |
| | مس تفع لن | مس تفع ن | مفعولن | سے بدل لیا، قصر سکونی |
| | فاع لن | فاع ن | فعْلن | |

نوٹ: یہاں مس تفع لن اور فاع لن سے مفعولن اور فعلن بالترتیب جو آخر میں سبب خفیف وارد ہوتے ہیں یہ سبب خفیف حقیقی نہیں اس لیے ان میں سبب خفیف والے زحاف عمل نہیں کریں گے۔

نوٹ: زحاف قصر سے جو آہنگ رونمائی کرتے ہیں دو حرف آخر ساکن رکھتے ہیں۔ دوسرا ساکن رکن شمار تقطیع بھی نہیں ہوتا، اس لیے زحاف حذف کے عمل سے اگر کام لے لیں تو پھر ایک حرف ساکن مزاحف میں رہ جاتا ہے اگرچہ مقصور محذوف کا ایک نظم میں خلط جائز ہے پھر بھی ۔بہتر ہوگا۔ زحاف قصر کو منسوخ کر دیا جائے۔ حذف زحاف کے محذوف آہنگوں سے کام لیا جائے۔ حذف کا عمل آگے دیکھئے۔

## عمل و تعریف

۷) حذف سالم رکن یا رکن کی آخری شکل وصورت میں اگر سبب خفیف آخر میں ہو تو زحاف حذف اسے گراتا ہے مزاحف رکن محذوف کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| حذف | فعولن | فعو | فعل | مفرد مخصوص به عروض وضرب |
| چھپانا | مفاعیلن | مفاعی | فعولن | |
| | مس تفعِ لن | مس تفع | مفعول | متحرک الآخر "ل" |
| | فاعلاتن | فاعلا | فاعلن | صدر[1] وابتدا میں ہی رکھا جاسکتا ہے |
| | فاع لن | فاع | فاع | عروض وضرب میں رکھنے کے لیے صلاحیت چاہیے |
| | فاع لاتن | فاع لا | فاع لن | مخصوص به عروض وضرب |

[1] اگر ہر رکن سالم میں عمل کریں گے تو بحر متدارک میں بدل جائے گی۔

۸) مرتین محذوف / جبّ سالم رکن میں دو سبب خفیف آخر میں ہوں تو زحاف مرتین محذوف / جبّ ان دونوں کو بیک وقت گراتا ہے مزاحف (مجبوب) مرتین محذوف کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| مرتین محذوف (جبّ) خصی کرنا | مفاعیلن | مفا | فعل | مخصوص بہ عروض وضرب |
| | فاع لاتن | فاع | فعل | متحرک الآخر حرف رکھتا ہے عروض وضرب میں رکھنے کے لیے صلاحیت چاہیے |

نوٹ: فاع صدر وابتدا حشوین میں رکھا جاسکتا ہے۔ فاع لاتن مؤنث ہے کو خصّی کرنا یعنی لاتن گرانا بے بنیاد ہے۔

**عمل وتعریف**

ربع (چار ہونا): سالم رکن میں جب طرفین میں سبب خفیف ہوں کو کچھ عروضی گراتے ہیں یہ درست نہیں کیونکہ شروع میں سبب خفیف بنیاد رکن ہے جسے گرانا درست نہیں۔ محقق طوسی نے ۱۰۶ معیار العشار ترجمہ زر کامل عیار میں مخبوں محذوف مقطوع سے فعل حاصل کیا ہے۔ درست ہے کیونکہ قطع کا عمل زحاف حذف کے عمل کے بعد آخری شکل میں وتد سامنے آتا ہے اس سے ایک حرف متحرک قطع سے گرایا جاتا ہے اور خبن سے پہلے سبب خفیفہ کا حرف دوم ساکن ساقط ہوتا ہے۔ مزاحف رکن مخبوں محذوف مقطوع کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| مخبوں محذوف مقطوع | فاعلاتن | ف ع الف / یا ف ل الف | فعل | مخصوص بہ عروض و ضرب |

نوٹ: کمال احمد صدیقی اور کندن سنگھ اراولی نے با ترتیب زحاف قلع وعزل سے درمیانی وتد گرایا اور خبن سے پہلے سبب خفیہ کا ساکن اور فعل مزاحف رکن حاصل کیا، یہ طریقہ بھی درست نہیں۔ درمیانی وتد کو گرانے کے لیے نیا زحاف قلع یا عزل علم عروض میں داخل کرنا زحافوں کی فہرست کو طویل کرنا ہے۔ درمیانی وتد کو کیا خلیل یا محقق طوسی نہیں گرا سکتے تھے۔ان کے لیے یہ مشکل نہیں تھا۔اس لیے ربع کو ہم زحاف کی فہرست سے مسترد کرتے ہیں کیونکہ یہ تعریف فارسی عروضیان متاخرین کی ہے۔نیز 'مس تفعِ لن' سے فعل بھی غیرضروری ہے۔

**عمل و تعریف**

جدع: کچھ معتبر عروض داں سالم رکن میں اگر شروع میں دو سبب خفیفہ ہوں تو ان دونوں کو گرا کر فعل حاصل کرتے ہیں۔حاصل شدہ مزاحف رکن کو مجدوع کہتے ہیں چونکہ جدع شروع سے سبب خفیفہ کو گراتا ہے، یہ آئین کے خلاف ہے۔سبب خفیہ بنیاد ہے، کو گرانا درست نہیں اس لیے جدع کو زحاف کی فہرست سے بے دخل کرنے کی رائے دیے ہیں۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| جدع | مف عولات | لات | فاع | عروض وضرب میں لیے رکھنے کی صلاحیت چاہیے |

| ناک اور کان کاٹنا | مس تف علن علن | علن | | فعل | عروض وضرب کے لیے مخصوص ہے |
|---|---|---|---|---|---|

**عمل و تعریف**

تسبیغ: تسبیغ کچھ حضرات سالم رکن میں تسبیغ کا عمل جائز نہیں سمجھتے۔ بحر دائرے سے گر جاتی ہے یا ہشت رکنی صورت اختیار کر لیتی ہے اور عروض کے اصول کے خلاف تصور کرتے ہیں۔ مزاحف رکن میں آخری سبب خفیف کو وقف میں بدل لیا جاتا ہے۔ اس اضافہ کے عمل کو تسبیغ کہتے ہیں اور مزاحف رکن کو مسبغ۔ کچھ حضرات سالم رکن میں تسبیغ کا عمل کرتے ہیں، یہ درست نہیں۔ تسبیغ مفرد زحاف مخصوص بہ عروض وضرب ہے۔ سالم رکن کی مثال۔ فعولن سے فعولان مسبغ حرام ہے۔ مزاحف رکن میں مسبغ مثلاً فاعلاتن سے فعلاتن مخبوں ہے اور اس میں 'تن' آخری سبب خفیف فی الاصل ہے اس کو تسبیغ کے عمل کے سبب وقف میں تبدیل کیا تو فعلاتان۔ دوحرف ساکن کا اضافہ مخبوں مسبغ ہوا۔ اس عمل سے کلام غیر موزوں ہو جاتا ہے اس لیے معتبر شعرا اس عمل سے بچتے ہیں، اسے مسترد کرنا درست ہے۔

سبب خفیف کے عام مخصوص بہ صدر و ابتدا اور عروض وضرب کے زماخات کے بعد ہم فاصلہ صغریٰ میں جو زحاف عمل کرتے ہیں ان کا بیاں کریں گے۔ سالم رکنوں میں صرف دو ایسے رکن ہیں جن میں فاصلہ صغریٰ آتا ہے۔ مفاعلتن اور متفاعلن جو بحر کامل و وافر کے آہنگ ہیں۔ ان دونوں میں جو زحاف عمل کرتے ہیں۔ عصب، عضب، اضمار، عقل، وقص، قصم، جمم، عقص، قطف، نقص اور خزل ہیں۔ ان میں کچھ مفرد ہیں کچھ مرکب۔ جو مفرد ہیں ان کا بیان پہلے کریں گے اور مرکب کا مرکب زحافوں کے ساتھ کریں گے۔

**عمل و تعریف**

تسکین / عصب، مفاعلتن میں علتن فاصلہ صغریٰ ہے۔ کی ل متحرک کو ساکن کرتا ہے۔ مزاحف رکن سے مسکن یا معصوب کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحفہ آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|

| تسکین رعصب چاروں پیر باندھنا | مفاعلتن | مفاعل تن | مفاعیلن | مفرد عام ہر رکن میں آسکتا ہے |
|---|---|---|---|---|

نوٹ: مفاعیلن مزاحف آہنگ جو یہاں حاصل ہوتا ہے یہی آہنگ بحر ہزج سالم کا بھی ہے اور اس میں عمل کرنے والے زحاف بھی وہی ہیں جو سالم بحر ہزج میں عمل کرتے ہیں۔ صرف ناموں کا گورکھ دھندہ ہے۔ اگر ہر رکن میں عصب کا عمل کریں گے تو بحر ہزج میں بدل جائے گی۔ اس لیے ضروری ہے ایک رکن سالم مفاعلتن مزاحف آہنگوں میں رکھنا چاہیے۔ ہم عصب زحاف کو اردو کی شاعری کے لیے بوجھ سمجھتے ہیں اس لیے مسترد کرنے کا مشورہ دیتے ہیں نیز اس کے عمل سے جو مزاحف شکلیں سامنے آتی ہیں ان سے نجات حاصل ہوگی۔ نیز یہاں مفاعیلن کا ئی لن دو سبب خفیفہ دراصل سبب خفیفہ نہیں یہ 'علتن' فاصلہ صغریٰ میں تسکین کے عمل سے حاصل ہوئے ہیں ان میں زحاف قبض، قصر و حذف عمل نہیں کر سکتے۔

**عمل و تعریف**

تسکین راضمار سالم رکن متفاعلن میں ''متفا'' فاصلہ صغریٰ ہے کی درمیانی 'ت' محترک کو زحاف تسکین ساکن کرتا ہے اور مزاحف آہنگ مسکن کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| تسکین راضمار دبلا کرنا | متفاعلن | مت فاعلن | مس تف علن | مفرد عام ہر رکن میں عمل کرتا ہے۔ |

نوٹ: یہاں مس تف علن مزاحف رکن ہے۔ یہی بحر رجز کا بھی آہنگ ہے اور اس میں عمل کرنے والے زحاف بھی وہی ہیں جو بحر سالم رجز میں کرتے ہیں۔ صرف ناموں کا فرق ہے۔ ہر رکن میں اگر زحاف تسکین / اضمار کا عمل کریں گے تو بحر رجز میں بدل جائے گی۔ اس لیے مزاحف صورتوں میں ایک رکن سالم متفاعلن رکھنا پڑتا ہے۔ اس مس تف علن میں زحاف خبن طے رفع جدع کا عمل نہیں ہوسکتا۔ یہاں مستف فاصلہ صغریٰ کی

بدلی شکل میں ہے۔ دراصل مس کی س ساکن متفا فاصلہ صغریٰ کی 'ت' متحرک ہے۔ جو ساکن کر کے حاصل کی گئی ہے اس میں سبب خفیف والے زحافات عمل نہیں کریں گے۔

نوٹ: متفاعلن اور مفاعلتن میں تین حرف متحرک متوالی آئے ہیں جن میں درمیان کی حرکت اضمار و عصب کے عمل سے ساکن کی جاتی ہے۔ یہاں پر تسکین اوسط کا عمل کرلیا جائے تو زحاف اضمار اور عصب سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ محقق طوسی نے اضمار و عصب دیکھ کر اور سمجھ کر زحاف تسکین ایجاد کیا تھا۔ مگر موصوف نے تسکین کا عمل ان میں نہیں کیا۔ انھیں کرنا چاہیے تھا۔

## وتد مجموع میں جو مفرد زحاف عمل کرتے ہیں مخصوص بہ صدر و ابتدا ہیں کا بیان

### عمل و تعریف

خرم رعضب (گردن ٹوٹ جانا) سالم رکن، مفاعلتن میں وتد مجموع مفا سے م متحرک ساقط کرتا ہے۔ مزاحف رکن کو اخرم / اعضب کہتے ہیں۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| خرم رعضب | مفاعلتن | فاعلتن | مفتعِلُن | مخصوص بہ صدر وابتدا |

نوٹ: مزاحف آہنگ میں مفتعلن میں 'مف' بظاہر سبب خفیف ہے دراصل یہ زحاف خرم رعضب کے عمل سے وارد ہوا ہے۔ اس میں سبب خفیف والے زحاف عمل نہیں کرتے یہ وتد مجموع کا حصہ ہے۔ عضب نام مسترد۔

### عمل و تعریف

خرم رثلم (کنارہ توڑ دینا) فعولن میں شروع وتد مجموع آتا ہے اس میں سر وتد کا حرف 'ف' متحرک کو ساقط کرتا ہے۔ مزاحف رکن کو اخرم کہتے ہیں۔ ثلم نام مسترد۔

| زحاف کا نام | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| اخرم رثلم | فعولن | عولن | فعلن | مفرد مخصوص بہ صدر وابتدا |

### عمل و تعریف

۹) خرم سالم رکن مفاعیلن میں وتد مجموع شروع میں ہے اس کا حرف متحرک اول 'م' کو ساقط کرتا ہے۔ مزاحف رکن کو اخرم کہتے ہیں۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| خرم ناک چھیدنا | مفاعیلن | فاعیلن | مفعولن | مخصوص بہ صدر و ابتدا |

نوٹ: آپ نے غور کیا ہوگا۔ عضب ثلم، اور خرم کے سلسلے میں تینوں کا عمل ایک جیسا ہے۔ سالم رکن کے شروع میں سرِ وتد کو ساقط کرتے ہیں۔ عروض جیسے سائنٹفک علم پر تین زمانوں کو تھوپنا غلط ہے۔ اس سے بہتر صرف ایک زحاف سے کام لیا جا سکتا ہے اس سلسلے میں ہماری رائے ہے صرف خرم زحاف کو زحافات کی فہرست میں جگہ دینی چاہیے۔ رودکی کے زمانہ میں یہ زحاف مستعمل تھا بعد میں ثلم و عضب ایجا ہوئے، اس لیے ثلم و عضب ختم کیے جاتے ہیں۔

### عمل و تعریف

عقل (اونٹ کے چاروں پاؤں باندھنا) سالم رکن مفاعلتن میں پانچواں حرف متحرک 'ل' کو ساقط ہے۔ مزاحف رکن معقول کہلاتا ہے۔ یہ مفاعلتن کے لیے مخصوص ہے۔ روایتی عروض میں عقل کو مرکب زحاف عصب و قبض کا مانا گیا ہے۔ جو عروض کے اصول کے خلاف ہے۔ جیسا کہ تسکین رعصب کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے 'علتن' کی 'ل' متحرک کو ساکن کرتا ہے اور قبض کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ سالم رکن میں پانچواں حرف سبب خفیف کا ساکن ساقط کرتا ہے مگر یہاں مفاعلتن میں پانچواں حرف 'ل' متحرک ہے۔ اس سے پہلے عصب سے ساکن کریں گے پھر ساکن کو قبض سے ساقط کریں گے اور مفاعلن حاصل کریں گے۔ یہ طریقہ عروض کے اصول کے خلاف ہے پھر مفاعیلن یہاں مزاحف کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسے مزاحف پر زحاف کا عمل نہیں ہو سکتا۔ مرکب زحاف کا عمل سالم رکن میں بیک وقت

یکے بعد دیگرے ہوتا ہے۔ اسے ہم زحاف کی فہرست سے مسترد کرتے ہیں۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| عقل | مفاعلتن | مفاعلن | مفاعلن | مفرد عام مسترد |

**عمل و تعریف**

وقص (گردن توڑنا): سالم رکن متفاعلن میں متفا فاصلہ صغریٰ ہے جس میں متحرک 'ت' کو وقص ساقط کرتا ہے اور مزاحف رکن کو موقوس کہتے ہیں۔ عقل کی طرح روایتی عروض میں وقص کو بھی اضمار وخبن کا مرکب تصور کیا گیا ہے جو درست نہیں۔ وقص مفرد زحاف ہے اور متفاعلن کے لیے مخصوص ہے۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| وقص | متفاعلن | مفاعلن | مفاعلن | عام مفرد مسترد |

نوٹ: زحاف تسکین/اضمار کے سلسلے میں بتایا گیا ہے کہ سبب خفیف والے زحافات خبن، طے، رفع، جدع کا عمل متفاعلن کے مزاحف رکن مس تف علن میں اضمار کے عمل کے بعد نہیں ہوسکتا۔ اس لیے مفاعلن جو مزاحف رکن یہاں حاصل ہوا ہے اس میں شروع میں وتد مجموع جو بظاہر دکھائی دیتا ہے یہ فاصلہ صغریٰ کا حصہ ہے اس میں بھی وتد مجموع والے زحاف عمل نہیں کریں گے۔ خلاف قاعدہ ہے، اسے ہم زحاف کی فہرست سے بے دخل کرتے ہیں۔

## وتد مجموع کے عروض وضرب سے مخصوص زحافات کا بیان

**عمل و تعریف**

۱۰) قطع: سالم رکن میں یا آخری شکل وصورت میں آخری وتد مجموع سے ایک حرف متحرک

کو گراتا ہے۔ مزاحف رکن کو مقطوع کہتے ہیں۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم مفرد |
|---|---|---|---|---|
| قطع | متفاعلن | متفالن، متفاعن | فعلاتن | مخصوص بہ عروض و ضرب صدروابتدا |
| کاٹنا | مس تف علن | مس تف لن، مس تف عن | مفعولن | مطوی مسکن عام بہترین ہے |
| | فاعلن | فالن/فاعن | فعلن | مخصوص بہ عروض و ضرب صدروابتدا |

۱) نوٹ: مزاحف رکنوں میں آخر میں سبب خفیف دراصل وتد مجموع کا حصہ ہے جو عمل زحاف سے وجود میں آیا ہے۔ اس میں سبب خفیف والے زحاف عمل نہیں کر سکتے۔
۲) وتد مجموع کہیں بھی ہو آخری شکل میں مثلاً فعولن سے حذف لن گرا تو فعو آخری وتد تسلیم ہوگا اور فعو کی "و" گرا کر فع محذوف مقطوع ہے۔

**عمل و تعریف**

عَرَج سالم رکن میں یا آخری شکل میں وتد مجموع سے دوسرا حرف متحرک ساکن کرتا ہے۔ اس عمل کو عرج کہتے ہیں۔ مزاحف رکن اعرج کہلاتا ہے۔ مزاحف رکنوں میں ایک حرف ساکن کا اضافہ ہوتا ہے۔

| نام زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| عَرَج | متفاعلن | متفاعل ن | فعلاتان فعلیان فعِلاتن کا وقفی مسترد | مفرد مخصوص بہ عروض وضرب مسترد |

| لنگڑانا | مس تف علن | مس تف عل ن | مفعولان | مفعولن کا وقفی مسترد |
|---|---|---|---|---|
| | فاعلن | فاعل ن | فعلان | فعلن کا وقفی مسترد |

نوٹ: مزاحف رکن فعلاتان سے فعلاتن، مقطوع: مفعولان سے مفعولن مقطوع اور فعلان سے فعْلن مقطوع سے کام چلایا جائے عرج منسوخ کیا جاتا ہے۔

**عمل و تعریف**

طمس سالم رکن میں آخری وتد مجموع سے دونوں حرف متحرک کو ساقط کرتا ہے۔ مزاحف رکن کے مطموس کہتے ہیں۔ مزاحف رکن میں دو حرف ساکن کا اضافہ کرتا ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| طمس | متفاعلن | متفان | فعلان<br>فعِلن کا وقفی مسترد | عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہے۔ |
| ناپید کرنا | مس تف علن | مس تف ن | فعلان | فعلن کا وقفی مسترد |
| | فاعلن | فان | فاع رفع کا وقفی مسترد | حرف آخری 'ع' ساکن |

نوٹ: مزاحف رکن فعلان سے فعلن محذوذ فعلان سے فعْلن محذوذ اور فاع سے فع محذوذ سے کام لیا جائے تو طمس زحاف مسترد کیا جاتا ہے کیونکہ اگر دو ساکن حرف مصرعہ کے آخری رکن میں آئیں تو دوسرے ساکن حرف کو موتوف سمجھا جاتا ہے۔ زحاف حذذ کا عمل آگے دیکھئے۔

**عمل و تعریف**

۱۱) حذذ سالم رکن میں یا آخری شکل و صورت میں وتد مجموع کو ساقط کرتا ہے۔ مزاحف رکن احذ کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| حذذ | متفاعلن | متفا | فعِلن | عروض وضرب کے لیے مخصوص ہیں |
| چھوٹا کرنا | مس تف علن | مس تف | فعلن | مرفوع مخبوں مسکن عام بہترین |
| | فاعلن | فا | فع | عروض وضرب کے لیے مخصوص |

نوٹ: محقق طوسی نے معیار الشعار ترجمہ زر کامل عیار ص ۱۰۷ پر مس تف علن میں حذذ قصر سے فاع حاصل کیا ہے، کیونکہ حذذ کے عمل کے بعد قصر زحاف کا عمل آخری سبب خفیف رہ جاتا ہے، کا متحرک ساقط کرتا ہے اسے احذ مقصور کہتے ہیں۔ مگر مرفوع مخبوں مسکن عام بہتر ہے۔

**عمل وتعریف**

۱۶) بتر: سالم رکن میں حذف وقطع کا عمل ہوتا ہے۔ مزاحف رکن کو ابتر کہتے ہیں یہ مرکب زحاف ہے۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| بتر | فعولن | حذف سے لن گرایا آخری شکل میں فعو سے "ع" قطع گراتا ہے | فع | عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہے درست |
| دُم کاٹنا | فاعلاتن | فاعل | فعلن | فعلن مسترد |

نوٹ: محقق طوسی نے فعولن سے فع حاصل کرنے کے لیے معیار الشعار ترجمہ زر کامل عیار ص ۸۸ پر زحاف حذف وقطع کا عمل کیا ہے۔ قدر بلگرامی اور نجمی رام پوری نے محقق کی پیروی کی۔

نوٹ: روایتی عروض میں اہل فارس کے عروضیوں نے بتر کی تعریف میں موشگافیاں کی ہیں اور اسے مرکب زحاف۔ خرم وجب کا تصور کیا ہے۔ مفاعیلن سے فع حاصل کیا ہے غلط ہے۔ اور اہل عرب نے حذف وقطع کا مرکب مانا ہے جو فاعلاتن سے فعلن حاصل کیا۔ مگر محقق طوسی نے فاعلاتن سے مفعولن جس طریقہ سے درمیانی وتد خرم وقطع کو رد کیا اور فاعلاتن میں خبن لازمی جان کر مفعولن کو مخبون مسکن قرار دیا اُسی طرح فعلن ابتر کو رد کیا فعلن مخبون محذوف مسکن کو عمل میں لایا اس کو تقویت پہنچائی اور قائم بھی کیا۔

نوٹ: ابن قیس نے بتر کے عمل سے فعولن متقارب میں وتد مجموع ساقط کیا ہے یہ عمل ہمیں قابل قبول نہیں، کیونکہ فعو رکن کا بنیادی حصہ ہے، بنیاد کو گرانا آئین عروض کے خلاف ہے نہ اس کا عمل مفاعیلن میں ہو سکتا اور نہ مفاعلتن میں۔

**عمل و تعریف**

اذالہ (دامن چاک کر): نامور عروضی سالم رکن میں اذالہ کا عمل اصول وعروض کے خلاف سمجھتے ہیں۔ سالم رکن میں آخری وتد مجموع میں ایک حرف ساکن کا اضافہ کرتا ہے۔ بحر دائرے سے خارج ہو جاتی ہے۔ وہی عروضی مزاحف رکن میں آخری وتد مجموع فی الاصل وتد مجموع کو وتد وقف میں بدل لینے میں اصرار کرتے ہیں۔ کسی سالم رکن میں زحاف کے عمل سے مزاحف رکن میں وتد مجموع کی صورت اختیار کر لی ہو تو اس میں اذالہ کا عمل بقول نصیر الدین طوسی کار شنیع ہے۔

نوٹ: کچھ معتبر عروضیوں نے شعرا حضرات نے سالم رکن میں تسبیغ واذالہ کا عمل اپنے کلام میں روا رکھا ہے، جو غلط وغیر ضروری ہے۔ علام سحر عشق آبادی کا فرمان ہے حروف موقوف پیدا کرنے والے مزاحف رکن رکھیں یا نہ رکھیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نظم طباطبائی کا بھی قول ہے ایسے رکن کو وقفی لکھ دینا چاہیے۔

## وتد مفروق میں اثر پذیر ہونے والے زحاف مخصوص بہ عروض وضرب کا بیان

**عمل و تعریف**

۱۲) کشف، سالم رکن میں یا آخری شکل وصورت میں واقع وتد مفروق کے دوسرے حرف

متحرک کو گراتا ہے۔ مزاحف رکن مکشوف کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| کشف | مفعولات | مف عولا | مفعولن | مخصوص بہ عروض و ضرب |
| ظاہر کرنا | مف عول | مف عو | فعلن بہ سکون ع | ہر رکن میں آسکتا ہے |

نوٹ: خماسی سالم رکن کم مروج ہے جو متحرک الآخر 'ل' رکھتا ہے سے فعلن حاصل ہوا ہے نیز یہاں مزاحف رکن ہے۔ مفعولن میں جو 'لن' ہے بظاہر سبب خفیف ہے۔ یہ وتد مفروق کا حصہ ہے۔ اس میں سبب خفیف والے زحاف عمل نہیں کرتے۔

نوٹ: محقق طوسی نے ۱۰۷ص معیار الاشعار ترجمہ زر کامل عیار میں مفعولات میں خبن طے (مجنول) سے فعلان حاصل کیا ہے درست ہے کیونکہ آخر میں وتد مفروق ہے۔ فاع لاتن سے فع مجبوب مکشوف حاصل کرنا درست ہے۔

**عمل و تعریف**

۱۳) صلم: سالم رکن میں یا آخری شکل وصورت میں اگر وتد مفروق آخر میں ہو تو اسے گراتا ہے۔ مزاحف رکن اصلم کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| صلم | مفعولات<br>مفعولات | مف عو<br>صلم و حذف سے<br>مف | فعلن بہ سکون ع<br>فع | مفرد مخصوص بہ عروض وضرب |
| کان کاٹنا | مف عول | مف | فع | |

نوٹ: مفعولات سے 'فع' محقق طوسی نے معیار الاشعار ترجمہ زر کامل عیار میں ص ۱۰۸ اصلم و

حذف کے عمل سے حاصل کیا درست ہے۔ کیونکہ حذف رکن کے آخر میں سبب خفیف کو گراتا ہے۔ یہاں صلم کے عمل کے بعد سبب خفیف آخری صورت میں حاصل ہوتا ہے اسے زحاف حذف کر دیتا ہے مگر اس سے بہتر اصلم ورفع کا عمل کیا جائے نیز اصلم مقصور کے عمل سے فاع حاصل کرنا بھی غلط ہے۔

**عمل و تعریف**

وقف: سالم رکن میں یا آخری شکل وصورت میں آخری وتد مفروق کے حرف دوم متحرک کو ساکن کرتا ہے۔ مزاحف رکن موقوف کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| وقف | مفعولات | مفعولان | مفعولان مفعولن کا وقفی مسترد | مفرد عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہیں۔ آخر میں دونوں ساکن |
| رک جانا | مفعول | مفعول | مفعول بہ سکون 'ل' | ر |

نوٹ: مفعول آخر میں وتد مفروق رکھتا ہے۔ یہ کم مروج سالم رکن ہے۔ ہم وقف سے چھٹکارا پاتے ہیں اور 'مفعولن' مفعولات سے مکشوف سے کام چلانے کو درست سمجھتے ہیں۔

## ضرورت شعر و شاعری سے منسلک زحاف

۱۴) تسکین یا تسکین اوسط کی تعریف (سکون میں لانا): اگر کسی مزاحف رکن میں تین حرف متحرک متوالی آئیں تو درمیان کے حرف کی حرکت ساکن کرنے کے عمل کو تسکین کہتے ہیں۔ مزاحف رکن مسکّن کہلاتا ہے۔ یہ صورت بعض اوقات دو مزاحف رکنوں کے درمیان بھی پیدا ہو سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ دوسرا مزاحف رکن وتد مجموع سے حاصل

نہیں ہوا ہو تو تسکین کے عمل سے ساکن کر سکتے ہیں۔ مثلاً ''مفعولاتُ فعِلَن'' میں 'ت ف ع ل چار متحرک متوالی آئے ہیں میں سے 'ف' کو تسکین کے عمل سے ساکن کر سکتے ہیں، تخنیق سے نہیں۔ تسکین عام زحاف ہے۔ بحر کے ہر رکن میں آسکتا ہے۔ زحاج کی تجویز قابل غور ہے اگر اس عمل سے بحر بدل جائے تو جائز نہیں۔ محقق نے اس کو تقویت پہنچائی۔

۱۵) تخنیق (گلا گھونٹنا): جب دو رکنوں میں تین حرف متحرک متوالی اس طرح آئیں کہ دوسرا رکن وتد ہو اور اس کی پہلی حرکت ساکن ہو کر ماقبل متحرک الآخر رکن سے پیوست کرنے کے عمل کو تخنیق کہتے ہیں۔ مزاحف آہنگ مخنق کہلاتا ہے۔ مثلاً:

| وزن نمبر۔۱ | مفعول | مفاعلن | مفاعلن |
|---|---|---|---|
| | اخرب | مقبوض | مقبوض |
| وزن نمبر۔۲ | مفعولن | فاعلن | مفاعلن |
| | اخرب | مقبوض مخنق | مقبوص |

۱؎ مثلاً فعِلات فاعلاتن فعِلات فاعلاتن رمل تسکین سے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن رمل لیکن مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن بحر مضارع بن جاتی ہے اس لیے پوری غزل معریٰ زحاف والے پہلے مصرع کی طرح کہیں اگر مسکن زحاف کا اجتماع کرنا ہو تو! (i) فعِلات فاعلاتن فعِلات فاعلاتن (ii) مفعول فاعلاتن فعِلات فاعلاتن (iii) فعِلات فاعلاتن مفعول فاعلاتن۔ اس قسم کا اجتماع کر سکتے ہیں۔

وزن/آہنگ نمبر۔۲ عمل تخنیق سے آہنگ نمبر۔۱، سے حاصل ہوا ہے۔ آپ نے غور کیا ہوگا آہنگ نمبر۔۱، رکن دوم مفاعلن وتد سے شروع ہوتا ہے اس کا پہلا حرف 'م' متحرک ساکن ہو کر ماقبل مفعول کے آخر کی حرف 'ل' متحرک سے پیوست ہو گیا۔ آہنگ نمبر۔۲ مفعولن ہو گیا اور مفاعلن کی صورت فاعلن میں بدل گئی۔ فاعلن مقبوض مخنق ہوا اس طرح کے عمل کو عمل تخنیق کہتے ہیں۔

ہماری رائے میں تسکین اور تخنیق دونوں زحاف کا عمل درمیانی حرکت ساکن کرتا ہے مگر الگ الگ طریقوں سے پھر بھی ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کر کسی زحاف کو فہرست سے خارج کرنا درست نہیں کیونکہ عمل تخنیق سے رباعی کے آہنگ ایجاد ہوتے ہیں وہ حاصل نہیں ہو سکیں

گے اور عمل تسکین سے بھی بحر رجز مس تف علن سے رباعی کے آہنگ حاصل ہوتے ہیں۔ مگر ہم رجز سے رباعی کے اوزان نکالنے کی تجویز نہیں دیتے کیوں کہ رجز میں زیادہ زحاف لگانے سے رباعی کے اوزان نکلتے ہیں ہزج میں صرف چھ زحاف سے کام چلتا ہے۔

نوٹ: وزن نمبر ۲ میں مفعولن کا 'لن' اور 'فاعلن' میں 'فا' سبب خفیف نہیں ہیں۔ یہ زحاف کے عمل سے حاصل ہوئے ہیں۔ ان پر سبب خفیف والے زحاف عمل نہیں کر سکتے، نہ اسے اشتر کہہ سکتے ہیں۔

## اب ہم مرکب زحاف کا ذکر کریں گے۔ پہلے عام مرکب زحاف پھر خاص مرکب زحافوں کا بیان کریں گے

### عام مرکب زحاف

۱۸) ''شکل''، خبن وکف کا مرکب ہے۔ اس کا عمل سالم رکن میں ہوتا ہے جس کے شروع میں اور آخر میں سبب خفیف ہوں، خبن وکف کا بالترتیب بیک وقت سالم رکن میں عمل سے شروع کے سبب خفیف کا ساکن اور رکن آخر میں سبب خفیف کا ساکن ساقط کرتا ہے۔ مزاحف رکن مشکول کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم عام |
|---|---|---|---|---|
| شکل | فاعلاتن | فعلات | فعِلات متحرک الآخر ''ت'' | عروض وضرب میں لانے کے لیے صلاحیت درکار ہے |
| چوپائے کے پاؤں باندھنا | مس تفع لن | م تفع ل | مفاع ل دو حرف متحرک الآخر | عروض وضرب میں لانے کے لیے غیر مستعمل ہے۔ |

### عمل و تعریف

خزل: روایتی عروض میں اضمار وطے کے مرکب عمل کو خزل کہتے ہیں۔ حاصل شدہ مزاحف

مخزول کہلاتا ہے۔ تسکین / اضمار سے متفاعلن کے فاصلہ صغریٰ کے متحرک 'ت' کو ساکن کرتا ہے اور "فا" کا الف ساکن طے ساقط کرتا ہے۔ اس طرح اس کا استعمال غلط ہے کیونکہ 'فا' سبب خفیف نہیں ہے۔ یہ فاصلہ صغریٰ کا حصہ جس پر سبب خفیف والا زحاف اثر پذیر نہیں ہوسکتا۔ اس لیے زحافات کی فہرست سے نکال دینا چاہیے۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| تسکین و طےخزل | متفاعلن | مت ف علن | مفتعلن | مرکب عام بحر کے ہر رکن میں لایا جاتا ہے۔ |
| پشت ٹوٹنا | | | | |

نوٹ: بحر کامل کے لیے تسکین و طے / اخزل مخصوص ہے۔ اردو زبان میں سالم آہنگ بہت مستعمل ہے۔ مگر مزاحف آہنگوں میں یہ برائے نام اور غلط استعمال ہے۔ یہ عربی فارسی زبان سے تعلق رکھتا ہے، اسے مسترد کیا جاتا ہے۔

**عمل و تعریف**

نقص: روایتی عروض میں نقص تسکین / عصب وکف کے مرکب عمل کو منقوص کہتے ہیں جس کا عمل مفاعلتن میں ہوتا ہے۔ تسکین / عصب سے علتن فاصلہ صغری سے متحرک 'ل' کو ساکن کرتا ہے اور کف 'تن' کی 'ن' ساکن کو ساقط کرتا ہے۔ کف کے سلسلے میں بتایا گیا تھا کہ سالم رکن آخری سبب خفیف ساکن کو ساقط کرتا ہے مگر یہاں آخر میں جو بظاہر 'تن' سبب خفیف ہے۔ حقیقت میں فاصلہ صغریٰ کا حصہ ہے۔ اس لیے غلط استعمال ہوا ہے۔ مفاعلتن بحر وافر کا آہنگ جو عربی فارسی زبان سے منسلک ہے اردو میں کم استعمال ہوا۔ مزاحف بحور میں مدتوں سے کچھ نہیں کہا گیا۔ اس کو زحاف کی فہرست سے نکال باہر کردینا چاہیے۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|

| نقص<br>کم کرنا | مفاعلتن | مفاعل ت | مفاعیل متحرک<br>آخرحرف 'ل' | مرکب عام بحر کے ہر رکن میں عمل کرتا ہے۔عرض وضرب لانے کے لیے صلاحیت درکار ہے |
|---|---|---|---|---|

# مرکب زحاف مخصوص بہ صدر اور ابتدا کا بیان

**عمل و تعریف**

۲۰) خرب-خرم وکف کے مرکب عمل کو خرب کا عمل کہتے ہیں۔مزاحف رکن اخرب کہلاتا ہے۔اس مرکب عمل سے سالم رکن میں سبب خفیف کا ساکن ساتواں حرف کف سے اور خرم سے شروع میں وتد مجموع کا متحرک حرف ایک ساتھ ساقط ہوتے ہیں۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| خرب<br>دونوں کان پھاڑنا | مفاعیلن | فاعیل | مفعول | صدر ابتدا کے مخصوص ہے |

نوٹ: مفعول مزاحف رکن یہاں سالم پانچ حرفی کم مروّج کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ یہ مزاحف رکن ہے۔

**عمل و تعریف**

۱۹) شتر-خرم: قبض کا مرکب ہے سالم رکن مفاعیلن میں عمل کرتا ہے۔مزاحف رکن کو اشتر کہتے ہیں۔قبض سے پانچواں حرف سب خفیف کا ساکن اور خرم سے شروع میں وتد مجموع کا متحرک حرف اول بیک وقت ساقط ہوتے ہیں۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|

| شتر پلکوں کا پھر جانا | فعولن | عول | فعل | صدر و ابتدا کے لیے |
|---|---|---|---|---|
| | مفاعیلن | فاعلن | فاعلن | مخصوص بہ صدر و ابتدا |

نوٹ: عروض وضرب میں مزاحف رکن فاعلن اس لیے نہیں رکھا جاتا کہ بحر متدرک میں بدل جاتی ہے۔ مزاحف رکن میں فاعلن کے آخر میں وتد مجموع نہیں یہ دراصل سبب خفیف کا حصہ ہے۔

**عمل و تعریف**

ثرم اخرم وقبض کا مرکب ہے۔ سالم رکن فعولن میں ثرم بیک وقت عمل کرتا ہے۔ قبض سے پانچواں حرف سبب خفیف ساکن اور ابتدا میں خرم سے 'فعو' وتد مجموع کا متحرک 'ف' ساقط ہوتے ہیں۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| ثرم اخرم وقبض سامنے کے دانت اکھڑ جانا | فعولن | عول ع ل متحرک | فعل رفاع | مخصوص بہ صدر و ابتدا |

نوٹ: جیسا کہ ہم پہلے ثلم وخرم وعضب کے سلسلے میں ذکر کر چکے ہیں۔ اگر ان تینوں زحافوں میں سے صرف اخرم کو متفقہ طور پر سرِ وتد ساقط کرنے کے لیے تسلیم کر لیں پھر ثرم سے بھی نجات حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ ثرم مرکب ہے۔ قبض ثلم کا اس کے عمل سے جو مزاحف رکن حاصل ہوتا ہے اس کی کمی کو شتر (خرم وقبض) پورا کر دیتا ہے، اس لیے ثرم مسترد کیا جاتا ہے۔

**عمل و تعریف**

قصم (دانت ٹوٹ جانا) (عصب وعضب) تسکین وخرم کا مرکب ہے سالم رکن مفاعلتن میں فاصلہ صغریٰ کی 'ل' متحرک تسکین / عصب سے ساکن ہوتی ہے اور خرم / عضب سے 'مفا'

کا سرِ وتد 'م' ساقط ہوتا ان کا عمل بیک وقت ہوتا ہے۔ مزاحف رکن اقصم کہلاتا ہے، اس لیے قصم نام مسترد۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| تسکین و خرم / قصم | مفاعلتن | فاعل تن | مفعولن | مخصوص بہ صدر و ابتدا |

**عمل و تعریف**

جمم (بکری کے سینگ کا نہ ہونا): مرکب عقل و عضب کا سالم رکن مفاعلتن میں فاصلہ صغریٰ کی 'ل' متحرک کو عقل (تسکین / عضب و قبض کا مرکب ہے) ساقط کرتا ہے۔ عقل بھی روایتی عروض مرکب عضب و قبض اور غلط مستعمل خرم / عضب سے شروع کے رکن 'مفا' کی 'م' متحرک کو ساقط کرتا ہے جب عقل کے استعمال کو ہم اعتراض کے دائرے میں رکھ چکے ہیں تو جمم اعتراض سے کیسے بچ سکتا۔ اس لیے جمم کو بھی عروض کی فہرست سے باہر رکھا جاتا ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| عقل و عضب / جمم | مفاعلتن | فاعتن | فاعلن | مخصوص بہ صدر و ابتدا |

**عمل و تعریف**

عقص: روایتی عروض میں عقص کو نقص و عضب کا مرکب تسلم کیا گیا ہے۔ جس کا عمل مفاعلتن میں ہوتا ہے۔ نقص بھی مرکب ہے۔ تسکین / عضب و کف کا گویا تین زحاف کف، تسکین / عصب، عضب کا عمل ہوتا ہے۔ مزاحف رکن کو اعقص کہتے ہیں۔ مفاعلتن میں فاصلہ صغریٰ کی 'ل' متحرک عصب سے ساکن ہوتی۔ کف سے آخری سبب جو بظاہر ساکن ہے ساقط کرتا ہے یہ غلط طریقہ ہے۔ خرم / عضب سے شروع میں وتد کا سرِ وتد ساقط ہوتا ہے۔ نقص کو ہم پہلے مسترد کر چکے ہیں۔ عقص کو بھی زحاف کی فہرست نکال باہر کرنا چاہیے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| عقص زلفیں کاٹنا | مفاعلتن | فاعل ت، فاعیل | مفعول | مخصوص بہ صدر و ابتدا |

نوٹ: مفعول یہاں مزاحف رکن سالم پانچ حرفی کم مروج کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ یہ عمل زحاف سے حاصل ہوتا ہے۔

# مرکب زحاف مخصوص بہ عروض وضرب کا بیان

**عمل و تعریف**

سلخ روایتی عروض میں محقق طوسی نے معیار الشعار ترجمہ زر کامل معیار ص ۱۰۱ میں جبّ و وقف کا مرکب تسلیم کیا ہے کیونکہ وقف وتد مفروق آخری شکل میں عمل کرتا ہے۔ پہلے جبّ سے لاتن گرایا پھر وقف سے وتد مفروق کی ''ع'' ساکن کی فاع کو فعل سے بدل لیا فاع لاتن مونث ہے جبّ سے خصّی کرنا درست نہیں فاع مستر دفع کافی ہے۔ اس زحاف کو کمال احمد صدیقی نے مفرد بتایا ہے جو سالم رکن فاع لاتن میں عمل کرتا ہے جس سے سلخ پہلے آخری دونوں اسباب خفیفہ کو ساقط کرتا ہے پھر بعد میں مع قبل متحرک 'ع' کو بھی ساکن کرتا ہے، یہ عمل درست نہیں۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| سلخ کھال کھینچنا | فاع لاتن | فاع | فعل | مخصوص بہ عروض ضرب مسترد |

**عمل و تعریف**

ہتم: روایتی عروض میں محقق طوسی نے معیار الشعار ترجمہ زر کامل عیار ص ۱۰۶ پر حذف وقصر کا مرکب تسلیم کیا ہے جو درست ہے۔ حذف سے 'لُن' ساقط کیا اور قصر سے 'ی' گرا کر 'ع' ساکن کیا مفاع بچا، فعول سے بدل لیا۔ کمال احمد صدیقی نے ہتم کو مفرد زحاف بتایا ہے۔ ہتم سے

سالم رکن میں آخری سبب خفیف کو ساقط کرتا ہے اور مع قبل سبب خفیف کے ساکن کو گرا کر متحرک کو ساکن کرتا ہے۔ مزاحف رکن کو ہتم کہتے ہیں۔ ایک رکن کے دو اجزا میں عمل کرنا درست نہیں۔ کندن سنگھ اراولی کی بتائی ہوئی جو صلم[1] کی نئی تعریف سے کام چلانے کی کوشش بھی بے سود ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| ہتم دانت جڑ سے توڑنا | مفاعیلن | 'حذف و قصر' سے 'مفاع' بچا | فعول سے بدل گیا | عروض و ضرب کے مخصوص مسترد فعل سے کام چلایا جائے |
| مقبوض مسکن محذوف نیاز حاف | فاع لاتن | | فعلن | فعلن عروض و ضرب کے لیے مخصوص |

نوٹ: خلیل نے فعول نہیں بنایا فعل فعول عروض و ضرب میں خلط جائز ہے۔

## عمل و تعریف

۱۷) جحف: قدماء نے جحف کو مرکب حذف و حذذ کا تسلیم کیا ہے، درست کیا ہے۔ حذف سے فاعلاتن سے تن گرایا پھر آخری شکل میں علا حذذ سے گرایا فا کو فع سے بدل لیا، فاعلاتن میں حذف و قلع اعزل سے حاصل کرنا درست نہیں۔

---

۱ احتساب عروض ص ۸۷ پر اصلم کی نئی تعریف۔ بیت کے آخر میں وتد مفروق گراتا ہے۔ مزاحف رکن کو اصلم کہتے ہیں چاہے وتد مفروق سالم رکن میں شروع میں ہو درمیان میں یا آخر میں یہ کوشش بے سود ہے نیز علم عروض پر بوجھ ہے۔

۲ مقبوض مسکن محذوف نیاز حاف

۳ فاع لاتن میں قبض سے ''لا'' کا الف اور تسکین سے 'ل' جو تین محرک ایک ساتھ ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور حذف سے آخری تن گرایا فاعل کا فعلن سے بدل لیا۔

۳۔ قلع رعزل جو ڈاکٹر کمال اور کندن اراولی نے بالترتیب ایجاد کیے ہیں۔ مسترد وجود میانی وتد کو گراتے ہیں۔ یہ طریقہ تو خلیل و محقق بھی استعمال کر سکتے تھے ان کے لیے یہ مشکل نہیں تھا۔ قلع رعزل علم عروض پر بوجھ ہیں انھیں مسترد کرنا درست ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| جحف لے بھاگنا (محذوف حذذ) | فاعلاتن | فا | فع | مرکب مخصوص عروض و ضرب |

**عمل و تعریف**

۲۱) خلع: خبن و قطع کا مرکب ہے۔ سالم رکن میں خبن و قطع سے بالترتیب بیک وقت شروع کے سبب خفیف کے ساکن حرف کو ساقط کرتا ہے اور وتد مجموع سے ایک حرف متحرک کو ساقط کرتا ہے۔ مزاحف رکن مخلع کہلاتا ہے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| خلع | فاعلن | ف عن | فعل | مرکب مخصوص بہ عروض و ضرب |
| کپڑے اتارنا | مس تف علن | متف عن | فعولن | |

**عمل و تعریف**

قطف، روایتی عروض میں قطف تسکین / عصب و حذف کا مرکب تسلیم ہوا ہے۔ مزاحف آہنگ کو مقطوف کہتے ہیں۔ مفاعلتن کے لیے مخصوص ہے۔ حذف کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ رکن کے آخر میں سبب خفیف ہو تو اس کو گراتا ہے بظاہر تو یہاں سبب خفیف ہے مگر یہ

فاصلہ صغریٰ (جزو ثانیہ) کا حصہ ہے اس لیے غلط استعمال ہوا ہے۔ مسترد

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| قطف خوشا کاٹنا | مفاعلتن | مفاعل | فعولن | مرکب عروض و ضرب کے لیے مخصوص ہے۔ |

نوٹ: زحاف قطف بحر وافر سے منسلک ہے جو عربی و فارسی کا آہنگ ہے اردو میں نہ ہونے کے برابر استعمال ہوا ہے اور پھر غلط اس لیے اس کو زحافات کی فہرست سے خارج کر دیا جاتا ہے۔

**عمل و تعریف**

۲۲) نحر: محقق طوسی نے معیار الاشعار ترجمہ زر کامل عیار ص ۱۰۶ میں اسے صلم و حذف کا مرکب تسلیم کیا ہے، جسے مفعولات میں عمل کیا اور فع حاصل کیا اور مزاحف رکن کو تسلیم کیا۔ یہ مزاحف آہنگ خلاف قاعدہ تو نہیں ہے مگر اس مرکب سے بہتر ہے نحر کو رفع و صلم کا مرکب تصور کیا جائے۔ صلم سے مفعولات کا وتد مفروق آخری اور رفع سے دوسرا سبب خفیف گرایا جائے۔ اور ُمف‘ مزاحف کو فع سے بدل لیا جائے۔ اسے مرفوع اصلم سے پکارا جائے۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| مرفوع اصلم / نحر اونٹ کا سینہ کاٹنا | مرفوع اصلم مفعولات | مف | فع | مخصوص بہ عروض و ضرب |

**عمل و تعریف**

تشعیث: (مجنوں مسکن) سالم رکن فاعلاتن میں خبن و تسکین کے عمل جو مزاحف آہنگ

حاصل ہوتا ہے اسے مشعث کہتے ہیں۔ اس کو مجنوں مسکن کے اسم سے پکاریں تو بہتر ہوگا۔
خبن و تسکین سے بالترتیب بیک وقت سالم رکن میں شروع سے سبب خفیف کا ساکن گراتے ہیں اور پھر تسکین سے درمیانی حرکت ساکن کرتے ہیں۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| تشعیث پراگندہ کرنا (مجنوں مسکن) | فاعلاتن | فعلاتن | فعلاتن / مفعولن بہ سکون ع | مرکب مخصوص عروض و ضرب |

نوٹ: جب تخنیق تسکین اوسط پہلے ایجاد ہو چکی ہیں تو پھر تشعیث کی کیا ضرورت ہے۔ اسے زحافات کی فہرست سے نکال دینا چاہیے۔

**عمل و تعریف**

کبل: خبن قصر کا مرکب ہے۔ سالم رکن میں بالترتیب بیک وقت پہلے سبب خفیف سے الف ساکن اور آخری سبب خفیف سے متحرک ساقط ہوتے ہیں۔

| زحاف کا نام و معنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
|---|---|---|---|---|
| کبل | فاعلاتن | فعلان | فعلان وقفی فعلن | مخصوص بہ عروض و ضرب |
| قید کرنا | مس تفع لن | م تفع ن | فعولن | |

نوٹ: قصر کے سلسلے میں تجویز کیا تھا اس کو زحاف کی فہرست سے منسوخ کر دیا جائے۔ اگر اس رائے کو شرف حاصل ہو تو یہاں بھی خبن و حذف سے فعلن کام لیا جا سکتا ہے۔

**عمل و تعریف**

زلل: روایتی عروض میں خرم و ہتم کا مرکب ہے درست نہیں۔ خرم سے وتد مجموع کا سرِ وتد ساقط ہوتا ہے اور ہتم جو حذف و قصر کا مرکب ہے مفاعیلن میں حذف و قصر کا عمل بیک وقت

ہوسکتا ہے مگر اس سے بہتر ہے خرم وجب کا عمل کیا جائے اور فع سے کام چلایا جا سکتا ہے۔

| زحاف کا نام ومعنی | ارکان سالم | عمل کے بعد کا آہنگ | مع بدل مانوس مزاحف آہنگ | قسم |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| زلل ران کا گوشت کاٹنا | مفاعیلن | فا، فع | فع | مخصوص بہ عروض وضرب |

۱۔ فاع لن رکن اصلیہ ہے اس سالم آہنگ سے جناب کندن سنگھ اراولی نے دائرہ منفردہ مفروقی کی بنیاد ڈالی جس سے ایک نئی بحر وحید مفعول، مسدس، مثمن نکالی جسے سنسکرت میں سارنگ سنگم کہتے ہیں۔

۲۔ فاع لاتن اس سالم رکن پر دائرہ مجتبلہ مفروقی کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ رکن اصیلہ ہے اس سے بھی تین بحریں وجود میں آئیں جسے بحر رمل مفروقی، بحر وسیط بحر رجز مفروقی کہتے ہیں۔ بحر ہزج اس سے وارد نہیں ہوئی۔

بحر وسیط مثمن، مفعولات، محبّ دہلوی نے سب سے پہلے استعمال کی تھی۔ اس لیے اس کا موجد محبّ دہلوی ہے۔ موصوف نے یہ بحر کیسے نکالی نہیں بتا پائے مگر کندن سنگھ اراولی نے دائرہ مجتبلہ مفروقی سے نکال کر عروضیوں کے اعتراضات خاموش کر دیے۔

○○

# اصول تقطیع (بنٹ) کا بیان

ہندی بھاشا میں تقطیع کو "بنٹ" کہتے ہیں۔ چھند (بیت) یا بحر کے اکشروں کو لگھ گر یا ماترا و برن سے تولنا گویا برابر کرنا یعنی متحرک کے برابر متحرک اور ساکن کے مقابلے ساکن حروف لانا چاہیے۔ تقطیع کرتے وقت اختلاف ماترا یعنی زیر، زبر، پیش کا چنداں فرق نہیں مگر حکم معاقبہ کے تحت ارکان کی تبدیلی اس اصول سے مستثنیٰ ہے۔ زحاف تسکین و تخنیق کے عمل سے بھی کچھ ردو بدل جائز ہے۔ اس کو عروض خلیلہ میں تقطیع کہتے ہیں "بنٹ" کرنے میں جو حروف میں تغیر یعنی ان کا ساقط ہونا، ساکن ہونا یا بڑھنا کے لیے مرحوم بلگرامی نے ۹۳ قسمیں شمار کی ہیں مگر اس کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں کہ حرف کہاں بڑھایا جائے گا کہاں نہیں، صرف عروض میں مہارت کے بعد صحیح تقطیع کی جاسکتی ہے۔ کچھ اہم قسمیں حسب ذیل ہیں:

۱) تقطیع (بنٹ) کی بنیاد حروف ملفوظہ پر ہے مکتوبہ قابل اعتبار نہیں غیر ملفوظہ حروف پڑھے نہیں جاتے مثلاً خود، خوش، یورش تیمور میں واؤ شمار تقطیع نہیں ہوگا۔ خد، خش، یرش تمر رہ جائیں گے۔

۲) جن حروف تہجی پر ماترا نہ ہوں وہ ہمیشہ لگھ شمار ہوتے ہیں مثلاً 'دک' میں آخری 'ک' ساکن لگھ ہے، جس کے معنی طرف۔

۳) جب شعر کے وزن کے لیے گر کو تحریک یعنی اشباع نہ کریں تو دوسرا حرف گھٹ جاتا ہے اور لگھ کی آواز میں بولا جاتا ہے گویا لگھ ہو جاتا ہے:

بارن کو بارن کرے + دکھ چھڑائے دیو دھام ۔۔۔ سانچا کیسن برابرو + دین بندہ ہے نام

یہاں دیو کے آخر گر ہے لیکن تحریک نہ ہونے کی وجہ سے لگھ ہو گیا۔

۴) چھوٹے اَ-اِ-اُحروف (تیجی+ ویجن) ملنے سے لگھ بنتے ہیں مثلاً کُمتِ یعنی فعل خراب کُ-م-تِ تقطیع میں لگھ شمار ہوں گے۔

۵) ہندی اردو کے حروف پلِت الف، واؤ، یائے حسب ضرورت گرائے یا بحال کیے جاتے ہیں مگر عربی فارسی الفاظ ا-و-ی گرانا جائز نہیں۔

۶) پلِت جب پلت وزن شعر کے لیے نہ بڑھائیں تو وہ لگھ رہ جاتا ہے مثلاً:

ارے رے کاٹھ تو چھانڑ دے، گر گر پر ہے ہتھ
ایسے کبت اونچائے بھُج تھا پیو گوپ سمتھ

یہاں دوسرا ''رے'' پلِت ہے، ات [illegible] یے [illegible] ینے سے لگھ ہوگیا۔

۷) نجوگی حرف سے پہلے کا حرف [illegible] ہوتا ہے۔ مگر کبھی کبھار لگھ ہی قائم رہ جاتا ہے مثلاً:

(۱) جگ ماتا سَرسوَت سُمِرا اگت یکنت دے مونہہ

یہاں ''سرسوت'' بہ واؤ معدودلا میں (رَ) گُرتھا لیکن نجوگی اس کے بعد ہے اس لیے لگھ ہوگیا۔

(۲) شرد جونہیا مود پرد، کرت کنہیا راس

یہاں جونہیا کا ''ج'' اور کنہیا کا ''ک'' لگھ تسلیم ہوں گے، کیونکہ جونہیا کا ''ج'' اور کنہیا کا ''ک'' میں بولنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔

۸) نون غنہ جیسے ہندی میں سانُ ناسک کہتے ہیں چرن کے آخر میں، بخلاف فارسی ''بنٹ'' کے وقت شمار میں نہیں آتا۔ فارسی میں چاہے نون غنہ صدر ابتدا حشوین میں لفظ کے آخر میں ہو محقق طوسی کا بھی یہی مذہب ہے مثلاً:

ہر کو جو بھجیں، کھل سنگ تجیں

میں بھجیں تجیں کا نون غنہ شمار تقطیع نہیں ہوگا۔

۹) نجوگی حروف کے پہلے کا حرف اگر ماترا کے سمیت آئے تو وہ گُر ہوتا ہے۔ مثلاً:
بھجنکپریات میں ''گ'' گُر ہے۔

۱۰) بسرگ حرف کے بائیں طرف دو نقطے یعنی رامنہ :H کی آخری ہائے ملفوظ مظہر ہمیشہ گُر شمار ہوگی۔ مگر سنسکرت میں کہیں کہیں ایسا نہیں ہوتا۔ ''پدانت'' لگھ ہے۔ نیز

اُنک میں نون غنہ گُر ہے۔

۱۱) اُنسار (انوناسک) حروف کے اوپر ایک بندی مثلاً اَنک نون غنہ گُر ہے۔ مگر اردھ چندر بندو ہو تو گُر نہیں مانا جائے گا جیسے جین، تھن وغیر لگھ ہے۔ بھاشا میں اردو چندر کی نشانی "ں" شعرا لوگ کبھی کبھار صرف ونحو کی پروا کیے بغیر چھند (بحر) کی ضرورت اور اس کی شدھتا کی وجہ سے ہل کو سور ویر گھ کو ہر سو اور ہر سو کو ویر گھ مان لیتے ہیں۔ مثلاً पदम کی جگہ पदम پدم ہسیہ کی جگہ سیا اور ہنس کی جگہ ہس یعنی हंस کی ہسا۔

۱۲) چرن کے آخر کا حرف تلفظ کے موافق رہتا ہے۔ چاہے لگھ یا گُر یعنی جب تحریک نہیں دی جائے تو لگھ تسلیم ہوتا ہے اور جب اشباع کیا جائے گا تو گُر شمار ہوگا۔

۱۳) بھاشا میں اگر حرف "رُ" کلمہ کے آخر یا درمیان آتا ہے تو اکثر بحروں میں بنٹ (تقطیع) کے وقت ساقط ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

بھجو من کرشن مکند گپال    کرپال رسال سودین دیال

تقطیع میں کشن کرپال کپال رہ جائے گا "ر" گر جائے گی۔ راتر سے رات شمار ہوگا۔

۱۴) اگر حرف متحرک کے بعد "ل" آتا ہے تو اکثر چھندوں میں بنٹ کرتے وقت گر جاتا ہے۔ مثلاً:

رٹو گو پکنتا، ہر و کلیش چنتا

یہاں کلیش کے بدلے کیش محسوب ہوگا۔

الف) عربی الفاظ میں حروف قمری اب ج ح خ ع غ ف ق ک م و ہ ی سے پیشتر "ال" آئے تو لام تقطیع میں شمار ہوگا اور الف شمار نہ ہوگا۔ الف سے قبل حرف مضموم ہو جائے گا۔ مثلاً: عبدالاحد۔ عبدل احد۔

ب) عربی الف لام حرف شمسی ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن۔ الف لام شمسی حروف کے پہلے ہو تو الف لام دونوں ساقط ہوں گے اور الف سے قبل حرف مضموم ہو جائے گا مثلاً کتاب التواریخ۔ کتابُ تواریخ رہ جائے گا۔

۱۵) اگر دو لگھ پے در پے آئیں اور دوسرے کو ساکن کر دو تو پہلا لگھ بعد کے دوسرے لگھ مل

کر گر بن جاتا ہے۔ مثلاً چمکت میں مسلسل چار لگھ یکے بعد دیگرے آئے ہیں ان میں م اور ت "بل" کر دو تو چم بہ سکون م، کت بہ سکون ت دونوں گر تقطیع میں شمار ہوں گے۔ اگرچہ کلمہ میں چار لگھ ہیں۔

۱۶) الف ممدودہ "آ" دو حرفی شمار ہوگا۔ پہلا متحرک، دوسرا ساکن۔

۱۷) 'نہ' حرف نہی بہ حرف جار، چہ حرف استفہام، پہ حرف مخفف پر کہ کاف بیانیہ کی "ہ" ہر حالت میں گر جاتی ہیں اور ایک حرف تقطیع میں شمار ہوتا ہے۔

۱۸) الف وصل بھی ضرورت شعر کے وقت گرایا جا سکتا ہے کبھی بحال بھی رہتا ہے۔ مثلاً:

کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

یہاں انداز کا الف گر گیا مگر ذیل کے مصرع میں بحال ہے:

قدر انداز نے ناوک لگائے تین سو نوے　　　اگر باور نہ ہو گن لو دل ناشاد کے ٹکڑے

۱۹) مگر بعض شعرا عروض (چھند) سے ناواقف الف کے دھوکے میں ع، ح، ہ کو گرا دیتے ہیں، یہ سخت غلطی ہے۔ مثلاً:

برقع ہو زیب بدن پاؤں میں گھنگرو نہ رہے

برقع کی 'ع' یہاں ساقط ہو گئی ہے جو غلط ہے۔

اس طرح "ح": چہرے کا رنگ اس "طرح" بدلا کہ موج اشک

میں "طرح" کی 'ح' حرف علت الف سمجھ کر گرائی گئی ہے۔ جو غلط ہے۔

نیز حروف علت کے دھوکے میں ح، ع، ہ لفظ کے آخر میں ہو اس کو گرانا غلط ہے۔

۲۰) وہ حروف جن پر تشدید (تین شوشے) کا نشان ہوتا ہے، دو حرف تسلیم کیے جاتے ہیں۔ پہلا ساکن، دوسرا متحرک۔ مثال دیکھئے: مہا مود کاری + اہلّیا سوتاری تقطیع کرنے میں جو قطع و برید بنت (تقطیع کے وقت) جاری ہوگی۔ یہاں مود کی دال قطع ہو کر مابعد میں شامل ہوگی اور "لام" مشدد دو بار پہلا ساکن دوسرا متحرک اور یائے مخلوط ساقط ہوگی اور "واؤ" غیر محسوب ہوگا۔ دیکھئے مہا مو(ISS) دکاری(ISS) اہل لا(ISS) س تاری(ISS) اس طرح تم ہر چھند

کو بنٹ کر سکتے ہو ہم تخفیفاً سب مقامات پر تقطیع نہ لکھ سکیں گے۔

۲۱) حروف منوّن جس پر دو زیر، دو زبر، دو پیش کی جگہ نون شمار ہوگا۔ مثلاً

فوراً فورن

مجبوراً مجبورن

۲۲) ہندی لفظ 'کوئی' کا درمیانی 'واؤ' اور 'ی' بھی گرایا جا سکتا ہے اور بیک وقت دونوں بھی مثلاً:

جب نہیں سنتا کوئی آہ و فغاں فائدہ کیا کیوں کوئی کھولے زباں

دونوں مصرعوں میں کوئی کے واؤ اور یائے ساقط ہیں۔

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا آپ آئے تھے مگر کوئی عناں گیر بھی تھا

مندرجہ بالا شعر میں ہوئی کی واؤ ساقط ہوگئی۔ کوئی کی واؤ سالم شمار ہوئی۔

۲۳) لفظ دو کے بعد سبب خفیف آئے تو دو کا واؤ گرانا درست ہے مگر یہ یاد رہے دو چار گنتی کے معنی میں آئے تو اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔

۲۴) اگر کلام میں الف تین بار ایک ساتھ آئیں تو دو الف گرا سکتے ہیں یعنی یہ فصیح ہے۔

۲۵) یائے مخلوط جو کسی آواز کی مرکب ہو مثلاً پریم، پیم رہ جائے گا۔ کیا کا رہ جائے گا۔ کیاری کاری، کیوں کوں، چیونٹی چونٹی، پیاس پاس رہ جائیں گے۔

۲۶) دو چشمی "ھ" جو کسی آواز کی مرکب ہو مثلاً چھتری، دودھ، ڈھول میں شمار نہیں ہوگی۔

۲۷) عربی الفاظ کی واؤ جس پر ہمزہ شوشہ ہوگا، دو حرفی شمار ہوں گے مثلاً: طاؤس، اگرچہ چار حرفی ہے مگر پانچ حرفی شمار ہوگی۔

۲۸) ہندی حروف پر چندر بندو (ँ) آتا ہے وہ شمار تقطیع نہیں ہوتا۔

۲۹) کسرہ کے اشباع سے "ی" پیدا ہوتی ہے جس سے ایک حرف کا اضافہ ہوتا ہے، شمار تقطیع ہوتا ہے۔ مثلاً:

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

یہاں جذبۂ اختیارِ سینۂ ہر جگہ اشباع کیا گیا ہے۔

۳۰) ہائے مختفی کلمہ کے آخر میں ہوتی ہے تقطیع میں شمار نہیں ہوتی بلکہ اپنے سے پہلے حرف کی حرکت کو ظاہر کرتی ہے مثلاً جامہ، نامہ، افسانہ، دیوانہ، گزشتہ۔

۳۱) نون غنہ جو اپنے پہلے حرف کی آواز میں مرکب ہو تقطیع میں ایک حرفی شمار ہوتا ہے مثلاً بندھا، دھنواں، بھنور، کنواں وغیرہ۔ بدا، دواں، بور، کواں شمار ہوں گے۔

۳۲) نون غنہ ن سے قبل الف ہو اور میم کی آواز میں بدل جاتا ہے تو اس کا شمار تقطیع میں ہوتا ہے مثلاً انبہ کو امبہ، انبساط کو امبساط، انبار کو امبار اور اگر نون غنہ سے قبل الف نہ ہو مگر درمیان میں نون میم میں بدل جائے تو اس کا بھی شمار تقطیع میں ہوتا ہے مثلاً منبر کو ممبر، منبع کو ممبع وغیرہ۔

۳۳) عربی الفاظ کی ''ی'' اور ''الف'' جو لکھنے میں آتے ہیں مگر پڑھنے میں نہیں آتے وہ تقطیع میں شمار نہیں ہوتے مثلاً فی الحال، فی الواقع، فی الحقیقت لکھے جاتے ہیں۔ تقطیع کرنے میں فل حال، فل واقع، فل حقیقت شمار ہوتے ہیں۔

۳۴) اسم فعل ہندی اور مصدر کے آخر میں الف واقع ہو تو اسے ضرورت شعری کے تحت گریا جاسکتا ہے۔ اسم ہندی خدا، اندھیرا، اجالا، اتنا، دوسرا... فعل ہندی آیا، گایا، چھایا، سویا، گرا، پڑا... مصدر ہندی آنا، جانا، دیکھنا وغیرہ۔

۳۵) ہندی اردو الفاظ کے حروف تشبیہ اور اضافت الف ضرورتِ شعری گرائے جاسکتے ہیں مثلاً ہمارا کا 'ہمار'، میرا کا 'میر'، تیرا کا 'تیر'، جیسا کا 'جیس'، سا کا 'س'، کا کا ''ک'' رہ جاتا ہے۔

۳۶) ہندی قاعدے سے بنائی گئی ہندی اردو اسما کی ''ے''، ''یں''، ''ون'' تقطیع کرتے وقت ضرورت شعری گرائے جاسکتے ہیں مثلاً ٹکڑے، ٹکر رہ جاتا ہے۔ گھورے۔ گھور، نظریں۔نظر، غزلیں۔غزل، آنکھیں۔آنکھ، قلمیں۔قلم رہ جاتے ہیں۔

۳۷) کلام موزوں میں کسی لفظ کے آخر میں چار حروف ساکن ہوں تو تقطیع میں آخری دو حروف ساقط ہو جاتے ہیں اور دوسرا ساکن حرف زحاف کا حصہ بن جاتا ہے۔

OO

# برتّ کی قسمیں اور حدود

برتّ ماتراؤں یا برنوں کی ترتیب کو کہتے ہیں یعنی بڑی یا چھوٹی ماترایا ایسی ہی برن کسی شمار مقررہ سے عبارت میں لانا۔ برتّ کی دو قسمیں ہیں ایک ماترا برت اس کو گدَ کہتے ہیں۔ دوسری برن برت اس کو پدّ بروزن گڈ بھی بولتے ہیں۔ ان دونوں میں ہر ایک کی کچھ قسمیں ہیں۔

ا) سم برت: وہ بحر جس کے ہر چرن کی ماترائیں یا ہر چرن کے برن گنتی کے حساب سے برابر ہوں۔ مثلاً:

گلے گنج مال + پھرے گُپال

سرمُورپکّش + جن کوسُرگش

یہاں ہر چرن میں لگھ گر کی ماتراؤں کے حساب سے جمع کریں تو ہر چرن میں آٹھ ماترائیں ہیں جہاں ماتراؤں کا شمار منظور ہو وہاں ایسے گنا کریں۔ مثلاً:

کنجن میں ندلالا + سنگھ لیے برج بالا

رکیل کریں سکھ کندا + مادھو گوکل چندا

یہاں لگھ گر کی ماترا جمع نہ کریں بلکہ صرف انھیں لگھ گر کو شمار کریں تو معلوم ہوتا ہے آٹھ اکثر ہر چرن میں ہیں برن گنے کا طریقہ اس طرح ہے۔

اردھ سم برت: وہ بحریں جن میں پہلے اور تیسرے چرن کی ماترائیں یا برن گنتی میں آپس میں برابر ہوں۔ دوسرے اور چوتھے چرن کی ماترائیں / برن برابر ہوں۔ مثال:

چپلا چمکت چلچت + برکھت گھن گھنگھور

پپیہا پیا پیا رٹت نت + کوکت جوبہ دِس مور

اس میں پہلے اور تیسرے چرن میں ۱۳-۱۳ ماترا اور دوسرے اور چوتھے چرن میں ۱۱-۱۱ ماترائیں ہیں۔ مثال:

مُور پکش سُوہ شیس کھوٗر بھال + چھری پرسوں ہاتھ میں گلِ گنج مالا

پیتر بَسْتُر سیام گات نیتر لال + نکنج میں لیے پھریں سنگ گوال بالا

یہاں پہلے اور تیسرے چرن میں ۱۲-۱۲ برن اور دوسرے چوتھے چرن میں ۱۴-۱۴ برن آئے ہیں:

بشم برت: وہ بحر (چھند) جس کے رکن (چرن) گنتی کے حساب سے ماترائیں یا برن تین یا تین سے زیادہ مختلف تعداد میں ہوں۔ مثلاً، برن کی مثال:

برج تو کمائے کے + مدھ نگری ہر جائے کے رہو

پرم کٹھور چت تیرو + مدن گوپال جو دین کو بسارو

اس میں پہلا چرن ۹ برن کا ہے دوسرا ۱۲ کا، تیسرا ۱۰ کا اور چوتھا ۱۳ کا۔ ان میں الگ الگ برن سنکھیا آتی ہے۔ بقول بھکاری داس چھند ارنب (بشم برت) کم مستند ہے۔

۴) جات: وہ چھند (بحریں) ہیں جو دو چھندوں یا زیادہ سے مرکب ہوں جیسے کنڈلیا چھند ایک پادا کولک اور تر بھنگی سے مرکب ہے۔

۵۔ الف) ماترا سوَیا: وہ چھند جس کا ہر چرن کم سے کم ۳۰ ماترا کا ہو اور زیادہ سے زیادہ ۳۴ ماترا کا لیکن صاحب چھند مہودھ ۳۰ ماترا سے لے کر ۳۲ تک والے چھند کو سویا کہتے ہیں اور یہی بہت صحیح ہے اس سے بڑھ کر دنڈک کہلاتا ہے۔

۵۔ ب) برن سویا: برن گن (برت) کی ایک حد سے وہ بحر جس کا ہر چرن کم سے کم ۲۲ برن کا اور زیادہ سے زیادہ چھبیس برن کا ہو۔

۶۔ الف) ماترا دنڈک۔ ماترا برت (گن) کی حد آخر کا نام ہے۔ وہ چھند (بحر) جن کے چرن ۳۲ ماترا سے زیادہ اور ۴۶ ماترا تک کے دنڈک سم برت استعمال میں ہیں جیسے چرچری چھند اگر اس سے زیادہ بھی کہو تو کوئی روکنے والا نہیں۔

۶۔ ب۔ برن ڈنڈک برن برت کی حد اخیر ہے وہ چھند جن کے چرن ۲۶ برن سے زیادہ ہوں ۵۱ برن تک ڈنڈک سم برت مستعمل ہیں۔ آگم چھند اس سے زیادہ بھی

ہوتو کوئی منع نہیں۔

مختصر یہ کہ چھندوں (بحور) کی کوئی انتہا نہیں جتنی ماترا بڑھاتے جائیں چھند بڑھتے جائیں گے۔ بحوالہ مارہرہ، ویسے چھند پر بھاکر کے ہر برن گن عنوان کے ساتھ تعداد درج ہے۔ اگر صرف ۴۰-۴۰ ماترا یا برن کا پرستار کرو دونوں قسموں کو ملا کر دس کھرب ۹۹ ارب ۶۷ کروڑ بہتر لاکھ سات ہزار نو سو سترہ (چھند) بحریں شمار میں آئیں گی۔ آج کل کمپیوٹر کا زمانہ ہے اس سنکھیا کو جب چاہو دم بھر میں نکال سکتے ہو۔ پھر ان میں ہر ایک بھید کی ترتیب وشکل از روئے لگھ گر آپ نشٹ کے قاعدہ سے بھی نکال سکتے ہیں۔

اپنے اس مقالے میں ہم عمدہ بحریں (چھند) جو ہندی اردو میں ماترا اور برن کی مستعمل ہیں، کا ذکر کریں گے۔

○○

# چھندوں (بحور) کا بیان

کیدار بھٹ وغیرہ جمہور کا اتفاق اسی پر ہے کہ چھند (بحور) سب دو اقسام کے ہیں۔ پہلی ماترا کے شمار والے جن کو ماترا برٹ کہتے ہیں۔ دوسرے حروف کی تعداد والے یعنی برن برٹ۔ بقول بھانوجگن ناتھ پرساد پر بھاکر جی کے کاویہ پر بھاکر چھندوں میں بڑے دو بھید ہیں ماترک اور ورنک پھر ان کے تین تین اُپ بھید ہیں یعنی سم، اردھ سم، وشم پھر سم کے دو بھید ہیں ایک سادھارن اور دوسرا دنڈک۔ نیچے کے شجرہ سے دیکھئے:

چھند

| ورنک گن | ماترک گن |
| --- | --- |
| وشم - اردھ سم - سم | وشم - اردھ سم - سم |
| دنڈک - سادھارن | دنڈک - سادھارن |

انہی دونوں قسموں کا ہم اب بیان کریں گے لیکن بھاسکر اُچارن کا قول ہے کہ سب چھند تین اقسم کے ہیں:

(۱) گن برٹ، (۲) ماتر برٹ، (۳) بَرَن برٹ۔ چنانچہ ہلایدھ جی اس کی تشریح میں سنسکرت زبان میں یوں کہتے ہیں:

"چھند سِتر بدِھم گنز، ماترا بَرَن بھیدات اِدِ ماریا دِودُی تیَن بتیالیَا دِتو تیَن چوِلکادُ"

ترجمہ: یعنی چھند تین طرح کے ہیں اوّل گن بھید دوم اترا بھید سوم برن بھید گن میں آریا وغیرہ اور ماترا میں بیتالی وغیرہ اور برن میں چولکا وغیرہ شامل ہیں۔ پنگل کا بیان

اس قدر ہے۔

ہم ماترا برت گن، برن برت گن چھند (بحور) کا ایک ساتھ بیان کریں گے جو اردو ہندی دونوں زبانوں میں زیادہ مستعمل و مروج ہیں اور ایک دوسرے سے بہت حد تک قریب سے ملتی ہیں، تفصیل سے کریں گے۔

دائرہ متفقہ

بحر متقارب اور بحر متدارک دائرۂ متفقہ سے نکلتی ہیں۔ یہ دونوں بحریں پانچ حرفی ہیں۔ 'فعولن' سالم رکن فعو+لن سے مرکب ہے۔ دو جزو ہونے کی وجہ سے ان کے الٹ پھیر سے دو بحریں حاصل ہوتی ہیں: متقارب اور متدارک۔

بحر متقارب

بحر متقارب فعولن بحر کو شعرائے ہندی اردو فارسی نے مترنم ہونے کے سبب خوب استعمال کیا ہے۔ یہ بحر مربع مسدس، مثمن، معشر، بارہ رکنی، چودہ رکنی اور سولہ رکنی مستعمل ہیں۔

نوٹ: اس بحر کی مزاحف بحور کو سوجھ بوجھ سے استعمال کرنا چاہیے۔ اچھے اچھے شعرا و عروض دانوں نے عروض کی مکمل واقیف نہ ہونے کی بنا پر اسے بحر متدارک سے خلط ملط کر دیا ہے جس کی وجہ سے ان کلام کام ناموزوں ہو گیا۔ بحر متقارب میں زحاف تخنیق سے کام لیا جاتا ہے اور بحر متدارک میں زحاف تسکین سے ان دونوں بحور کی پہچان دو طرح سے کی جا سکتی ہے۔

۱) مطلع اگر تقارب میں ہے تو ساری غزل بحر متقارب میں ہونی چاہیے۔ اگر مطلع متدارک میں ہے تو ساری غزل متدارک میں ہونی چاہیے۔

۲) بحر متقارب کے مزاحف آہنگوں میں فعل، فعول، فعولن، فعلن فاع (محذوف اعرج) مل جائیں گے۔ بحر متدارک میں فعلن، فعِلن بحرکت 'ع' مل جائیں گے۔ بحر متقارب میں زحاف خرم کا استعمال / عمل ہوتا ہے جو مخصوص بہ صدر و ابتدا ہے۔ جن

عروضیوں یا شعرا نے خرم کو حشوین وعروض وضرب میں استعمال کیا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ زحاف خرم سے فعولن میں ''فعو'' کا سر وتد ''ف'' ساقط ہوتا ہے ''عولن'' کو مانوس آہنگ فعلن بہ ساکن عین سے بدل لیتے ہیں حشوین میں فعْلن رکن اخرم نہیں بلکہ زحاف تخنیق سے حاصل ہوتا ہے۔ فعولن میں زحاف تسبیغ کا عمل ہوتا ہے جس سے فعولان حاصل ہوتا ہے۔ تسبیغ کا عمل عروض وضرب میں ہوتا ہے حشوین میں نہیں۔

نجمی رام پوری نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف بحر الفصاحت میں تسبیغ کا استعمال حشوین میں کئی جگہ کیا جو درست نہیں۔ مربع اوزان کوتاہ ضرور ہیں مگر ان کے استعمال میں کوئی عروضی پابندی نہیں ہے۔ ہندی کے شعرا نے یک رکنی بحر کا استعمال کیا ہے۔

متقارب بحور کے بیان سے پیشتر ضروری ہے کہ ان زحاف کا ذکر کریں جو فعولن میں عمل کرتے ہیں اور مزاحف رکنوں کی تخصیص بہ صدر وابتدا حشوین اور عروض وضرب درج ذیل ہے۔ سالم رکن بحر کے ہر رکن میں رکھا جا سکتا ہے۔

OO

# بحر متقارب

## 1-تاج ताज 8ماترا

سرلے: تان بتاتا / तान बितात

(i) بحر متقارب مربع اثرم (قبض وخرم/ثلم) سالم، فعل (اثرم)، فعون (نام) یہ اصل وزن ہے۔ زحاف تخنیق سے رعایتی وزن فعلن (اثرم) فعلن سالم مخنق حاصل ہوتا ہے۔ اردو میں دونوں کا خلط ملط جائز ہے مگر بھاشا میں نہیں۔ مثال دیکھئے:

کھیلے کھیلے، باغ میں کھیلے　　　موج باراں موجِ باراں

بادہ گساراں بادہ گساراں

(جوش ملیح آبادی، حکایت، ص95)

تقطیع مصرعہ اولی:

| فعلن | فعلن | فعل | فعولن |
|---|---|---|---|
| کھیلے | کھیلے | باغ | میں کھیلے |
| موج | باراں | بادہ | گساراں |

(ii) **پنکتی** पंक्ती: یہ برن گن برن برت پانچ اکشروں کا چھند ہے، جو ایک بھگن (SII) اور دو گرو (S-S) کے اشتراک سے وہ مرکب ہے۔ (فاعل فع فع = فعل فعولن

مثال: بھارت ورشا　دیش پنیتا　فعل فعولن

ناشت جاکے　پاتک گنگا　فعل فعولن

آنند شری پنگل پیوش، ص60 پر، دوسرا نام ہنس ہے۔

(iii) **ہنس** हंस: چھند پانچ اکشروں کا ورنک چھند ہے ایک بھگن (SII) اور

دو گرز (S+S) کے مرکب سے حاصل ہوتا ہے۔ (SII+SS) فعل فعولن مثال دیکھیے:

چھوڑ بہارے، آہ کہارے، تو ڈھگ رے ہوں، بھاج نہ جے ہوں

فعل فعولن فعل فعولن فعلن فعلن فعل فعولن

**تشریح و ترجمہ**: خدا کے واسطے چھوڑ دے آخر ہے کیا بات تیرے پاس رہوں گی بھاگ نہ جاؤں گی۔ اس کا نام پنکت اور ہنس بھی ہے۔

## 2. گنگا-गंगा 8 ماتر

سرلے: تاتا تاتا / ताता ताता

(i) بحر متقارب مربع اثرم سالم فعل (اثرم) فعولن (سالم) اصل وزن ہے۔ زحاف تخنیق سے رعایتی وزن فعلن (اثرم) فعلن (سالم مخنق) مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال دیکھیے:

تیرا گلشن سونا ہوتا میں جو بن کا بوٹا ہوتا

(مؤلف)

(ii) **کنیا** (कन्या): یہ چھند مندرجہ بالا اردو کے وزن کے مماثل ہے۔ یہ برن گن برن برت (پرتشٹا) چار برن کا چھند ہے فی چرن مگن (SSS) اور گرز (S) سے مرکب ہے۔ چھند پر بھاکر میں شری بھانو جی نے جو ص 117 پر مثال دی ہے اس پر غور فرمایئے:

مانگے کنیا، ماتا دھنیا- بولیو کنسا ناسوں دھنسا

اور پنگل پیوش نے بھی 59 پر جو مثال دی ہے:

ماتا سوئی، بھوپے دھنیا- مانیا جا کی، سیتا کنیا

سمیع اللہ اثری نے اپنی تصنیف اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان میں اس بحر کا نام بحر متقارب اثلم بتایا ہے جو درست نہیں۔ اثلم زحاف صدر و ابتدا کے لیے مخصوص سے حشوین میں اس کا کیا کام؟

**نوٹ**: اس بحر کو بحر متدارک مربع مخبوں مسکن بھی کہتے ہیں۔ فعلن (مخبوں مسکن) فعلن (مخبوں مسکن) نیز اس بحر کا عربی فارسی میں نام فعلن (اثرم) فعلن (سالم مخنق) بھی

ہے۔مثال اور تقطیع دیکھئے:

| ماتا | سوئی | بھوپے | دھنیا |
|---|---|---|---|
| فعلن | فعلن | فعلن | فعلن |

شری بھانو جی کی جو مثال پیش کی گئی ہے اور پنگل پویش کے مصاریع کی تقطیع آپ کریں گے۔

نوٹ: اردو میں اصل وزن فعل فعولن اور رعایتی وزن فعلن فعلن کا خلط ایک نظم میں جائز ہے۔

## 3. نرگس-नरगिस 8 ماتر

सरले: تاتا بتان / ताता वितान

(i) بحر متقارب مربع اثلم / مقصور۔فعلن فعول مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار مثال:

دیکھا زمانہ، ہے بس فسانہ

(ii) **چھوی** (छवि): یہ ماترک چھند۔آٹھ ماترا کا ہے جس کے آخر میں جگن (ISI) آتا ہے۔'یگ وانی' میں ستمر انند پنت نے اس کا استعمال کیا ہے۔یہ مندرجہ عربی فارسی بحر کے مماثل ہے۔مثال غور فرمایئے:

| اگیان | چورن | فعلن | فعول |
|---|---|---|---|
| ہوگیان | پورن | فعلن | فعول |
| مانو | سموہ | فعلن | فعول |
| ہوایک | دیوہ | فعل | فعول |

آخر میں جگن آتا ہے (ISI) فعول۔

اس کا ماترک نام مدبھار اور چھب بھی ہے۔

(iii) مدبھار کی مثال دیکھئے: فی چرن 8 ماترا جن میں آخر جگن ہو۔

نٹ ور سبھیکھ       برج بڈھن دیکھ
لگت نہ نمیکھ       من چتر لیکھ

**تشریح و ترجمہ:** کرشن کی وضع داری دیکھ کر برج کی عورتیں حیرت سے تصویر ہو گئیں۔ مصرعہ کے آخر میں جگن (ISI) فعول آیا ہے۔

## 4. مبارک-मुबारक 8 ماترا

सरले: بتا تا بتا / विताता विता

بحر متقارب مربع سالم محذوف الآخر فعولن (سالم)، فعل (محذوف) مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار مثال:

چمکتے رہو دمکتے رہو
گلے آملو کے دل بھی کھلے (مولف)

حفیظ جالندھری نے اس بحر کو بحر مضارع سے ملا کر استعمال کیا ہے۔ مثال:

لو پھر بسنت آئی - پھولوں میں رنگ لائی مفعول فاع لاتن
چلو بے درنگ فعولن فعل
لب آب گنگ فعولن فعل
بجے جل ترنگ فعولن فعل
لو پھر بسنت آئی - پھولوں میں رنگ لائی مفعول فاع لاتن
(بسنتی ترانہ نغمہ راز، ص 95)

(ii) **اکھنڈ** (अखण्ड): یہ مندرجہ بالا اُردو بحر کے مماثل ہے۔ اس میں ایک پنچ کل اور ایک تر کل آتا ہے۔ مثال اوپر درج ہے۔

(iii) **کیر** (कीर): مندرجہ بالا عربی فارسی بحر کے مماثل ہے۔ یہ برن گن برن برت 'سوپر تشٹھا' 5 برن کے تحت آتی ہے اس میں 8 ماترائیں ہیں۔ فی چرن یگن (ISS) لگھو گرو (IS) مثال:

جپو رام کو تجو کام کو
دھرو دھیر کو ہرو پیر کو (اُتم، بحوالہ قواعد العروض)

**ترجمہ و تشریح:** رام کو یاد کر۔ آرزو حصول لذت کے شوق کو چھوڑ دنیک

چلن، بنو دکھ درد کو دور کرو۔

## 5. گلبن-गुलबन

سر لے: تا تا بتا تا / ताता विताता

(i) بحر متقارب مربع اخرم (اثلم) سالم، فعلن (اخرم) فعولن (سالم) مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔

حفیظ جالندھری نے کئی نظموں میں اس بحر کو استعمال کیا۔ 'برسات' کے تحت مثال غور فرمائیے:

کوہ و دمن پر
دشت و چمن پر
دوشیزہ جوبن
بے ساختہ پن
دلکش فضائیں
ٹھنڈی ہوائیں

تقطیع فعلن فعولن میں آپ کر کے دیکھئے (برائے مشق)۔

**نوٹ:** ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے اس بحر کا نام متقارب مربع اثلم بتایا ہے، جو درست نہیں۔ اسے مربع اثلم (اخرم) سالم کہنا چاہیے۔

(ii) **گنگ** (गंग): یہ ماترک چھند 9 ماتراؤں کا ہے جس کے آخر میں دو گز (SS) ہوتے ہیں۔ مثال:

رادھا کہو رہے شیا مار ٹورے
کرشنا بجھورے دھند ھا تجورے

تقطیع: رادھا (فعلن) کہورے (فعولن) شیاما (فعلن) رٹورے (فعولن)

یہ مندرجہ بالا عربی فارسی بحر کے مماثل ہے۔

(ii) **ھاریت** हरियत: یہ چھند برن گن 5 برن سوپر تشٹا کے تحت آتا ہے۔ فی

چرن تگن +2 گرو (SSI+SS) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ سکھ دیو کی مثال دیکھئے:

توپے کنھائی، میں یاہ لائی

جو یوں کبھی ہے، تو پھیر ای ہے

تقطیع: توپے (فعلن) کنھائی (فعولن) میں یا (فعلن) ہ لائی (فعولن)

**تشریح و ترجمہ**: اے شری کرشن میں تیرے پاس اُس عورت کو لائی ہوں اگر یوں ہی چھیڑے گا تو بھلا پھر آئے گی۔ اس بحر کو ہاری بھی کہتے ہیں۔

## 6. چمپا-चम्पा 10 ماتر

سرلے تاتاوتاتان / ताता विताताान

(i) بحر متقارب مربع اخرم (اثلم) مسبغ، فعلن (اخرم) فعولان (مسبغ) مصرعہ میں ایک بار۔ آپ نے زحافات کے تحت غور کیا ہوگا کہ سالم رکن میں تسبیغ کا عمل نہیں ہونا چاہیے۔ مسبغ سے سبب خفیفہ سالم رکن میں آخر سبب کے حرف متحرک کے بعد ایک حرف الف ساکن کا اضافہ کیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں آخری رکن میں دو ساکن حروف وجود میں آجاتے ہیں۔ تقطیع میں ایک حرف کو موقوف کر دیا جاتا ہے اور شمار تقطیع نہیں ہوتا۔ جب شمار تقطیع نہیں ہوتا تو پھر ایک حرف کا اضافہ کیا معنی؟

مگر بھاشا میں ایسا نہیں ہوتا نیز بھاشا میں آخری حرف متحرک بھی آسکتا ہے۔ اردو میں متحرک الآخر حرف لانے کے لیے مہارت چاہیے۔ حفیظ جالندھری نے اپنی نظموں کو بحر میں استعمال کیا ہے: مثلاً:

اے رونے والے اے فاتحہ خواں

یہ سرزمیں ہے شہر خموشاں

سوئے پڑے ہیں ہستی کے طوفان

غم ہائے امروز فردا کے ارمان

ناکامی دوش

خاموش خاموش

(نیندوں کی بستی، سوز و ساز، ص133)

(ii) **دیپک** (दीपक): یہ دس ماتراؤں کا چھند ہے، جس کے آخر میں ایک اکشر لگھو آتا ہے۔ مثال غور فرمائیے:

جے جیت جگ بند من کومدی چند

ترلوک ابنیپ دشرتھ کل دیپ

**تشریح و ترجمہ**: جسے دنیا پوجتی ہے یعنی سب کا معبود ہے سب عابد نیلوفر ہیں اور وہ چاند ہے۔ نیز تینوں لوکوں کا زمین دار ہے دشرتھ کے کنبے کا چراغ ہے اس کی جے ہو۔

(iii) منتھان (मान्थन): ورنک برن گن برن پرت 6 برن گائتری کے تحت آتا ہے۔ دو تگن (SSI+SSI) کے مرکب سے حاصل ہوتا ہے۔

مفعول + مفعول = فعلن فعولان

مثال: تا تا دھر و دھیر = میں دیت ہوں کھیر

جانے نہ نادان = دھاریو جو منتھان

(شری پنگل پیوش، ص63، نیز چھند پربھاکر، ص122)

(iv) **جیوتی** (ज्योति) ماترک چھند جس میں 2 تگن رکھ کر 10 ماترائیں بنتی ہیں۔ مندرجہ بالا اردو بحر کے مماثل ہے۔

## 7. چمیلی-चमेली 10 ماترا

سرلے بتاتا بتاتا / वितात वितात

(i) بحر متقارب مربع سالم، فعولن فعولن مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال:

بڑی تھی توقع فعولن فعولن

نہ تو نے دیا کچھ فعولن فعولن

بوقت ضرورت فعولن فعولن

نہ ہرگز ملا کچھ فعولن فعولن

تو چھپ کر بھی ہرگز فعولن فعولن

نہ کرنا معاصی فعولن فعولن
خدا سے نہ کندن فعولن فعولن
ذرا بھی چھپا کچھ فعولن فعولن

مؤلف

(ii)**سنکھیاناری**(संख्यानारी): یہ چھند برن گن برن برت (گائیتری) کے تحت آتا ہے۔دوبگن (ISS+ISS) کے مرکب سے حاصل ہوتا ہے۔مثال غور فرمایئے:

کتنے رین جاگے نہارو نہ سوہیں
جھپے نین دیکھو . اونیندے اُجر ہیں

**تشریح و ترجمہ**: رات کہاں بسر کی جو آنکھیں چراتی ہو۔آلود نظروں سے دیکھتی ہو جواب تک نیند سے بھری ہیں۔

تقطیع: کتے رئے (فعولن) ن جاگے (فعولن) نہارو (فعولن) نہ سوہیں (فعولن)

یہ چھند مندرجہ اردو چھند کے مماثل ہے۔اس چھند کا دوسرا نام سوم راجی بھی ہے۔

## 8. غنچہ गुंचा 12 ماترا

سرلے: تاتا-تاتا-تاتا / ताता–ताता–तात

(i) بحر متقارب مسدس اثرم مقبوض سالم، فعل فعول فعولن اصل وزن میں عمل تخنیق سے تین رعایتی وزن حاصل ہوتے ہیں، جن کا ایک نظم اردو فارسی میں خلط جائز ہے۔مگر بھاشا میں نہیں۔بھاشا میں چھند بحر کے الگ الگ نام ہوتے ہیں۔

| فعلن | فعلن | فعلن |
|---|---|---|
| اثرم | مقبوض مخنق | سالم مخنق |

مثال دیکھئے:

ترا گلشن نیارا تُو ہے اس کا مالی
ہم سب اس کے بوٹے تُو اس کا رکھوالی
تیرے سب گن گاتے پتا بوٹا بالی

تری ساری دنیا تُو اس کا ہے والی

(مؤلف)

تقطیع: فی مصرع تین بار فعلن

(ii) **ودلیکھا** (विद्युल्लेखा): یہ 6 برن گن برن برت گائتری کے تحت آتا ہے، جو دومگن (SSS+SSS) کا مرکب ہے۔ دومگن سے تین فعلن فعلن فعلن حاصل ہوئے۔ یہ عربی فارسی کی مندرجہ بالا بحر کے مماثل ہے۔ مثال دیکھئے:

میں ماٹی نا کھائی تقطیع: مفعولن مفعولن / فعلن فعلن فعلن

جھوٹے گوالا بھائی مفعولن مفعولن / فعلن فعلن فعلن

موں وایو ماں دیکھا مفعولن مفعولن / فعلن فعلن فعلن

جوتی وِدیل لیکھا مفعولن مفعولن / فعلن فعلن فعلن

(بھانوکوی، ص 121)

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے فارسی عربی بحر کا نام بحر متقارب مسدس اثلم بتایا ہے جو درست نہیں۔ اثلم زحاف صدر و ابتدا کے لیے مخصوص ہے حشوین اور عروض و ضرب میں اس کا کیا کام؟

(iii) **بدّل لیکھا** (बदललेखा): یہ چھند دومگن برن گن برن برت گائتری کے تحت آتا ہے، جو (SSS+SSS) کے مرکب سے حاصل ہوتا ہے۔ مثال:

ترے پاچھے کو ہے واکی شوبھا جو ہے

واہی جیوا دھیاوے یہاں لوکیوں ہوآوے

**تشریح و ترجمہ**: ترے پیچھے کون عورت ہے۔ اس کا حسن میں نے دیکھا۔ اسی کو دل چاہتا ہے کہ کسی طرح وہ یہاں آئے۔ سکھ دیو۔ اس کا نام شیش راج بھی ہے۔

**نوٹ**: دومگن (SSS+SSS) تین فعلن کے برابر ہے۔ (SS+SS+SS)

## 9. گلشن 14 ماترا गुलशन

سرلے: تاتا، تاتا، تاتاتا / تا۔تا

ताता–ताता–ताताता / ता–ता

(i) بحر متقارب مثمن اثرم (فعل) مقبوض (فعول) مقبوض (فعول) محذوف (فعل)/ مقصور (فعول) اصل وزن ہے۔ عمل تخنیق سے رعایتی اوزان نکلتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

1. فعل فعولن فعلن فع/فاع گزرے جو ہم پر کیا کہوں
2. فعل فعولن فعل فعل/فعول مری کدورت سنگ دلی
3. فعلن فعلن فعلن فع/فاع خاک اور پتھر کیا کہویں
4. فعلن فعل فعولن فع/فاع
5. فعل فعول فعولن فع/فاع
6. فعلن فعل فعول فعل/فعول
7. فعلن فعلن فعل فعل/فعول پھرتا ہے وہ ماہ کہاں

(کلید عروض، 2010، ڈاکٹر زار علامی)

مثالیں میں اوپر آپ نے دیکھا (وزن نمبر 1، 2، 3 اور 7 ایک مثنوی کے اشعار ہیں) اشعار میں جو کئی بحور میں خلط ملط ہیں۔ ان کا خلط اردو بحور میں جائز ہے، مگر بھاشا میں نہیں۔ بھاشا میں ہر بحر کا نام الگ ہوتا ہے۔ وزنمبر 3 بحر گلشن کی مثال ہے۔

(ii) **ششیا چھند** (शिष्या): یہ ماترک چھند ہے 14 ماتراؤں کا جس میں دوگن یک گرو (S+SSS+SSS) کے مرکب سے حاصل ہوتا ہے جس کا وزن تین بار فعلن اور ایک بار فع۔ ششیا چھند اردو فارسی کی بحر نمبر 3 کے مماثل ہے:

| فعلن | فعلن | فعلن | فع |
|---|---|---|---|
| اثرم | مقبوض مخنق | مقبوض مخنق | محذوف مخنق |

سمیع اللہ اشرفی نے اس بحر کا نام بحر متقارب مثمن اثلم ابتر یاالآخر بتایا ہے جو درست نہیں۔ ششیا کی مثال دیکھیے:

| | | |
|---|---|---|
| شد آتما | تھا گیانی | تھا |
| پرانوں کا | بھی دانی | تھا |
| اونچا ہمن | دوپانی | تھا |

| رانا سچ | جا مانی | تھا |
|---|---|---|
| مفعولن | مفعولن | فع |

(شری پنگل پیوش، ص 65، بحوالہ اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان، ص 81)

## 10. رنگ گلستاں 10 ماترا रंगे—गुलसिता-

سرلے: تان بتاتا، تاتا تا / तान बाताता, ताता ता

(i) بحر متقارب مثمن اثرم (فعل) مقبوض (فعولن)، مقبوض مخنق (فعلن) محذوف (فع) یہ اصل بحر کا پہلا رعایتی وزن ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ اصل وزن سے عمل تخنیق سے سات نکلے ہیں۔ سب کا ایک نظم میں خلط ملط جائز ہے۔ ہم نے رعایتی وزن کی بھی مثالیں دی تھیں اور رعایتی نمبر 1 کی بھی مثال وہاں دی۔ وہی مثال پھر دیکھئے:

گزرے جو ہم پر کیا کہوں        پوچھ نہ دلبر کیا کہوں

(کلید عروض، ص 199)

**نوٹ:** سمیع اللہ اشرفی نے اپنی تصنیف اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان میں بحر کا نام بحر متقارب مثمن اخرم مخنق محذوف الآخر دیا اور ارکان فاع فعولن فاع فعل دیے جو درست نہیں۔

'فاع' محذوف واعرج ہے جو عروض وضرب میں آتا ہے نہ کہ صدر میں۔

اثرم قبض وخرم/اثلم ہے صدر وابتدا میں آتا ہے جس میں فعل 'ل' متحرک ہوتا ہے مگر فاع کا 'ع' ساکن ہے، اس لیے 'فاع' صدر وابتدا یا حشوین میں نہیں رکھا جا سکتا۔

(ii) **من مدھیا** (मणिमध्या): یہ برن گن برن برت 9 برن چودہ ماترا کا چھند جو بھگن مگن سگن (SII+SSS+IIS) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ مثال:

| بھام س | پوجا کا | رج جو |
|---|---|---|
| فاعل | مفعولن | فعلن |
| پرات کئی | سیتا | سَرجو |
| فاعل | مفعولن | فعلن |

(بھانو شری چھند پربھاکر، ص 128)

## .11 بلبل-बुलबुल 16 ماترا

سرلے: تاتا چار بار / ताता चार बार

( i ) بحر متقارب مثمن اثرم (فعل) مقبوض (فعول)، مقبوض (فعول)
سالم (فعولن) میں زحاف تخنیق سے 7 اوزان وارد ہوتے ہیں، جن میں وزن نمبر 5:

| فعلن | فعلن فعلن | فعلن |
|---|---|---|
| اثرم | مقبوض مخنق | سالم مخنق |

'ع' ساکن ہر رکن میں ہے اس وزن کو سمیع اللہ اشرفی نے بحر متقارب مثمن اثلم کہتے ہیں۔ ساتوں اوزانوں کا خلط اردو بحر میں جائز ہے مگر بھاشا میں نہیں۔ میر کی مثنوی کے شعر دیکھیے:

| | | |
|---|---|---|
| گل آشفتہ اس کے رو کا | سنبل اک زنجیری مو کا | یہ وزن نمبر 5 |
| جب وہ چہرہ تابندہ ہو | ماہ دو ہفتہ شرمندہ ہو | یہ وزن 5-4 ثانی مصرعہ |
| تراجیون سونا ہوتا | میں جوبن کا بوٹا ہوتا | مؤلف، وزن نمبر 5 |
| جیون کٹ جاتا یہ بے غم | اور کبھی کچھ لوٹا ہوتا | وزن 5، ثانی مصرعہ وزن 4 |

نیز اور کچھ میر کی مثنوی کے اشعار بحر نمبر 9 'گلشن' میں بھی بطور مثال دے دیے ہیں۔ ان کی تقطیع آپ کیجیے مشق ہو جائے گی۔

**نوٹ:** وزن نمبر 5 جس کا نام سمیع اللہ اشرفی نے بحر متقارب مثمن اثلم بتایا ہے اس سے ہم اتفاق نہیں رکھتے ہیں کیوں کہ زحاف اثلم اخرم صدر و ابتدا کے لیے مخصوص ہے۔ اس کا حشوین و عروض و ضرب میں عمل نہیں ہوتا۔

(ii) **پج جھٹک** (पज झटिका): بھاشا کا یہ آہنگ مندرجہ بالا بحر کا نمبر 5 ہے، جس میں 16 ماترائیں آتی ہیں (ویسے ساتواں رعایتی بحور، 16 ماتراؤں کی ہے) ان میں ماتراؤں کی ترتیب مصرعہ کے نیچے درج ہیں۔ 8+ گرو +4+ گرو اس ترتیب میں جگن (ISI) فعول نہیں آنا چاہیے۔ سمیع اللہ اشرفی نے مثال اور ترتیب ماترا اس پرکار ہیں۔ مثال:

حاصا ململ نینو لٹھا مخمل ساٹن گوٹا پٹھا

SS + SS + IIII + SS SS + SS + IIS + IIII

اس ترتیب میں جگن (ISI) فعول نہیں ہے یا ماترائیں 16 برن میں ہیں۔

(iii) **پرجلیا** (परजलिया) : ماترک چھند ہے فی چرن 12 ماترا پھر جگن (ISI) سے مرکب ہے۔ مثال دیکھئے:

نیر دھر برسیس ال گھنگھور نیل کنٹھ پک جھر کت مور

پیتم بن ناہن پرت چین دیت دکھ ناپرنت اوٹھ مین

**تشریح وترجمہ**: اے سکھی گھنگھور گھٹا برس رہی ہے۔ مور، پپیہا اور جھینگر شور مچا رہے ہیں۔ پیا کے بغیر مجھے چین نہیں پڑتا۔ اس پر غضب یہ کہ گھڑی گھڑی جوش جوانی ستاتا ہے۔ یہ چھند بھی مذکورہ بالا چھند کے مماثل ہے۔

**نوٹ**: بحر متدارک مثمن مخبوں مسکن بھی اسے کہتے ہیں۔

## 12. رنگ بہاراں रंगे—बहारॉं 16 ماترا

سرلے: تان بتاتا تان بتاتا / तान विताता ता तान वितात

(i) بحر متقارب مثمن اثرم (قبض وخرم) فعل، مقبوض (فعول) مقبوض (فعول) سالم (فعولن) اصل وزن عمل تخنیق سے سات اوزان حاصل ہوتے ہیں۔ نمبر 2 وزن:

فعل فعولن فعل فعولن

اثرم مقبوض مقبوض مخنق سالم

اردو میں ساتوں اوزان کا ایک نظم میں خلط جائز ہے، مگر ہندی میں نہیں۔ ہندی میں چھند کا نام الگ الگ ہوتا ہے۔ مثال:

خواب وخورش کا نام نہ آیا ایک گھڑی آرام نہ پایا

(مثنوی میر، بحوالہ کلید عروض ص 98)

**نوٹ**: اصل بحر سے جو سات رعایتی اوزان نکلے ہیں ہماری تصنیف 'عروض پنگل وخلیل'' 133 میں دیکھ سکتے ہیں۔

تقطیع مصرعہ اولیٰ خاب (فعل) خرش کا (فعولن) نام (فعل) نہ آیا (فعولن) دوسرا مصرع مشق کے لیے ہے۔

(ii) **چمپک مالا** (चम्पक माला): عربی فارسی کی مندجہ بالا بحر کے مماثل بھاشا میں چھند چمپک مالا ہے۔ یہ برن گن برن برت دس برن (پنکت) کے تحت آتا ہے۔ فی چرن بھگن مگن سگن گرو کے اشتراک سے (SII+SSS+IIS+S) مرکب ہے۔ دس اکشروں کا یہ چھند پانچ پانچ وقفہ کا اصول ہے۔ اس بحر میں شکست نہ روا کی اجازت نہیں۔ اچاریہ بھانو نے چھند پربھاکر نے ص 132 پر جو مثال دی ہے:

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| بھومی | سگی | نامان | ورتھا | ہیں | فاعل | مفعولن | فِعلن | فع |
| کرشن | سگو ہے | یا | جگ | ما ہیں | فاعل | مفعولن | فعلن | فع |
| تا | ہی | رجھئے | جیوں | برج بالا | فاعل | مفعولن | فعلن | فع |
| ڈار | لگے | میں | چمپک | مالا | فاعل | مفعولن | فعلن | فع |

**تشریح وترجمہ:** تو فضول اس زمین کو سگی مت مان، اس سنسار میں شری کرشنا سچے سگے مددگار ہیں۔ برج کی عورتوں کی طرح برج کے مالک کو چمپک پھولوں کی مالا پہنا کر خوش کرنا چاہیے۔ اس چھند کا دوسرا نام 'روپ وتی'، 'رکم منی' بھی ہے۔ بھکاری داس نے اس چھند کے 9 برن مانے ہیں۔ کیجیے ہی کو چمپک مالا' مگر یہ علم عروض کے مطابق نہیں۔

## 13. گجردم गजर दम-18 ماترا

سرلے: بتا تا تین بار بتا ایک بار / विताता विताता विताता विता

(i) بحر متقارب مثمن سالم محذوف الآخر / مقصور الآخر فعولن فعولن فعولن فعل / فعول۔ ڈاکٹر بیدار سرس نے اس بحر کا نام بحر متقارب مثمن محذوف لکھا ہے۔ اگر سالم محذوف الآخر لکھ دیتے تو درست تھا۔ موصوف نے اوزان درست دیے فارسی اردو میں محذوف الآخر مقصور الآخر کا خلط جائز ہے مگر بھاشا میں نہیں۔ محذوف الآخر کی مثال ملاحظہ فرمائیے:

کروں اس کی تعریف کیسے رقم    کہاں سے لیں ایسے دوات وقلم

یہ کندن کی آخر میں ہے التجا　　آئی رہنا ہرگز نہ مجھ سے خفا

(ارمغان کندن، مثنوی لذت عشق)

(ii) **بھجنگی** (भुजंगी) : فارسی عربی کی مندرجہ بالا بحر کے مماثل بھاشا میں یہ چھند برن گن برن پرت (ترشٹپ) یہ تین بار یگن (ISS) اور لگھو گرو (ISS+ISS +ISS+IS) سے مرکب ہے۔ مثال غور فرمائیے:

نہ مادھو لیکا لیش بھی پار ہے　　مہا بھود بھاگیرتی سی بھری

کروسنسان جاؤ سبھی شانتی سے　　ملے مکتی ایسی نہ پائے یتی

(شیاما کانت پاٹھک، ص 224، بحوالہ بیدار سرس)

دیگر:

یہی وائکا تھی یہی تھی مہی　　یہی چندر تھا، چاندنی تھی یہی

یہیں دلکی میں لیے گود میں　　اسے چھیڑتی تھی مہا مود میں

(منتقلی شرن گیت ساکیت سرگ 9، ص 326)

(iii) **شکتی** (शक्ति) : یہ چھند بھجنگی اور چندر یکا کی ورت پر ہوتا ہے۔ اس چھند کی پہلی چھٹی گیارہویں اور سولہویں ماترا متحرک ہوتی ہے اس کی تعمیر میں تین + تین + چار + تین + پانچ اٹھارہ ماترا ہوتی ہیں۔ آخر میں سگن (IIS) رگن (SIS) ونگن (III) آئے اور شروع میں لگھو ہو اور چھند چندریکوں کی چال نگن نگن تگن تگن گرکی ہوتی ہے۔ (III+III+ SSI+SSI+S) اس میں پہلی چھٹی گیارہویں اور سولہویں مار متحرک ہے۔ مثال:

شِوا شمبھو کے پاؤں پنکج کہوں　　ونا یک سہایک سبھے دن چھوں

بھجوں رام آنند کے کند کو　　دیا جن حکم پون کے نند کو

(کاویہ پربھاکر، ص 22)

**نوٹ:** اچاریہ بھانو جی نے فارسی مثال جو شکتی چھند کے تحت دی ہے:

کریما ببخشائے برحالما　　کہ ہستم اسیر کمند ہوا

(ii) شکتی کا ماترک روپ مثال دیکھئے:

نین میں تمھیں اور بھرلوں رکو  پر یہ! میں تمھیں پیار کرلوں رکو
ہردیہ میں ابھی پیاس کتنی بھری  کہاں تم چلی بول دو سندری

(چندا کر ادھرت ادھونک ہندی کاویہ میں چھند یوجنا، ص 271، بحوالہ بیدار سرس)

(iii) **چندریکا**: اردو فارسی کی مندرجہ بالا بحر سے ملتا جلتا چھند بھاشا میں چندریکا ہے۔ یہ 13 برنوں کا برن گن برن برت (جگتی) کے تحت آتا ہے یہ نگن نگن تگن تگن گرو کے اشتراک سے مرکب ہے۔ (III+III+SSI+SSI+S) سات چھ پر وقفہ کا دستور ہے اس بحر کے بھاشا میں اور کام اتپلینی ودھت کوٹل گیتی بھی ہیں۔ مثال:

نہ نت تگی کہوں آن کے دھاورے، بھجو ہر گھڑی رام کو باورے
لکھن جُت بھجومات سیتاستی، ودن وَتی لکھی چندریکا لاجتی

(اچاریہ بھانو کاویہ پربھاکر، ص 38)

## 14. چمپا چمیلی-चम्पा चमेली

سرلے: تاتا بتا تا ہما تہ بتا تا / ताता विताता सविता विताता

(i) بحر متقارب مثمن اخرم (اثلم) مقبوض سالم سالم فعلن فعول فعولن فعولن اصل وزن ہے۔ عمل تخنیق سے رعایتی وزن فعلن (اخرم) فعولن (مقبوض) فعلن (مقبوض مخنق) فعولن (سالم) حاصل ہوتا ہے۔ مصرعہ میں ایک بار۔ رعایتی وزن کو ڈاکٹر بیدار سرس نے اپنے مقالہ میں بحر متقارب مثمن اثلم/اخرم سالم دیا ہے۔ یہ نام کہاں تک درست خود فیصلہ کریں اخرم صدر وابتدا کا زحاف ہے حشو میں اس کا کیا کام؟ فعلن حشو میں عمل تخنیق سے آیا ہے۔ موصوف نے زحاف تخنیق کا ذکر نہیں، مثال دیکھئے:

دنیائے دل میں ارمان بسے ہیں

(کنہیالال ماتھر آئینہ عروض وقافیہ، ص 69، عروض پنگل وخلیل، ص 134)

تقطیع آپ کریں، مشق کے لیے ہے۔

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے اس بحر کا نام بحر متقارب مثمن اثلم سالم دیا ہے جو درست

نہیں ہے۔ ثلم اخرم صدر وابتدا ہے۔

(ii) **اندر بجرا** (इन्द्र बज्रा): یہ برن گن برن برت 'ترشٹپ' کے تحت آتا ہے جو دو تگن، جگن دو گرو کے مرکب سے حاصل ہوتا ہے۔ (SSI+SSI+ISI+SS)

فعلن فعولن فعلن فعولن حشو دوم فعلن یہ ع حرکت سے دو متحرک ساتھ ہو جاتے ہیں۔ بھاشا دو لگھو گرو کے برابر کرنے کی اجازت ہے۔ مثال دیکھئے:

کو ریجھ کے روکن کو نہ دورے　　آبھا کچھو آنن آج اورے

جاررن کہوں جامن جام جاگے　　نینا منور وچن رنگ پاگے

(بحوالہ قواعد العروض، ص405)

**تشریح وترجمہ:** کون ایسا ہے جو گرو ہو کر تم کو روکنے نہ دوڑے، کیوں آج تمہارے رخسار کا رنگ اور ہی ہے۔ تم چار پہر رات کہیں جاگے ہو اسی سبب سے آنکھیں لال ہیں۔

**نوٹ:** سمیع اللہ اشرفی نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف میں اس بحر کو، بحر ہزج مثمن اخرب ومخنق مکفوف مقبوض ابتر کے برابر یعنی مفعول مفعول مفاعلن فع اٹھارہ ماترک بتایا ہے۔

(iii) **مہندروجرا** (महेन्द्र वज्रा): یہ 18 ماتراؤں کا چھند ہے جو اندروجرا برن گن کا ماترک روپ ہے۔ اس بحر (چھند) کے آخر میں گرو آتا ہے جو 'نوک پرور' تگن گرو گرو (SSI+SS) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کی پانچویں اور چودھویں ماترا ہمیشہ لگھو ہوتی ہے یعنی (SSISS/+SSISS)۔ مثال:

ٹوٹے بونڈر چتا نہیں ہے　　گرچہ سمندر چتا نہیں ہے

برسیں انگارے چتا نہیں ہے　　ہمت نہ ڈھلی تیری کبھی ہو

(رام اقبال سنگھ راکیش، ہندی کاویہ چھند یوجنا، ص9، بحوالہ بیدار سرس، ص272)

## 15. गुलसिताँ-گلستاں

सरले: چار بار بتاتا / चार बार विताता

(iii) بحر متقارب مثمن سالم فعولن۔ فعولن مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال:

چلا آ چلا آ جو ہے پاس الفت　　کھنچا آ کھنچا آ کہ راحت یہیں ہے

| | |
|---|---|
| یہاں ہم کو بھی ہوش اپنا نہیں ہے | وہاں تم تصور میں کھوئے ہوئے ہو |

(مؤلف، ارمغان کندن، ص17)

تقطیع: چلا آ (فعولن) چلا آ (فعولن) جو ہے پا (فعولن) س الفت (فعولن) باقی مصرعے مشق کے لیے ہیں۔ تقطیع آپ کریں۔

(ii) **بھجنگپریادت** (भुजंग प्रयात): مذکورہ بالا عربی فارسی بحر (چھند) کے مماثل ہے۔ اس کی فی چرن چار یگن (ISS) آتے ہیں اس کو بھجنگی بھی کہتے ہیں۔ یہ برن گن برن برت 'جگتی' کے تحت آتا ہے۔ مثال:

| | |
|---|---|
| مُندی ہوئے ڈھری پریت دوؤ گھاڑیں | جہیں پاویں تہیں ہونہاریں |
| لکھے نند کو نند آنند میرے | کچھو ہوئے لجو ہیں یہی نین ٹیرے |

(سکھ دیو)

**تشریح و ترجمہ:** جس وقت رادھا اور کرشن موقع پاتے ہیں تو ایک کو ایک دیکھنے سے لگتا ہے اور اپنی اپنی پوشیدہ محبت کا اظہار کرتا ہے اور کچھ کچھ شرمندہ ہو کر رادھا کی آنکھیں بزبان حال کہتی ہیں کہ شری کرشن کے نظارے سے ہم خوش ہیں۔

(ii) **بھجنگ پریاتا** (भुजंग प्रयाता): عربی فارسی کی مذکورہ بالا کے مماثل یہ چھند ماترک 20 ماتراؤں کا ہے اس میں پہلا چھٹا گیارہواں سولہواں حرف متحرک ہے۔ ماترک چھند کی مثال دیکھیے:

| | |
|---|---|
| مجھے سرودا مکتی پاتی نہیں | تجھے بند بادھا ستاتی نہیں ہے |
| مجھے کیوں نہیں آپدا سے چھڑاتا | پربھو شنکر انند آنند داتا |

(پنڈت ناتھ رام شرما شنکر)

دیگر:

| | |
|---|---|
| پھرے آپ تین نا کبوں بندھی میری | بچوں میں پربھو تین یہی ناتھ جوڑی |
| جوڑے نا کدا بھولی کیسے سنگ تا کو | بھجنگ پریات پماچت جا کو |

(تلسی داس رمائن، بحوالہ کاویہ پربھاکر ص36)

**ترجمہ وتشریح:** میں سب سے زیادہ طاقتور پرماتما سے ہاتھ جوڑ کر یہی مانگتا ہوں کہ آپ سے میرا دھیان نہ پھرے۔ یعنی میں آپ سے کبھی بھی منہ نہ موڑوں اور جس چیت سانپ کی گتی کے سدرش کٹل ہو اس کی سنگت مجھے بول کے بھی نہ حاصل ہو۔

**نوٹ:** اس بحر کو اگر ڈیوڑا کریں یعنی چھ رکن فی چرن تو اس نام 'کریڑا چکر' ہے اور دوگنا (مضاعف) کریں تو مہا بھجنگپریات کہلاتا ہے۔

## हिमाला-ھمالہ .16

سرلے: بتاتا 3 بار + بتاتاں / वितात 3 बार + वितातन

(i) بحر متقارب مثمن سالم مسبغ الآخر فعولن فعولن فعولن (سالم) فعولان (مسبغ)

سالم ومسبغ کا خلط اردو میں جائز ہے۔ مگر بھاشا میں نہیں۔ مثال دیکھیے:

جدائی میں آتی ہے ہردم تری یاد
(طالب ہاتھری آئینہ عروض وقافیہ، ص 69)

تقطیع آپ کریں۔

**نوٹ:** سالم رکن میں مسبغ واذالہ الآخر درست نہیں۔ کیوں کہ آخری رکن میں دو حرف ساکن آتے۔ اردو میں آخری حرف کو متحرک لانا ٹیڑھی کھیر ہے اس لیے صلاحیت درکار ہے۔ مگر بھاشا میں، سنسکرت میں آخری حرف محترک آسکتا ہے عربی زبان کی طرح۔

(ii) **کندک** (कुंदक): مذکورہ بالا اردو چھند (بحر) کے مماثل بھاشا میں 'چھند کندک' یہ 13 برن گن برن برت 'پرت جگتی' کے تحت آتا ہے۔ یہ چھند بھجنگ پریات پر ایک حرف لگھو کے اضافہ سے وجود میں آتا ہے۔ مثال دیکھیے:

گھنے کنج کے پنج میں گنجریں بھنور — کتے کوکتی کوکلا ہی ٹھور
ہیے میں نہ تیرے کہوں نیک ہوگیان — برتھا باوری یا سے میں کریں مان
(سکھ دیو)

**تشریح وترجمہ:** گھنے کنجوں (بیل بوٹوں) میں بھونرے گونجتے ہیں۔ ہر طرف کوئل کوکتی ہے۔ تجھے ذرا سمجھ نہیں اس وقت تیرا بل بیکار ہے ایسی بہار میں کوئی

چوکتا ہے۔

**(iii) کند (कंद)**: اچاریہ بھانو نے چھند پر بھاکر میں ص 160 پر کند کی مثال دی ملاحظہ ہو:

پچولائیکے چت آنند کندا ہیں سو بھگتی نجاناتھ! دیجیے اناتھا ئین

ہرے رام! ہے رام! ہے رام! ہے رام ہیے داس کے آئے کیجئے سداد ھام

**نوٹ**: مگر چوتھے چرن میں شری بھانو نے چھند پر بھاکر میں جو مصرعہ دیا ہے:

بسو موہیے نتیہ کے آپنو دھام

**ترجمہ وتشریح**: آنند کند، شری رام چندر جی سے دھان لگا کر یہی مانگو گی کہ پربھو مجھ اناتھ کو اپنی سو بھگتی عطا کر اور ہمیشہ میرے من میں اپنا نواس استھان کیجیے یہ پچول یعنی چار یگن اور ایک لگھو کا کند ورت ہے۔

## 17. گل+افشاں – गुल+अफ़शाँ

سُر لے: بتا تا آٹھ بار / वितात 8 बार

(i) بحر متقارب مثمن مضاعف سالم فعولن فعولن آٹھ بار فی مصرعہ۔ شعر میں دو بار مثال دیکھئے:

کتاب محبت میں اے حضرت دل بتاؤ کہ تم لیتے کتنا سبق ہو

کہ جب آن کرتم کو دیکھا تو وہ ہی لیے دست افسوس کے دو ورق ہو

جو مۓ نوش وہ شوخ رشک قمر ہو تو سرخی نہ کیوں اس کے رخسار پر ہو

غروب آفتاب درخشاں اگر ہو تو کس وجہ پیدا نہ رنگ شفق ہو

(ذوقؔ)

تقطیع آپ کریں گے فی مصرعہ فعولن آٹھ بار آتا ہے۔

**(ii) مہابھجنگ پریات (महा भुजंग प्रयात)**: یہ برن گن چھند برن برت 'ست کرت' کے تحت آتا ہے اس میں 8 یگن (ISS) فی مصرعہ آتے ہیں۔ مثال دیکھئے:

تمھیں دیکھیے کی مہاچاہ باڑی ملاپے بچارے سرا ہے سمرے جو

رہی بیٹھ نیاری گھٹا دیکھ کاری بہاری بہاری ررے چو

بھئی بال پوری سی دوری پھرے آج باڑھی دشا ایش کا دھون کرے جو
بھا میں گنسی سی بھجنگے ڈسی سی چھری سی مری سی گھری سی بھرے جو
(بھکھاری داس)

**ترجمہ وتشریح:** تمہارے دیکھنے کی اس کو نہایت آرزو ہے ملاقات کی فکر میں رہتی ہے اور آپ کی تعریف اور یاد کرتی ہے۔ کالی گھٹا دیکھ کر تنہا بیٹھی ہوئی بہاری بہاری رٹتی ہے۔ وہ عورت دیوانی سی آج پڑی پھرتی ہے اس کا حال تباہ بہت طویل ہو گیا ہے خدا خیر کرے۔ مصیبت میں گھری ہوئی جسے کالا سانپ ڈس جائے۔ زار و ناتواں قریب الموت گھڑیاں گن رہی ہے۔ اس کو 'چندر کر پڑا' بھی کہتے ہیں۔

**نوٹ:** بیدار سرس کی رائے ہے کہ اس چھند کا نام مہا بھجنگر یات سمیع اللہ اشرفی نے رکھا ہے۔ موصوف کا یہ کہنا غلط ہے یہ نام صدیوں پہلے سے موجود ہے۔

## 18. سمن بر- समन बर- 45 ماترا

سرلے: بتاتا 9 بار / वितात 8 बार

(i) بحر متقارب سالم نو رکنی فعولن فعولن 9 بار۔ مثال دیکھئے، اس میں 27 اکشر آتے ہیں، مثال دیکھئے:

مگر زندگی کرنا ہر سانس پر مر کے جینا جہاد و عبادت نہیں ہے تو کیا ہے
دماغ اور دل کو اندھیروں کے حملوں سے محفوظ رکھنا ریاضت نہیں ہے تو کیا ہے
نہ ہو موت کے آگے خوف و ندامت نجات اس سے بھی گر عبادت نہیں تو کیا ہے

(وحید اختر، زنجیر کا نغمہ، ص 68)

(ii) **سنگھ وکیڑ** (सिंह विक्रीड़): اس دنڈک چھند میں فی مصرعہ رکن 9 بار کم از کم فعولن ص 45 ماترائیں ہوتی ہیں۔ مثال پر غور فرمایئے:

نہیں شوک موہیں پتا مرتیو کیرو لہے پتر چاری کیے یگیہ کیتو پنیتا
نہیں شوک موہیں لکھی جنم بھومی رماناتھ کیری ایودھیا بھئی جو اپیتا
جرے نیتہ چھاتی ہے ایک شوکا بنا پادتراڑاں اداسی پھرے رام سیتا

(شری بھانو جی، چھند پر بھا کر، ص 211)

تقطیع آپ کریں فعولن 9 بار فی چرن۔

## 19. ترنگا-तिरंगा 38 ماترا

سرلے: بتاتا سات بار بتابتا / वितात 7 बार + विता

(i) بحر متقارب مثمن سالم مضاعف محذوف الآخر فعولن... فعولن سات بار + فعل مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال دیکھئے:

خوشا! مست آواز والے پرندے تیری کوک خوشیوں کا اک راز ہے
پرندہ کہوں یا تو بچپن کی میرے بھٹکتی ہوئی سی اک آواز ہے
(کوئل، عظمت اللہ خاں، سریلی بول، بحوالہ سمیع اللہ اشرفی)

(ii) **واگیشوری** (वागीश्वरी): 38 ماترا، سویا چھند کے تحت یہ چھند عربی چھند کے بہت قریب ہے۔ اس میں سات یگن (ISS) فعولن + لگھو گرو (S+I) جس میں 33 اکشر ہوتے ہیں۔ بارہ اکشروں کے بعد وقفہ (وِرام)۔ مندرجہ بالا اردو بحر کے مماثل ہے۔ مثال دیکھئے:

دنوں رات سووے ہیے چنتیہ ہووے وِکھے بیچ راکھے سدا دھیان ہے
بڑی مرچ کھاوے و مولی چباوے، سکتھا ہی کھاوے بناپان ہے
دوا ویرتھ کھا کے، کریں کیلی جاکے، پئیں پانی آکے تجے آن ہے
سے پرات آنو تبے بھوگ ٹھانو، تو جانو بڑی شکتی کی مان ہے
(ساہتیہ ساگر شری پنگل پیوش، ص 120، بحوالہ اشرفی

OO

# بحر متدارک

## 1. گل تر-गुले–तर

سرلے: ہمہ تا دوبار / सविता सविता

(i) بحر متدارک مربع مخبوں (فعلن) فعلن (مخبوں) مصرعہ میں ایک بار شعر میں دوبار۔مثال:

مرے دل کی گلی نہ کھلی نہ کھلی

(طالب ہاتھرسی، آئینہ عروض وقافیہ، ص70)

دیگر:

وہ گلی نہ رہی وہ حسیں نہ رہے
وہ مکاں نہ رہے وہ مکیں نہ رہے

اکبرالہ آبادی کے ایک شعر سے ماخوذ۔

(ii) **تلک** (तिलक): یہ چھند سگن دوبار (IIS+IIS) نے اشتراک سے 6 برن، برن برت (گائیتری) کے تحت حاصل ہوتی ہے۔مثال:

ہر کو جو بھجیں، کھل سنگ تجیں سب کارج سریں بھوسندھ تریں

**تشریح وترجمہ:** جو خدا کو یاد کریں اور جاہلوں کی صحبت چھوڑیں۔ان کے سب کام درست ہوں اور دنیا کے سمندر سے ان کا بیڑا پار ہو اس کا دوسرا نام ڈل ہے۔ایک اور مثال جو شری چھند پربھاکر میں شری بھانو جی نے دی ہے:

سس بال کھرو شو بھال دھرو
امرا ہر کھے تلکا نر کھے

(بھانو شری چھند پربھاکر، ص119)

فعلن فعلن میں تقطیع ہوتی آپ کریں مشق ہوگی۔

## 2. موتیا-मोतिया

سرلے: تابتا،تابتا / तावित्ता तावित्ता

(i) بحر متدارک مربع سالم فاعلن فاعلن مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال غور فرمائیے:

تھا محبّ سامنے تب نظر مل گئی
غم زدہ دل مرے کی کلی کھل گئی
(مؤلف)

ہے بڑا قیمتی وقت ہرگز نہیں
مت کرو تم اسے رایگاں دوستو
(مؤلف، کندن پارے، ص35)

تقطیع: تامُحب سامنے تب نظر مل گئی
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

باقی ایک تقطیع آپ کریں مشق جو جائے گی۔

(ii) **وموھا** (विमोहा): عربی بحر کے مماثل یہ چھند برن گن برن برت (گائتری کے تحت آتا ہے، جس میں چھ اکثر ہوتے ہیں جو دو رگن (SIS+SIS) فاعلن فاعلن کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ مثال:

پیار جی میں دھرے، لاگ میرے گرے
جو کہے سو کروں پائے ترے پروں

**تشریح و ترجمہ**: پیار کی امنگ میں مرے گلے لگ جا جو تو کہے گی میں کروں گی۔ ترے قدموں پر سر دھروں گی۔ اس کا دوسرا نام 'بجوہا' بھی ہے۔

(iii) **دیپ** (दीप): یہ وموہا کا ماتراک چھند ہے اس میں دو رگن (SIS) کے اشتراک سے 10 ماترائیں پوری کی جاتی ہیں۔ مثلاً:

دھرم کی دھارنا موکھش کی کامنا

ہے نہ ایکو جسے ویرتھ جانو اسے

(شری پنگل و پیوش، آنند بحوالہ سرس، ص240)

تقطیع: دھرم کی (فاعلن) دارنا (فاعلن) موکش کی (فاعلن) کامنا (فاعلن)۔

(iv) **پدم** (पदम): مندرجہ بالا اردو بحر کے مماثل بھاشا میں 'پدم' چھند یہ برن گن برن برت (گائتری) کے تحت آتا ہے۔ یہ نگن (III) سگن (IIS) لگھو (I) گر (S) کے اشتراک سے دو بار فاعلن حاصل ہوتا ہے:

| علن | فا | فاعلن |
|---|---|---|
| S I | IIS | III |
| لگھو گرو | سگن | نگن |

مثال دیکھئے:

نسی لگی نین ری دن کچھو نہ چین ری

کب پہنچی سدری لکھوں پد پدمری

## 3. नसतरन-نسترن

सरले: تابتا، تابتا، تابتا: / तावित्ता तावित्ता तावित्ता

(i) بحر متدارک مسدس سالم فاعلن فاعلن فاعلن مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال پر غور فرمایئے:

ہم بھٹکتے رہے کو بہ کو اس کے پانے کی تھی آرزو

(معراج العروض، محمد حسن عارف)

جب نظر سے نظر مل گئی دل کی گویا کلی کھل گئی

(آہنگ عروض، ص128)

تقطیع: مصرعہ ثانی دیکھئے۔ دل کی گو (فاعلن) یا کلی (فاعلن) کھل گئی (فاعلن)۔ مصرعہ اولیٰ آپ تقطیع کریں گے تاکہ مشق ہوجائے۔

**نوٹ:** تقطیع مصرعہ ثانی میں کی 'ی' اور کھل 'ھ' دو چشمی ہ شمار تقطیع نہیں ہوتے۔

(ii) **مہالکشمی** (महालक्ष्मी): اردو کی بحر کے مماثل نزدیکی چھند مہالکشمی ہے۔ یہ بر گن فاعلن رگن (SIS) تین بار فی چرن سے متعلق ہے۔ نیز دوسری ماتراؤں کے کرم میں جس میں آخر میں ایک لگھو گر (IS) یا نگن (III) تین لگھو بروزن فعل سے حاصل ہوتا ہے مثلاً!:

گری شیکھر پر سگھن گھن کھلے　　　دامنی سنگ پر یہ، من ملے
کہہ رہے روپ رس دھار سے　　　ہم برستے ابھی پیار سے

(آدھونک ہندی کاویہ چھند یوجنا، ڈاکٹر پتولال شکل ماتی یکشٹرین کے اتھی)

دیگر مثال:

راتری دھؤ سو رہے کامنی　　　پیو کی جو منو کامنی
بول بولے جو بورے امی　　　جایئے سو مہا لکشمی

(بھانوشری چند پر بھاکر، ص129)

تقطیع:

| بول بو | لے ج بو | رے امی |
|---|---|---|
| فاعلن | فاعلن | فاعلن |
| جایئے | سو مہا | لکشمی |
| فاعلن | فاعلن | فاعلن |

## 4. گل نو - गुले—नौ

سر لے: ہمہ تا چار بار / राविता चार बार

(i) بحر متدارک مثمن مخبوں فَعِلن فعلن فَعِلن فعِلن فی مصرعہ ایک بار شعر میں دو بار۔
بحر متدارک مثمن فاعلن فاعلن چار بار میں زحاف خبن تسکین سے 15 رعایتی اوزان حاصل ہوتے ہیں۔ اردو فارسی بحر میں سب کا ایک نظم میں خلط جائز ہے۔ مگر بھاشا میں اکثر ایسا نہیں ہوتا اور ہندی میں ہر بحر کے نام الگ الگ ہوتے ہیں۔ مگر ایسی بحر کو بحر متقارب میں جگہ نہیں دینی چاہیے، یہ متدارک کہلائے گی۔

**نوٹ:** ایک وزن پندرہ میں فعلن فعلن فعلن فعلن (مخبوں مسکن) 'ع' ساکن ہر رکن میں آتا ہے۔ بحر متقارب مثمن میں عمل تخنیق سے بھی اصل وزن فعل فعول فعول فعولن (مقبوض) میں حاصل ہوتا ہے جس کا ہم بحر متقارب میں ذکر کر چکے ہیں۔

نیز پندرہ وزنوں میں پہلا وزن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن (مخبوں) مثال غور فرمایئے:

سرِ شام سے کوئی کرے بھی تو کیا　　بجز اس کے کہ دورِ شراب چلے

(آہنگ وعروض، ص 130)

تقطیع دیکھئے: سرِشا (فعلن) م س کو (فعلن) ئی کرے (فعلن) ب ت کا (فعلن) بجزس (فعلن) ک ک دو (فعلن) رِ شرا (فعلن) ب چلے (فعلن)

(ii) تروٹک (तरोटक) مندرجہ بالا فارسی بحر کے مماثل۔ یہ برن گن برن برت (جگتی) کے تحت آتا ہے۔ یہ چار سگن (IIS)، (IIS)، (IIS)، (IIS) کے اشتراک سے مرکب ہے اس میں 16 ماترائیں آتی ہیں۔ مثال پر غور فرمایئے:

لڑکاپن کی دُت جان گئی　　تن مان ترناپن آن گئی

او گھر سے اُرنیک لجان لگی　　کچھ کام کتھا بہ تان گئی

**تشریح و ترجمہ:** لڑکپن کی عادتیں چھوٹ چلی ہیں نوجوانی آنے لگی ہے ذرا چھاتی کھجلاتی ہے تو وہ شرماتی ہے۔ اب عاشقانہ حکایت سنتی ہے تو پسند آتی ہے۔ اس کو توٹک بھی کہتے ہیں۔ عوام اسے ٹھمری کہتے ہیں مگر ٹھمری میں فرق زیادہ ہوتا ہے۔ (عروض پنگل وخلیل، ص 161)

بھاشا میں 'فعلن' مخبوں کی مثالیں نہ ملنے کے برابر ہیں۔ ہندی شعرا نے فعلن فعلن کا ملا جلا استعمال زیادہ کیا ہے۔ شری بھانو جی کی مثال دیکھئے:

سِسی سون سکھیاں بنتی کرتین　　ٹک مند نہ ہو پگ تو پرتین

ہری کے پدانگنی ڈھونڈھن دے　　چھِن 'توٹنک' لائے نہارن دے

(کاویہ پربھاکر، ص 35)

**تشریح و ترجمہ:** راس کھیل کود کرتے کرتے شری کرشن سے دور ہو جانے

پران کو کھوجتی ہوئی سکھیاں چاند کی روشنی کم دیکھ کر گزارش کرتی ہیں۔اے چاند! آج تو اپنی چمک کم مت کر۔سب تیرے پاؤں پڑتی ہیں۔ہری کے چرنوں کو ڈھونڈنے دے۔تھوڑی دیر ایک نظر بھر کے لیے انھیں دیکھنے دے۔اور تلسی داس رامائن میں۔دیگر:

جے رام سدا سکھ دھام ہرے — رگھونا یک سا یک چاپ دھرے
بھو وارن دارُن سہن پربھو — گرُن ساگر ناگر ناتھ وبھو

(چھند پر بھاکر، ص151)

## 5. بگیا-बगिया

سرلے: ہمہ تا چار بار، تا تا بھی آسکتا ہے सविता चार बार / ताता भी मान्यहै

(i) بحر متدارک مثمن مخبوں (فعلن) اور مخبوں مسکن (فعلن) کا خلط بھی جائز ہے۔

16 ماترائیں۔بھاشا میں بھی اس کا خلط جائز ہے۔اردو میں مثال دیکھئے:

میرے پاس بلا سے رہا نہ رہا
او ہجر میں تڑپانے والے — او من کو ترسانے والے
او دل میں بس جانے والے — او سپنے میں آنے والے
آ پریم پیالے پی پی لیں
او روپ دھنی او من موہن — او منوہر ہرنے والے من
آ تجھ پرواروں تن من دھن — آ ہو جائیں اک جان دو تن
آ پریم پیالے پی پی لیں

(اردو عروض، ص59، پروفیسر حبیب اللہ خان غضنفر)

تقطیع آپ کریں فعلن اور فعلن کا خلط اس میں موجود ہے۔

(ii) **سنگھ** (सिंह): یہ ماترک چھند ہے اس میں 16 ماترائیں آتی ہیں چرن کے شروع میں دو لگھو اور آخر میں سگن (IIS) فعلن آتا ہے۔مذکورہ بالا عربی فارسی بحر کے مماثل ہے۔

کرمیں گھوڑوں کی را س لیے نج جی ون کا اُپہا س لیے

فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

(منقلی شرن کپت ساکیت سرگ، ص170، بحوالہ سمیع اللہ اشرفی)

(iii) **ڈارل** (डारल): یہ ماترک چھند 16 ماترا کا ہے جو سنگھ کے قریب تر ہے۔ اس میں فی چرن 8 ماترا پھر بھگن (SII) پھر دو گرو (SS) آتے ہیں۔ مثال:

لے ہر نام مکند مراری نارائن بھگونت کھراری

رادھا بلب کنج بہاری سیتا ناتھ سدا سکھ کاری

ترجمہ و تشریح: پرماتما (ہری) کا نام ہے جو نجات دینے والا ہے اور مردیت کے دشمن۔ سمندر پار کے رہنے والے بڑے بہادر نامی گرامی کھر راچھن کے قاتل ہیں۔ رادھا کے شوہر کنجوں کے سیر کرنے والے سیتا کے وارث اور سدا سکھ دینے والے ہیں۔

## सोसन-سوسن .6

سرلے: تاتا چار بار / ताता चार बार

(i)-الف: بحر متدارک مثمن مخبوں مسکن، فعلن فعلن فی مصرعہ چار بار۔

ب: بحر متقارب مثمن اثرم (فعلن) مقبوض مخنق (فعلن) مقبوض مخنق (فعلن) سالم مخنق (فعلن)۔ یہ رعایتی وزن نمبر 5 اصل وزن فعل فعول فعول فعولن سے زحاف تخنیق کے تحت آتا ہے۔

مندرجہ بالا دونوں مزاحف رکن مماثل ہیں، جیسا کہ بیان کیا گیا۔ ایک وزن تسکین کے تحت حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا تخنیق کے تحت ان میں فرق یہ ہے کہ اگر نظم کا مطلع بحر متقارب میں ہوگا تو ساری نظم بحر متقارب میں ہونی چاہیے اور مصرعہ میں فعل فعول فعولن فعلن کا خلط جائز ہے۔ اگر مطلع بحر متدارک میں ہوگا تو مصرعہ میں فعلن 'ع' متحرک اور فعلن 'ع' ساکن مل جائیں گے۔ یہ دستور اردو بحور میں روا ہے۔ مگر بھاشا میں یہ دستور روا نہیں ہے۔ وہاں تو 16 ماترائیں ضروری ہیں چاہے وہ کسی طرح سے بھی آئیں۔ نیز وقفہ کی وجہ سے بھاشا میں بحر (چھند) کا نام بدل جاتا ہے۔

(i) بحر متدارک مثمن مخبوں مسکن فعلن فعلن چار بار فی مصرعہ کی مثال غور فرمائیں:

عہد و پیماں ایفا کرتے دل کا چھالا پھوٹا ہوتا

روٹھا تھا تو من بھی جاتا　　یا نہ وہ مجھ سے روٹھا ہوتا

(مولف، ارمغان، ص16)

دیگر:

انور تو ہے ناصر تو ہے　　افضل تو ہے اکبر تو ہے

قائم تو ہے دائم تو ہے　　اول تو ہے آخر تو ہے

(مؤلف، حمد، ارمغان کندن، ص5)

تقطیع آپ کریں گے مشق ہو جائے گی۔

(ii) **ودین مالا** (**विद्युत्माला**): یہ ماتر چھند دو مگن دوگرو کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ (SSS+SSS+S+S) آٹھ ماترا کے بعد وقفہ ہونا چاہیے۔

مندرجہ بالا فارسی بحر کے مماثل یہ بحر ہے۔ مثال دیکھئے:

گنگا ماتا تیری دھارا　　کاٹے پھندا سارا میرا

وِدین مالا جیسی سو ہے　　بیچی مالاتے سی مو ہے

اس کو چار بار فعلن فی مصرعہ میں بھی تقطیع کریں تو 16 ماترائی چرن حاصل ہوتے ہیں۔

## 7. یاسمن-**यासमन**

سُر لے: تا بتا تا بتا تا بتا تا / **ताविता ताविता ताविता ता**

( i ) بحر متدارک مثمن سالم محذوف الآخر فاعلن فاعلن فاعلن (سالم) فع محذوف / مطموس بھی جائز ہے۔ مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار 17 ماترا کا ہے۔

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| مثال | اپنی صو | رت ذرا | تم دکھا | دو | میرے دل | کی لگی | کو بجا | دو |
| تقطیع | فاعلن | فاعلن | فاعلن | فع | فاعلن | فاعلن | فاعلن | فع |

(کلید عروض زار علائی، ص204)

نوٹ: مصرعہ ثانی میں 'میرے' کی 'ے' گر گئی اور بجھا کی دو چشمی 'ھ' شمارِ تقطیع نہیں ہوتی۔

دیگر:

جس سے برسوں رہی آشنائی　　　دل کی خواہش نہ اس کو بتائی
(مؤلف، کندن پارے، ص42)

تقطیع آپ کریں گے۔

(ii) **بالا** (बाला) : مندرجہ بالا اردو بحر کے مماثل بھاشا میں چھند بالا ہے۔ یہ 17 ماتراؤں کا ہے۔ یہ برن گن 11 برن برت (ترشٹپ) کے تحت آتا ہے جو رگن تین بار (SIS) + گرو (S) کے اشتراک سے مرکب ہے۔ مثال:

راگنی پریم کی کون گاتا ہے　　　آ رہا آج مجھ کو بلاتا ہے
کیوں نہ جاؤں ملن کے لیے میں　　　آج سنگار اپنا کیے میں
(چندر یکا ادھونک ہندی کاویہ چھند، ص270، بحوالہ بیدار سرس، ص246)

ڈاکٹر بیدار سرس نے جو مثال دی ہے موصوف نے اس نے تقطیع نہیں کی۔
پہلے دونوں مصرعہ آخر میں ایک گرو یعنی دو ماترا زیادہ ہیں۔

(iii) **چندر** (चंद्र) : یہ بالا چھند کا ماترک روپ ہے اس میں 17 ماترائیں آتی ہیں یہ اردو کی بحر کے مماثل ہیں۔ مثال دیکھئے:

ڈال پر بولتا ہے پپیہا، ہو بھلا پران دھن تم کہیں؟ ہا
پیاس سے مر رہے دین چاتک، کیوں بنا چاہتے پران گھاتک
(پرساد بھرنا پی کہاں، بحوالہ بیدار سرس، ص246)

## 8. دل رُبا-दिलरुबा

سرلے: تابتاچاربار / तविता चार बार

(i) بحر متدارک مثمن سالم فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فی مصرعہ مثال پر غور فرمایئے:

دولت علم ہوگی جہاں دوستو　　　کام آئے گی حکمت وہاں دوستو
کام کرنے ہیں کندن کو کچھ اور بھی　　　راہ الفت پہ ہو کر رواں دوستو
(کندن پارے، ص35)

(ii) **سرگ ولی** (स्रगवणी) : چھند مندرجہ اردو بحر کے مماثل ہے۔ یہ برن

گن برن برت 12 برن جگتی کے تحت آیا ہے۔ فی چرن رگن (SIS) فاعلن چار بار کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ مثال دیکھئے:

| | |
|---|---|
| کیوں لجانے ہے نیک ہیرواتے | کون کے سنگ میں رین بیتی کتے |
| یوں سدا چین سے نین دوؤ جگیں | پران پیارے مہا موہنی سے لگیں |

(سکھ دیو)

تشریح و ترجمہ: دل میں جھینپتے کیوں ہو ذرا ادھر تو دیکھو کس کے ساتھ کہاں رات کٹی ہے۔ خدا کرے یوں ہی چین سے دونوں آنکھوں میں نیند نہ آیا کرے۔ اے جان من یہ آنکھیں مجھے بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ اس چھند کا نام سرنگی، سرگ بنی اور لکشمی اور سرنگارنی بھی ہے۔

بھاشا میں یہ چھند دور قدیم سے بہت مستعمل ہے۔ ڈاکٹر وجندر کے مطابق پنگل کمار جے دیو، جے کیرتی اور کیدر نے اس کا ذکر کیا ہے اس سے اس چھند (بحر) کی قدامت کا ثبوت اپنے آپ مل جاتا ہے۔ بھارت منی اور پنگل کار کے علاوہ سب نے اس کو سرگوانی کہا ہے۔ اس کا استعمال پشپ دت نے بھی کیا[1] ہے۔ اگر متدارک مفروقی فاع لن چار بار کو بھی سرگ ونی کہتے ہیں۔ دیگر مثال:

| | |
|---|---|
| رار ری رادھیکا شیام سوں کیوں کرے | سیکھ مومان لے مان کاہے دھرے |
| چت میں سندری کرودھ سے نہ آنیے | 'سرگ ونی' مورتی کو کرشن کی دھار لے |

(کاویہ پر بھاکر، ص 35)

**تشریح و ترجمہ**: ایک سہیلی رادھا جی سے کہتی ہے اری رادھا جی کرشن سے جھگڑا کر کے فضول مان کو کیوں اپنا رہی ہے۔ ہے سندری اپنے دل میں ناراض نہ ہو میری نصیحت کو مان کر اور اپنے چت میں شری کرشن کو مالا (سرگوانی) پہنی ہوئی مورتی کو اپنا لے اس چھند کو مضا . . . ىیں تو گنگووک چھند ہوتا ہے۔

(iii) **ارون** (अरुन): مندرجہ بالا اردو ہندی چھندوں کے مماثل 'ارون' ہے۔ یہ برن گن سرگوانی کا ماترا ک روپ ہے۔ بھاشا میں یہ چھند سرگوانی سے بھی زیادہ مقبول ہے۔

---

1. ہندی ساہتیہ کا چھند وِوچن، ڈاکٹر وجندر، ص 96، بحوالہ بیدار سرس، ص 236

اس میں رکن (SIS) چار بار فی مصرعہ آتے ہیں مثال دیکھئے۔ اچاریہ بھانو جی نے 'اروِن' چھند میں 5-5 دس پر وقفہ کے اصول کو منظوری دی ہے موصوف کی مثال:

پنچ سر دیہیں دھر ورن شبھ چھند میں — رام بھج موہ تج پروکھہ پھند میں
بھول مت، کت بھرمت شرن رہو رام کے — منجو تن دھام دھن کوؤ نا کام کے

(اچاریہ بھانو چھند پربھاکر، ص 57)

دیگر:

وہ کہاں بج اٹھی شیام کی بانسری — بول کے جھولنے جھول لہرا اٹھی

(ماکھن لال چترویدی)

## 9. رسیا-रसिया 20 ماترا

سرلے: تواتہ پانچ بار / तविता पाँच बार

(i) بحر متدارک مخبوں پانچ بار فی مصرعہ فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فی مصرعہ شعر میں دوبار۔ مثال دیکھئے:

تری پیت میں سہنے پڑے ہیں ستم
نہ ہوا بخدا نہ ہوا کبھی مجھ پہ کرم

(ii) **نلنی** (नलिनी): یہ برن گن برن برت (ات شرکرا) کے تحت آتا ہے جس میں فی چرن سگن پانچ بار (IIS) آتے ہیں۔ مثال دیکھئے:

سسی سوں / اس سکھی / رگھونندن کو / ودنا — فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
لکھ کے / پلکیں / متھلا پُر کی / للنار — فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
رتن کے / سکھ تیں / دِس پھوال رہی / دشھوں — فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن
پُر میں / نلنی / وکسی / جن او / رچھوں — فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن

(بھانو شری چھند پربھاکر، ص 170)

مندرجہ بالا اردو بحر کے مماثل ہے۔ اس بحر (چھند) کا دوسرا نام بھرمراولی بھی ہے۔

## शबनम-10. شبنم

سر لے: تاتا، تاتا 8 بار / ताता ताता आठ बार

(i) بحر متدارک مثمن مخبوں مسکن مخبوں مضاعف / یا صوت الناقوس فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن 8 بار فی مصرعہ شعر دستیاب نہیں ہوا۔ ہندی شعرا اور اردو شعرا کے ہاں فعلن 'ع' ساکن اور فعلن 'ع' متحرک کی مثالیں بے شمار مل جاتی ہیں اور اس طرح نظم کہنا درست خیال کیا جاتا ہے۔ مثال دیکھئے:

کل صبح کے مطلع تاباں سے جب عالم بقعہ نور ہوا
سب چاند تارے ماند ہوئے خورشید کا نور ظہور ہوا
مستانہ ہوائے گلشن تھی جانا نہ ادائے گلبن تھی
ہر وادی وادی ایمن تھی، ہر کوہ پر جلوہ نور ہوا
(اردو کا عروض، غضنفر، ص 80)

دیگر:

یاں قلہ کوہ پہ رہتا تھا اک مست قلندر بیراگی
تھی راکھ جٹوں میں جوگی کی اور رنگ بھبھوت رمائی تھی

(ii) **سمان سویا** (समान सवयया) : یہ ماترک چھند ہے اس کے پورے چھند میں 32 ماترا سولہ سولہ پر وقفہ کا اصول ہے ہر چھند کے آخر میں بھگن (فاعل) (SII) آتا ہے۔ مندرجہ بالا اردو کے مماثل ہے۔ مثال:

سورہ سورہ مت دھروں جو ، چھند سمان سویا سوبھت
شری رگھوناتھ چرن نہیں سیوت، پھرت کہاں توات اُت جوہت
جب لگی شرنا گت ناپر بھوکی، تب لگ بھو بھادھا تہی دادھت
پاپ پنج ہوں چھار چھنک میں، شبھ شری رام نا آرادھت
(بھانوشری چھند پربھاکر، ص 74)

(iii) **مت سویا** (मत सवयया) : یہ ماترک چھند ہے۔ جس میں پادا کلک کے دو چرنوں (مصرعوں) کو ملا ماتراؤں کی کل تعداد 32 کا ایک مصرعہ بنایا جاتا ہے۔ گر

جدید شعر نے آٹھ چوکل فی مصرعہ رکھ کر نظم لکھنے کا طریقہ اختیار کر لیا ہے۔ مثال دیکھئے:

کر بھون، کلا کر بھون کلا، بج مت سویا البیلا
ست سنگت کر لے سادھن کی جگ چار دنوں کا ہے میلا
یہ مانش، دیہی درلبھ ہے، کیوں بھولی پڑا ہے سنسارا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا
(شری بھانو جی چھند پر بھاکر، ص 74)

جدید کویوں کے مطابق سمان سویا اور مت سویا میں محض اتنا فرق ہے کہ مت سویا میں چوکل بھی آ سکتے ہیں۔ سماں سویا میں بھی پہلے مصرعہ کے آخر میں بھگن (SII) فاعل ضروری تھا مگر اب زیادہ آزادی ہے کہ دونوں چھندوں کی ماترائیں ملا کر 32 ماترا پوری کرنے پر متفق ہو گئے بھگن کی شرط ضروری نہیں رہی۔

## 11. گل بدن-गुल बदन-40 ماترائیں

سر لے: تاہتا 8 بار / ताबता आठ बार

(i) بحر متدارک مثمن سالم مضاعف سالم فاعلن... فاعلن 8 بار فی مصرعہ مثال غور فرمائیے۔ دو شعر ملاحظہ ہوں:

یا الٰہی شکستہ دلوں کا سہارا زمانے میں ترے سوا کون ہے
جس کی درگاہ میں جا کے مجبور و ناچار مانگیں دعائیں بتا کون ہے
نار دوزخ سے لرزہ براندام ہوں مجھ کو تسلیم ہے میں گنہگار ہوں
رحمت بے نہایت ادھر دیکھنا نصیحت سرمدی کا طلب گار ہوں
(اردو کا عروض، حبیب اللہ غضنفر، ص 63)

(ii) **گنگودک سویا** (गंगोदक सवयया): مندرجہ بالا فارسی بحر کے مماثل یہ برن گن برن برت 'ست کرت' کے تحت آتا ہے جو 8 بار گن (SIS) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ مثال غور فرمائیے:

بادہی آئے کے بیر موا ین میں بین کے گھاؤ کیبو کرے گھاوری

آپنی تت ہوں ایک ہی باکھیو کون کیبو کرے بات پھیلاوری

داس ہوں کانھ داسی بناموں کی چھانڑ و نیھو ہی بنش بنشاری

گیان سکھاں تا سوجدی رکھشیے لچھیئے جاہ برتکس ہیں باوری

**تشریح و ترجمہ:** تم بے فائدہ میرے گھر آ کر باتوں سے زخمی کرتی ہو جو میرا مطلب تھا وہ میں نے ایک بار کہہ دیا پھر اس کو طول کون دے میں شری کرشن کی درم ناخریدہ لونڈی ہوں میں نے اپنے کل خاندان کو ترک کیا ہے ایسے شخص کو نصیحت بے کار ہے جو کہ ٹھیک جنونی معلوم ہو۔

## 12. گل فشاں- गुलफ़िशाँ 45 ماترا

سرلے: تابتا 9 بار / तावित्ता ताता 9 बार

(i) بحر متدارک سالم 9 رکنی فی مصرعہ۔ فاعلن... فاعلن 9 بار۔ مثال غور فرمائیے اس میں 45 ماترائیں آتی ہے:

گھر کے دیوار و در راہ تک تک کے شل ہو گئے اب نہ آئے گا شاید کوئی سو رہو

سُست رفتار تارے بھی آنکھیں جھپکنے لگے غم کے مارو گھڑی دو گھڑی سو رہو

(ناصر کاظمی، ص 77)

تقطیع آپ کریں مشق کے لیے۔ فاعلن 9 بار فی مصرعہ آتے ہیں۔ ایک مصرعہ کی تقطیع دیکھیے:

گرک دی (فاعلن) وارور (فاعلن) راہ تک (فاعلن) تک ک شل (فاعلن) ہو گئے (فاعلن) اب نہ آ (فاعلن) ئے گ شا (فاعلن) یدک ئی (فاعلن) سو رہو (فاعلن)

دوسرا مصرعہ مشق کے لیے ہے۔

**(ii) مت ماتنگ لیلا کار**۔ یہ چھند دنڈک کے تحت آتا ہے۔ اس میں 45 ماترائیں ہوتی ہیں۔ اس سے زیادہ پچاس ماترائیں یا 55 ماترائیں بھی دنڈک کے تحت

والے چھند بھی کہلاتے ہیں۔ 9 بار فاعلن ... فاعلن رگن (SIS) نو بار سے اشتراک حاصل ہوتا ہے۔ مثال:

یوگ گیانا نہیں یگیہ داتا نہیں وید مانا نہیں یا کلی ماہیں یتا کہوں
برہم چاری نہیں ونڈ دھاری نہیں کرم کاری نہیں ہے کہا آگے جو جھوں

(شری بھانو جی، شری چھند پربھاکر، ص208)

تقطیع مشق کے لیے ہے فی مصرعہ فاعلن 9 بار آتا ہے۔

OO

# بحرِ ہزج

## 1. سرتاج-सरताज 10 ماترا

سرلے: تا تان بتا تا / तातान विताता

(i) بحر ہزج مربع اخرب محذوف مفعول (کف وخرم) فعولن (محذوف) مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار، کچھ ترمیم کے ساتھ۔ مثال:

پریاگ میں بچھڑی بہنیں جو ملی ہیں
پانی کی زمیں پر کھیل کے کھلی ہیں
اک شوق سے مل کر پھر ساتھ چلی ہیں
کیا عشق! کے ان کے ایما ازلی ہیں
(تربینی افسر میرٹھی پیام روح، ص153)

(ii) **تنومدھیہ** (तनुमच्या): یہ چھند برن گن برن برت' گائیتری' 6 برن کے تحت آتا ہے جو ایک تگن (SSI) اور ایک یگن (ISS) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ مثال دیکھئے:

آیو جو مراری شوبھا اتی بھاری
(پنگل پیوش، ص63)

تقطیع: آیوج (مفعول) مراری (فعولن) شوبھا (مفعول) ت بھاری (فعولن) یہ مندرجہ بالا اردو بحر کے مماثل ہے۔

## 2. چمیلیا-चमेलिया 12 ماترا

سرلے: بتا بتا بتا چار بار / विता, विता, विता, विता

(i) بحر ہزج مربع مقبوض مفاعلن مفاعلن مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار اس کو

نغمہ مربع بھی کہتے ہیں۔مثال دیکھئے:

بہار سبزہ زار میں - نشاط مئے گسار میں
ہجوم برگ و بار میں - غنائے آبشار میں

(عروسِ سحر حافظ غازی پوری غضنفر، اردو کا عروض، ص 41)

تقطیع: بہار سب (مفاعلن) ززار میں (مفاعلن) باقی تین مصرعہ تقطیع آپ کریں گے۔

**نوٹ:** سبزہ کی 'ہ' شمار تقطیع نہیں ہوتی، اسے گرانا جائز ہے۔

(ii) **پرمانیکا** (प्रमीणका): مندرجہ بالا عربی بحر کے مماثل بھاشا میں چھند پرمانیکا ہے۔ یہ برن گن 8 برن برت 'انشٹپ' کے تحت آتا ہے۔ یہ جگن + رگن + لگھو + گرو کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ (ISI+SIS+I+S) جس سے مفاعلن مفاعلن حاصل ہوتا ہے۔ مثال دیکھئے:

چھٹے امول بار ہیں لٹے انوپ ہار ہیں
اِتے نہ نیک چاہ ہے کیو نہال کاہ ہے

**تشریح وترجمہ:** خوبصورت بال کھلے ہوئے ہیں بے مثل ہار ٹوٹے ہوئے ہیں۔ ادھر تو ذرا بھی توجہ نہیں کرتی ہو، بتاؤ تو سہی کس کو نہال کرکے آئی ہو۔

(ii) نیز ... ایک مثال اور دیکھئے:

ذرا اگائے چت ہیں بھجو جو نند نند ہی
... مانیکا ہیے گہو جو پار بھو لگا چہو

(... داس رمائین، بحوالہ کاویہ پربھاکر، ص 31)

**تشریح وترجمہ:** اگر سنسار پار ہونا چاہتے ہو تو ذرا دھیان لگا کر نند جی کے نندن کو ... اس نصیحت کو پرمانیکا تسلیم کرکے اپنے دل پٹل پر لکھ لو۔

## 3. پُرکیف - पुरकैफ़

سرلے: تا تان بتا تا تا / तातान विता ताता

(i) بحر ہزج مربع اخرب سالم: مفعول (کف وخرم)۔ مفاعیلن (سالم) مصرعہ میں

ایک بار شعر میں دو بار۔

**نوٹ:** یہ اصل وزن ہے عمل تخنیق رعایتی وزن مفعولن مفعولن حاصل ہوتا ہے جس کا اصل وزن کے ساتھ ایک نظم میں خلط جائز ہے۔ مثال غور فرمایئے:

ہنگامۂ ہستی کو گر غور سے دیکھو تم
ہر خشک و تر عالم صنعت کے تلاطم میں
(ڈاکٹر زار علامی کلید عروض، ص225)

تقطیع: مصرعہ اول ہنگام (مفعول) ، ہستی کو (مفاعیلن) گر غور (مفعول) س دیکھو تم (مفاعیلن)

اس بحر کا نام سمیع اللہ اشرفی نے بحر ہزج مربع اخرب تحریر کیا ہے جو درست نہیں۔ اگر اخرب کے آگے سالم کا لفظ لگا ہوتا تو بحر کا نام درست ہوتا۔

(ii) **بھگتی** (भक्ती): بارہ ماترا۔ مندرجہ بالا عربی بحر کے مماثل بھاشا میں چھند 'بھگتی' ہے۔ یہ برن گن برن برت 'اشنک' کے تحت آتا ہے۔ یہ تگن (SSI)+یگن (ISS)+گر (S) کے اشتراک سے مرکب ہے۔ مفعول مفاعیلن حاصل مثال دیکھئے:

تو یو گہیں میں پھولو 'بھگتی' پر بھو سے بھولو
کاما تجورے کاما راما بجھورے راما
(شری بھانو جی، چھند پر بھاکر، ص123)

## 4. گل و بلبل-गुलो बुलबुल 14 ماترا

سرلے: बिता ताता बिता ताता / بتاتاتا، بتاتاتا

(i) بحر ہزج مربع سالم، مفاعیلن مفاعیلن مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار مثال دیکھئے:

میرے دل میں اتر جاؤ   مری ہستی پہ چھا جاؤ
(زار علامی، کلید عروض)

تقطیع آپ کریں گے، مشق ہو جائے گی۔

(ii) **ودھاتا کلپ** (विधता कल्प): چودہ ماترا عربی اردو کی مندرجہ بالا

بحر کے مماثل بھاشا میں چھند وِدھاتا کلپ ہے فی چرن سات سات ماتراؤں کی جو کہ ایک لگھو تین گرو (I+SSS) کے مرکب ہے یعنی دو سات حرفی 'مفاعیلن' ایک چرن میں اردو میں ایک وتد مجموع دو سبب خفیف سے مرکب ہے۔ بھاشا میں اگر اس کو مضاعت کریں تو چھند (بحر) مثمن وجود میں آتی جسے بھاشا میں 'وِدھاتا' کہتے ہیں۔ اس کا ذکر آئے گا۔ جگنو لال شکل کے قول کے مطابق یہ نیا چھند ہے اس کا نام 'ودھاتا کلپ' مناسب ہے۔ میتھلی شرن نے اس چھند میں طبع آزمائی کی ہے۔ شری نریش کمار ترپاٹھی کی مثال ملاحظہ ہو:

چرت ہے مولیہ جیون کا وچن پرتی بمب جیون کا
سُیش ہے آیو بجن کی سجنتا ہے پربھا دھن کی

(اھونک ہندی کاویہ میں چھند یوجنا، ص 255)

## 5. گل رعنا- गुले राना 20 ماترا

سرلے: بتاتاتا، بتاتاتا، بتاتاں विताताता विताताता विता तान /

(i) بحر ہزج مسدس سالم مقصور الآخر مفاعیلن مفاعیلن فعولان (مقصور) مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال دیکھیے:

کہاں ہے تاب نازِ برق اے کاش جلا دے آتش گل آشیاں کو

مومن خان مومن

تقطیع مصرعہ اولیٰ: کہاں ہے تا (مفاعیلن) ب نازِ بر (مفاعیلن) ق اے کاش (فعولان)

مصرعہ ثانی: جلا دے آ (مفاعیلن) تشِ گل آ (مفاعیلن) شیا کو (فعولن) محذوف۔

اردو میں محذوف الآخر مقصور الآخر کا خلط جائز ہے مگر بھاشا میں نہیں بھاشا میں بحر کا نام بدل جاتا ہے۔

نوٹ: سمیع اللہ اشرفی نے بحر کا نام درست دیا ہے مگر آہنگ غلط آخری رکن فعولان لکھنا چاہیے تھا۔ مگر موصوف نے مفاعیل لکھا ہے جو مکفوف ہے۔

دیگر مثالیں دیکھیے:

یہ قدرت ضعف میں بھی ہے فغاں کو کہ دے ٹپکے زمیں پر آسماں کو

دیا اس بدگماں کو طعنہ غیر　　غضب ہے کیا کہوں اپنی زبان کو
(مومن خاں مومن، اردو کا عروض، ص 17)

مذکورہ بالا دوسرا شعر مصرعہ اولیٰ فعولان میں ہے باقی اشعار و مصاریع فعولن میں ہے تقطیع آپ کریں گے مشق ہوگی۔

(ii) **شاستر** (शास्त्र)، 20 ماترا: عربی کی مندرجہ بالا بحر کے مماثل بھاشا میں چھند 'شاستر' ہے۔ یہ 20 ماترا کا ہے۔ گرو لگھو آخر میں یعنی لان۔ شروع میں دونوں رکن یگن + گرو (ISS+S) کے اشتراک سے مفاعیلن حاصل ہوتا ہے۔ چھند سمیرو اور چھند شاستر میں صرف ایک لگھو کا فرق ہے۔ آخر میں آتا ہے اس چھند میں پہلی۔ آٹھویں اور پندرہویں ماترا متحرک ہوتی ہے۔ مثال دیکھئے:

ہردیئے ہے ویرتھ انوراگی بنا تیاگ　　رہا ہے سادھیہ مانو کا پرنیہ یاگ
نہ لے ہوتا اگر جل میں کبھی کھیر　　بھلا کیسے پتہ چلتا بھری پیر
(چندر کار شرنگار سوچی، ص 191، بحوالہ بیدار سرس)

دیگر:

رہے ورد زبان شری رام کا نام　　نمو رامو نمو رامو نمو رام
(شری چھند پربھاکر، ص 55)

## 6. گل ونغمہ-गुले नग़मा 8 ماتر

سرلے: بتا تا تا، بتا تا تا، بتا تا / विताताता विताताता वितातात

(i) بحر ہزج مسدس سالم محذوف الآخر مفاعیلن مفاعیلن (سالم) فعولن (محذوف)

مثال دیکھئے:

جو ہیں آوارگان کندن　　مچاتے ہر طرف اودھم گئے وہ
(مؤلف)

سن اے مومن یہ ایماں ہے ہمارا　　نہ کہنا کفر پھر عشق بتاں کو
(مومن)

تقطیع آپ کریں مشق ہو جائے گی۔

(ii) **سمیرو** (सुमेरू): عربی کی مندرجہ بالا بحر کے مماثل بھاشا میں چھند 'سمیرو' ہے یہ ماترک چھند 19 ماتراؤں کا ہے۔اس میں سات بارہ پر وقفہ کا اصول ہے۔ اس میں پہلی آٹھویں پندرھویں ماترا متحرک ہوتی ہے۔اس کے آخر میں تگن (III) رگن (SIS) جگن (ISI) اور بھگن نہیں آتے یگن کا استعمال آخر میں ضرور ہوتا ہے جس سے لے سر کی ترنگ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔اچاریہ بھانو جی کی اردو مثال دیکھئے:

تصور رام کا شام و سحر ہو
خیال جانکی نقش جگر ہو

(چھند پر بھاکر،ص 22)

اور بھاشا میں بھی شری بانو جی کی چھند پر بھاکر میں مثال جو دی ہے:

سیا کے ناتھ کونت سیس ناوؤ     پدارتھ چار ہُو یہی لوک پاوؤ
جنم یوں ہی سارو جات بیتا     بھجورے میت اب ہوں رام سیتا

(چھند پر بھاکر،ص 22)

## 7. گل رنگیں- गुले रंगीं- 21 ماترا

سر لے: بتاتاتا 3 بار / वितातात 3 बार

(i) بحر ہزج مسدس سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن تین بار نی مصرعہ شعر میں دو بار مثال دیکھئے:

سواری کس کی آئی ہے گلستاں میں     ہوا فرطِ مسرت سے ہوئی پاگل

(زار علامی،کلید عروض،ص 219)

جو کہتا ہے وہ ہیں سرکار کی باتیں     یہی ہیں محرم اسرار کی باتیں

(آہنگ عروض کمال عروض،ص 140)

تقطیع دوسرا شعر مصرعۂ اولیٰ: ج کہتا ہے (مفاعیلن) وہیں سر کا (مفاعیلن) رکی باتیں (مفاعیلن۔باقی ایک شعر اور مصرعہ کی تقطیع آپ کریں مشق ہو جائے گی۔

(ii) **پرواسی** (प्रवासी): مصرعہ یا چرن میں 21 ماترائیں آتی ہیں۔ یہ عربی کے مذکورہ بالا بحر کے مماثل ہے۔ اس چھند کو بھاشا میں زیادہ استعمال نہیں کیا گیا۔ اس کی پہلی، آٹھویں، پندرہویں ماترا متحرک ہوتی ہے۔ یہ لگھو گرگرگر (ISSS) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ متھلی شرن گپت نے ساکیت اور جے بھارت میں اس کو تھوڑا استعمال کیا ہے۔ مثال دیکھئے:

وچن پلٹیں کہ بھیجیں رام کو بن میں　　　اُبھے ودھی مرتیو نشچت جان کر من میں

ہوئے جیون مرن کے مدھیہ دھرت سے　　　رہے ہیں اردھ جیوت اردھ مرت سے وہ

(ساکیت، ص 67)

## 8. سمن-समन 21 ماترا

### سر لے: بتا 7 بار / विता 7 बार

(i) بحر ہزج مثمن مقبوض مجبوب الآخر، مفاعلن مفاعلن مفاعلن (مقبوض)، فعل (مجبوب) مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار، مثال پر غور فرمائیے:

روانہ میرے گھر سے کل ہوا صنم تبھی　　　ہوا ستم ہوا ستم ہوا ستم تبھی

ذرا ترمیم کے ساتھ مذکورہ شعر میں آخری رکن فعل کے برابر وزن پر جبھی / تبھی جوڑ کر بحر ہزج مثمن مقبوض مجبوب الآخر۔ تقطیع آپ کریں گے۔

دیگر:

کہو تو یہ کہ شب کو تم رہے کہاں کہاں　　　سحر تلک میں ڈھونڈتا رہا جہاں تہاں

(سمیع اللہ اشرفی، ص 162)

(ii) **آنند** (आनंद)، 21 ماترا: یہ چھند مندرجہ بالا بحروں کے مماثل یہ برن گن 14 برن (شرکرا) کے تحت آتا ہے۔ جونی چرن مگن (فعول) رگن (فاعلن) جگن (فعولن) رگن (فاعلن) لگھو گرو 21 ماتراؤں سے حاصل ہے۔ مثال دیکھئے:

جرا جرا لگائے چت لے آنند تو
جرا جرا لگائے چت مت نت ہیں
سیاپتی بھجو اجو وچار ہت ہیں
(چھند پربھاکر، ص 167)

| جراج | راگا | بے چت | مت نت | ہیں |
| --- | --- | --- | --- | --- |
| فعول | فاعلن | فعول | فاعلن | فعل |
| سیاپ | تی بجھو | اجو دِ | چارہت | ہیں |
| فعول | فاعلن | فعول | فاعلن | فعل |

## 9. گل لالہ 28 گुले लाला ماترا

سر لے: بتاتاتا3 بار بتاتا वित ताता बार + विताता / 

(i): بحر ہزج مثمن سالم محذوف الآخر: مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن فعولن (محذوف)
مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال دیکھئے:

کہاں ہے رخ پہ بالے کے گھر نزدیک نزدیک — ستارے ہیں نزدیک قمر نزدیک نزدیک
(اردو کا عروض، غضنفر، ص 108)

مرے ہم دم ترا دامن جو پکڑے گا کوئی خار — تجھے اس لمحہ رہ رہ کر ستائے گا مری یاد
(عارف حسن خاں، معراج العروض)

(ii) **چھند دگمبری** (दिगम्बरी): مندرجہ بالا عربی بحر کے مماثل بھاشا میں 'دگامبری' چھند ہے۔ یہ ماترک گن چھند ہے اس میں 26 ماترائیں آئی ہیں پہلی آٹھویں، پندرہویں، اکیسویں ماترا (حرف) متحرک رہتا ہے۔ آخری دو گرو یا سگن (IIS) کا استعمال ہوتا ہے مثال دیکھئے:

تمر کے بھال پر چڑھ کر دوبھا کے بان والے — کھڑے ہیں منتظر کب سے نئے ابھیان والے
پر تکشا ہے سنیں کب ویا لینی پھنکار ترا — ودارت کب کرے گا ویوم کو ہنکار ترا

بھاشا میں مقصور الآخر کا خلط جائز نہیں۔ بحر بدل جائے گی۔

**نوٹ:** ڈاکٹر بیدار سرس نے اپنے مقالہ میں اس بحر کے تحت عروض و ضرب میں 'مفاعیل' مزاحف رکن رکھنا جائز قرار دیا ہے، یہ درست نہیں۔ مفاعیل رکن صدر و ابتدا نیز حشوین میں تو آسکتا ہے مگر اردو عروض و ضرب میں نہیں کیوں کہ آخر میں متحرک حرف لانے کی صلاحیت درکار ہے۔ ڈاکٹر بیدار سرس کا کہنا ہے کہ اردو عروض میں آخری رکن فعولان کی

جگہ مفاعیل کا لانا جائز ہے۔ یہ موصوف کا دعویٰ بے بنیاد ہے۔(ص 189)

## 10. شمیم گل -शमीम–गुल

### سر لے: بتا تا تا 4 چار / वितातातता चार बार

(i) بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن چار بار فی مصرعہ مثال غور فرمایئے:

نہیں جن میں چمن کی خو چمن سے ان کا کیا مطلب     یہ ہیں کم ظرف ایسے گل عذاروں کا بھروسہ کیا

خدا کے ماننے والو مزاروں پر نہ جاؤ تم     یہ بھی تو بت پرستی ہے مزاروں کا بھروسہ کیا

(مؤلف کندن پارے، ص 44)

دیگر: پنڈت چندر بھان برہمن شاہجہاں کے عہد کا درباری شاعر و منشی تھا، موصوف کی ایک غزل کے دو شعر نقل کیے جا رہے ہیں:

خدا نے کس شہر اندر ہمن کو لائے ڈالا ئے

نہ دل بر ہے نہ ساقی ہے نہ شیشہ ہے نہ پیالہ ہے

(خم خانہ، جاوید، جلد اول، ص 581، بحوالہ فن شاعری، اخلاق دہلوی، طبع ششم، 1979)

تقطیع آپ کریں گے مشق ہو جائے گی۔ شعر نمبر 1 مصرعہ اولیٰ کی تقطیع دیکھیے:

| ک کا مطلب | چمن سے ان | چمن کی خو | نہی جن میں |
|---|---|---|---|
| مفاعیلن | مفاعیلن | مفاعیلن | مفاعیلن |

پہلے رکن میں نہیں کا نون غنہ اور آخری رکن میں 'کا' کا الف اور 'کیا' کی 'ی' شمار تقطیع نہیں ہوگی، عروض میں اس کی اجازت ہے۔

(ii) **ودھاتا** (विधाता): اردو کی مندرجہ بالا بحر کے مماثل بھاشا میں چھند وِدھاتا ہے۔ یہ ماترک چھند 28 ماتراؤں کا ہے۔ وقفہ چودھویں حرف پر آتا ہے۔ اس بحر کا دوسرا نام 'شدھ گا' بھی ہے۔ اس بحر کی پہلی، آٹھویں، پندرھویں، بائیسویں ماترا متحرک ہوتی ہے۔ رام نریش نے جو بھاشا میں مثال دی، آپ بھی دیکھیے:

نہ ہوتی آہ تو تیری دیا کا کیا پتا ہوتا

اسی سے دین جن دن رات ہاہا کار کرتے ہیں

## 11. گلنار-गुलनार 32 ماترا

سرلے: تا تان بتان بتان بتاتا/ تا تان بتاتا

**तातान वितान वितान विताता / तातान विताता**

(i) بحر ہزج مثمن:

| اخرب | مکفوف | مکفوف | محذوف | اخرب | محذوف مستزاد |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| مفعول | مفاعیل | مفاعیل | فعولن | مفعول | فعولن |

یہ اصل وزن ہے۔

ڈاکٹر بیدار سرس مرحوم نے اپنے مقالہ 'ہندی اردو کویتا میں چھند ودھان تلناتمک ادھین' میں اس بحر کے آہنگ کو اخرب مکفوف محذوف بارہ رکنی بتایا، جس طرح ہم نے اس بحر کے ارکان دیے ہیں، ویسے موصوف نے بھی دیے ہیں۔ نیز اس بحر کو بارہ رکنی کہنا کہاں تک درست ہے کیوں کہ بحر ہزج میں چھ رکنی مصرع کا کہیں ذکر نہیں۔

ہاں مستزاد کی تعریف لغوی معنی: عروض وضرب میں وہ غزل جس کا ہر مصرع یا شعر کے بعد ایسا زائد ٹکڑا لگا ہو جو اس مصرع کے رکن اولی اور رکن آخر کے برابر ہو۔ دیکھیے:

ہم سے چھپ کر جو راتوں کو چلے جاتے ہو
سچ بتاؤ تمھیں اب کس سے نیا پیار ہوا
اس کا باعث تو کہو کون دلدا ہوا

(فیروز اللغات، 1922)

مثال نمبر 2: مذکورہ آہنگ جس کے تحت ڈاکٹر بیدار سرس نے مثال دی ہے:

ہر وقت شکایت ہے تجھے درد جگر کی / اور ضعف بصر کی
کشتوں کے سوا تجھ کو کوئی دھیان نہیں / ارمان نہیں ہے

**نوٹ:** مصرعہ اولی اصل بحر کے آہنگ میں بخوبی تقطیع ہے مگر مصرعہ ثانی نہیں۔

(ii) **کھرادی** (खरारी)، **32 ماترا**: یہ 32 ماتر کا ماترا ک چھند ہے۔ جس میں 8, 6, 8, 10 پر وقفہ کا اصول ہے۔ اچاریہ بھانو جی نے جو فارسی میں مثال دی ہے

اس کے ارکان حسب ذیل ہیں:

'مفعول مفاعیل مفعول فعولن / مفعول فعولن'

حشو دوم مفاعیل ہونا چاہیے مگر بھانو جی نے مفعول بتایا ہے۔

مثال جو موصوف نے فارسی کی دی ہے:

'شاہا چہ عجب گر بہ نوازند گدارا گاہے بہ نگاہے'

عمل تخنیق سے اصل وزن میں جس میں 7 رعایتی وزن حاصل ہوتے ہیں۔ موصوف کا مصرعہ اصل وزن میں بخوبی تقطیع ہوتا ہے مگر جو ارکان شری بھانو جی نے دیے ہیں اس میں تقطیع نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر بیدار سرس کا کہنا ہے کہ مثال تو درست دی ہے مگر ارکان غلط۔ اعتراض درست ہے۔

(ii) اچاریہ بھانو جی نے بھاشا میں جو مثال 'کھراری' کی دی ہے، دیکھیے:

1. دو[2] چار[4] ہیں چھ[6] آٹھ[8] دسے[10] مت سجاو لے نام کھراری
2. نر جنم لہے واہی سوں پریتی لگاؤ جپ جاہی پورا ری
3. شری شنکر دن رات جپیے، دھیاں لگائی، سب کام دہائی
4. سب پاپن کو، جارو بھوسندھو، تر ڈورے، سکھ موری گھورے
5. شری رام بھجو، رام بھجو، رام بھجورے، شری رام بھجو

(چاریہ بھانو کاویہ پربھاکر، ص 28)

**نوٹ:** چھند پربھاکر میں پہلے دونوں مصرعے اور آخری دو مصرعے مثال میں دیے ہیں اور کاویہ پربھاکر میں آخری چار مصرع مثال میں دیے ہیں۔ شری بھانو جی کی مندرجہ بالا مثال سے ظاہر ہے کہ اس کے پہلے اور چوتھے مصرعے کی جو لے روانی ہے وہ دوسرے اور چوتھے مصرعہ میں نہیں۔ اس کی وجہ چھند میں وقفہ کا اصول ہے۔ اردو میں صرف دو جگہ وقفہ کا اصول ہے جب کہ ہندی چھند میں چار جگہ پر۔ ہندی چھند کے چاروں وقفہ کے اصول پر عمل کرتا ہو تو آٹھ مزاحف رکن اس طرح حاصل ہوتے ہیں:

| مفعول | فعل فعل | فعل فعل | فعولن | مفعول | فعولن |
|---|---|---|---|---|---|
| شری رام | بھجورام | بھجورام | بھجورے | شری رام | بھجورے |
| مفعول | مفاعیل | مفاعیل | فعولنٗ | مفعول | فعولن |

یہ بحر ہزج مستزاد ہے۔

## 12. چمن - चमन، 12 ماترا

सरले: بتا بتا 4 بار / विता विता चार बार

(i) بحر مثمن مقبوض جمیع المقام مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مصرعہ میں ایک شعر میں دو بار۔ مثال دیکھئے:

یہ تھوڑی تھوڑی مئے نہ دے کلائی موڑ کر بھلا ہو تیرا ساقیا پلا دے خم نچوڑ کر

(ڈاکٹر زار علامی، کلید عروض، ص212)

| تقطیع: | یہ توڑتو | ڑے نہ دے | کلاءمو | ڑموڑ کر |
|---|---|---|---|---|
| | مفاعلن | مفاعلن | مفاعلن | مفاعلن |

دیگر:

وفا کے گیت گانے والے کیا ہوئے کہاں گئے وہ عمر بھر نبھانے والے کیا ہوئے کہاں گائے

(معراج العروض، عارف حسن خاں، ص77)

تقطیع آپ کریں گے۔

(ii) **پنچامر** (पंचामर): مذکورہ بالا عربی بحر کے مماثل بھاشا میں چھند 'پنچامر' ہے۔ یہ 16 اکشروں یعنی لگاتار آٹھ بار لگھو گرو (IS) جو جگن فعول (ISI) + رگن (ISI) فاعلن + جگن (ISS) فعول + رگن (SIS) فاعلن + جگن (ISI) مفعول گرو (S) فع کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ برن گن 16 برن برت (اشٹی) کے تحت آتا ہے۔ مثال:

جودھائی ہے سو چیت میں رُساس آس پاس ہے پروس کی تیان سوں کہوں نہ ریت نہ راس ہے
اٹان میں جٹھانیو منو پر چنڈ آگ ہے ہَہار ہو گھو نہ بانہہ نانہہ نند جا گہے

(سکھ دیو)

**ترجمہ وتشریح:** اجی دائی جاگتی ہے اور ساس یہیں کہیں ہے ہمسائیوں سے بھی بگاڑ ہے کوٹھے پر جٹھانی بڑی غصہ ور ہے اسے، صاحب بن ہیں ٹھہرو میرا ہاتھ نہ کھینچو ورنہ نند جاگ پڑے گی۔ اس کو ناراچ اشٹی اور ناراچ بھی کہتے ہیں۔ اگر غور کر دیہ چنچل چھند کا معکوس ہے۔

دیگر:

مہش کے مہتو کو وویک بار بار ہو — آکھنڈ ایک تو کا انیک دھا وچار ہو

بگاڑ کے سماج کے پربند کا سدھار ہو — پرویں پنچ راج کے پرنچ کر پرچار ہو

(ناتھورام شنکر شری پیوش پنگل، بحوالہ بیدار سر)

دیگر:

جو روز روز گوپ تئے کرشن سنگ دھاوتیں

سو گیت ناتھ پاؤں سوں لگائے چت گاوتیں

کبوں کھوائے دودھ او دہی ہری رجھاوتیں

سو دھنیہ چھانٹری لاج پنچ چامرے دولاوتیں

**ترجمہ وتشریح:** ہر روز جو گوپیاں بانسری کا سر سن کر دوڑ کر شری کرشن ک پاس جایا کرتی ہیں اور ان کے چرنوں میں چت لگا کر گیت اس کا گایا کرتی ہیں اس پرکار کبھی کبھی دہی اور دودھ پلایا کرتی ہیں اور رجھایا کرتی ہیں وہ بہت خوش قسمت ہیں۔

(شری بھانو جی چھند پربھاکر، ص 41)

OO

# بحر رجز

## 1. چمپاکلی – चमपाकली 12 ماترا

### سر لے: تاتا بتاتا تاتا بتا / ताता विताता ताता विता

(i) بحر رجز مربع سالم 'مس تف علن مس تف علن' مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال دیکھیے:

کشتی پھنسی طوفان میں
مجھ کو بچا میرے خدا

(معراج العروض، ص41، عارف حسن خاں)

دیگر:

آتی ہے آوازِ درا
دیکھو وہ گرو اڑتی ہوئی آکاش پر چڑھتی ہوئی
ہر موڑ پر مُڑتی ہوئی ہر سمت کو بڑھتی ہوئی
حسرت بھری خاموشیاں
ہیں ساتھ ساتھ اُس کے رواں

(موت کا قافلہ، حفیظ جالندھری، ص21، اردو عروض، حبیب اللہ غضنفر)

تقطیع آپ کریں گے۔

(ii) **مدھومالتی چھند (मधुमालती)**: مندرجہ بالا عربی بحر کے مماثل بھاشا میں چھند 'مدھومالتی' اس میں چودہ ماترائیں آتی ہیں یہ چھند 'ہیر' کا دگنا ہے اس کو

'سرس' بھی کہتے ہیں۔ مثال دیکھئے۔ اچاریہ بھانو جی نے چھند پر بھاکر ص 45 پر 'مدھومالتی' چودہ ماترائیں اس میں 7-7 پر وقفہ کا اصول بتایا ہے:

کل سپت سور مدھومالتی     آدیش پی پرتی پالتی
جبھی دھام میں سکھی دیکھئے     ایسی تیا دھن لیکھئے

نوٹ: ڈاکٹر بیدار سرس نے اس چھند کو بحر کامل میں پیش کیا ہے۔ ہماری رائے میں عروض کی رو سے درست نہیں۔ بحر کامل متفاعلن میں زحاف تسکین/ اضمر سے مس تف علن حاصل ہوتا ہے۔ جب مس تف علن۔ بحر رجز کا سالم رکن موجود ہے جو سات حرفی ماتر گن ہے تو پھر اسے بحر کامل سے حاصل کرنا درست نہیں، نہ عروض اس طرح کی اجازت دیتا ہے۔ یہ بات الگ ہے بھاشا میں سات ماترا مس تف علن ہو یا متفاعلن دونوں ایک مانا گیا ہے اس رعایت سے موصوف نے بحر کامل میں لیا ہو تو اور بات ہے۔

## 2. گل رسیا—गुल रसिया 24 ماترا

سرلے: تاہمہ تا چار بار / ता सविता चार बार

(i) بحر رجز مثمن مطوی مفتعلن مفتعلن مفتعلن چار بار فی مصرعہ شعر میں دوبار مثال پر غور فرمایئے:

اپنی نگاہوں سے مجھے یار گرانا نہ کبھی     خواب مری چاہ کی مٹی میں ملانا نہ کبھی

عارف حسن خاں، معراج العروض، ص 93)

دیگر:

یاد دلاؤں کسی گل چیں کے قریب آپ نہ جائیں     خوش نظری مجھ کو ملی گل بدنی آپ کی ہے

(آہنگ وعروض، کمال احمد)

تقطیع شعر دوسرا مصرعہ ثانی:

| خش نظری | مج ک ملی | گل بدنی | آپ کی ہے |
|---|---|---|---|
| مفتعلن | مفتعلن | مفتعلن | مفتعلن |

باقی ایک شعر اور مصرعہ مشق کے لیے ہے۔

(ii) **سارس** (सारस): مندرجہ بالا عربی بحر کے مماثل بھاشا چھند 'سارس' ہے۔

بحر رجز مربع مطوی کا مفتعلن دوبار کا ذکر پہلے آچکا ہے اس کو مضاعف کرنے سے فی چرن چار بار مفتعلن کو سارس چھند کہتے۔ ہندی ساہتیہ چھند کار چھند ودیگن سورداس کی چھند یوجنا ص 212 پر درج مثال اچاریہ بھانو نے چھند پر بھاکر ص 65 میں جو مثال دی ہے۔ غور فرمایئے:

بھانو کلا راشی کلا، گادی بھلا 'سارس' ہے — رام تجت تاپ بھجت شانتی لہت مانس ہے
شوک ہرن پدم چرن ہوئے شرن بھگتی بجو — رام بھجو، رام بھجو، رام بھجو، رام بھجو

ہمارے پاس جو نسخہ ہے اس کے پہلے چرن میں لفظ راشی لکھا ہے مگر کسی نسخے میں پہلے چرن میں لفظ سشی کلا غالباً کتابت کی غلطی ہے۔ راشی کلا ہونا چاہیے۔ راشی کلا سے تقطیع درست ہوسکتی ہے۔ نہیں تو ایک ماترا کی کمی ہوجاتی ہے راشی کو بھاشا میں لکھ کر دیکھیے राशि کو اگر रा کے بیچ ملادیں تو स سشی بن جاتا ہے۔ اس کتابت کی غلطی سے ایک حرف کی کمی ہوجاتی ہے۔ اصلی متن میں راشی ہوگا۔ بھاشا میں اس چھند (بحر) کے تعلق سے ہندی چھند شاستری (عروض داں) کی رائے مختلف ہے۔ اچاریہ بھانو جی سری چھند پر بھاکر میں اس چھند کے تعلق سے رائے دی ہے:

> 'یہ چھند اردو سے ملتا جلتا ہے۔ مفتعلن چار بار آتا ہے۔ 'دگ پال' کے شروع میں وتد مجموع آتا ہے اور 'سارس' کے شروع میں وتد مفروق اگر بحر کے ارکان میں ہر جگہ رکن میں وتد مفروق ہوتو ترنم میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ نیز بحر کے ارکان میں ہر رکن میں وتد مفروق ہوتو ٹھیک اور نہ ہوتو یعنی وتد مجموع آئے تو بھی غلط نہیں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا نہ کوئی نقصان۔'

ڈاکٹر پتولال شکل کی رائے اس چھند کے تعلق سے یوں ہے یہ چھند وتد اوتاد کی بنا پر چلتا ہے اور چار وتد کے بعد وقفہ آتا ہے یہ بحر پنچامر کی طرح ہے اور ماترک صورت میں پہلی ساتویں، دسویں، سولویں، بائیسویں ماترا لگھو (متحرک) ہوجاتی ہے۔ ادھونک کاویہ یوجنا صفحہ 291-290 پر مثال دیکھئے بحوالہ بیدار سرس، ص 202)

یووک — پرتیتی پریتی پران میں، چرن دھرو چرن دھرو 3x8 ماترائیں

یوتیاں ہردیہ کمن، پرنیہ سُر بھی، گرہن کرو گرہن کرو 12-12 ماترائیں

یوڈک لیے ہو ہاتھ ہاتھ میں، نہ تم ڈرو نہ تم ڈرو 12-12 ماترائیں

یوتیاں سرجن دکاس کی شکھر، وہن کرو وہن کر 12-12 ماترائیں

بقول ڈاکٹر بیدار سرس اس کی تقطیع کرنے سے معلوم ہوتا ہے یہ بحر ہزج مقبوض جمیع القام مفاعلن چار بار پوری اترتی ہے اس لیے یہ دھن سارس مفتعلن کی نہیں ہو سکتی، اس لیے سارس کو پنچامر کی ماترک روپ کہنا درست نہیں۔

مگر ہمارا ناقص رائے ہے کہ مس تف علن میں جیسا آپ نے دیکھا اس باب کے شروع میں زحاف خبن کے عمل سے مفاعلن حاصل ہوتا ہے اور زحاف طے سے مفتعلن نیز بحر رجز کے تحت مفاعلن از روئے معاقبہ ایک دوسرے کی جگہ بھی رکھے جا سکتے ہیں، کوئی عروضی پابندی نہیں ہے۔ اس لیے اچاریہ بھانوجی کی رائے درست ہے کہ چھند سارس میں چاہے مفتعِلن چار بار فی چرن آئے یا مفاعلن چار بار چرن اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا نہ کچھ نقصان ہے اور ڈاکٹر چتولال شکل کی رائے کیوں کہ بحر رجز میں اس چھند کے تحت مفاعلن چار بار آتا ہے یہ چھند پنچامر کی طرح ہے۔ اس کو سارس سمجھنا چاہیے بھی غلط نہیں اس میں ہماری رائے ہے جب مفاعلن اور مفتعلن بحر رجز کے تحت ایک دوسرے کی جگہ از روئے معاقبہ رکھے جا سکتے ہیں۔ اگر سارس میں ان دونوں رکنوں کے اختلاط کی اجازت دی جائے تو درست ہوگا۔

**نوٹ:** اس مخلوط وزن میں اہل فارس نے اختیار شاعرانہ سے بہت کام لیا ہے اور اکثر مفتعلن کی جگہ مفاعلن بھی لاتے ہیں اور کبھی کبھی ان کا تناسب کانوں کو بھلا لگتا ہے۔
مثال دیکھیے۔ مطلع:

وجد میں گل عذار ہو لطف بہار ہو نہ ہو گائے وخوش گلو غزل دھن میں ستار ہو نہ ہو

(مؤلف، کندن پارے)

تقطیع: مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن، ہو سکتی ہے کر کے دیکھیے۔

ڈاکٹر گوری شنکر وجیندر کی رائے سارس چھند کی صورت دو وتد کے چار ٹکڑے کا اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ کنڈل چھند کے آخر میں دو ماترائیں جوڑ دی جائیں تو

سارس چھند رونمائی کرتا ہے۔ سورداس نے سب سے پہلے اس کو استعمال کیا موصوف نے سورداس کی جو مثال دی ہے وہ قابل غور ہے۔ مثال:

جیسی اکرور مور پرم گتی پٹھاوے ری　　　پران ناتھ کمل نین بانسری بجاوے ری
کہا کہو کہن کٹھن کہے کون مانئے ری　　　سور داس پریم، پیرو ہی ملئے جانئے ری

(سور ساگر پد سنکھیا، ص4020)

اردو عروض کے مطابق مندرجہ بالا مثال کے ہر چرن کی سر لے ترنگیں الگ الگ بجتی ہیں۔ ان میں مفاعلن مفاعلن مفتعلن اور مفاعلن کا بھی استعمال کیا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے سورداس نے اردو عروض کی طرح اختیار شاعرانہ سے کام لیا ہے۔ مقطع:

قریب کندن ہو جو گل پائے گا دل سکون کل　　　آئے گا کا حظ بہار کا چاہے بہار ہو نہ ہو

(مؤلف، کندن پارے)

تقطیع: مقطع میں پہلا رکن مفتعلن کی جگہ مفاعلن اور حشو میں مفتعلن رکھا ہے اور مطلع میں اوپر آپ نے دیکھا۔ پہلا رکن مفتعلن ہے۔ اردو عروض اس کی اجازت دیتا ہے۔

**نوٹ:** یہ دھیان رہے کہ بحر ہزج میں مفاعلن اور مفاعیل کا ازروئے معاقبہ جائز ہے لیکن بحر رجز میں مفاعلن / مفتعلن کے ساتھ مفاعیل کا خلط جائز نہیں۔

## 3. گنگ وجمن गंगो जमन – 28 ماترا

سر لے: تا تا وتا 4 چار / ताता विता चार बार

(ا) بحر رجز مثمن سالم: مس تف علن... مس تف علن / سالم چار بار فی مصرعہ مثال دیکھئے:

اب تو کسی صدمے کا بھی　　　ہوتا نہیں دل پر اثر
آزار سہہ سہہ کر دلِ　　　نازک کو پتھر کر لیا

(مؤلف کندن پارے، ص56)

مقطع:

ناز و ادا سے اپنا دل کندنؔ نہ بچ پایا کبھی
محبوب نے جب سحر سے دل کو مسخر کر لیا

شعر کے پہلے مصرعہ کی تقطیع دیکھئے:

اب توکسی صدمے ک بھی ہوتانہیں دل پراثر
مستفعلن مس تف علن مس تف علن مس تف علن

فی مصرعہ چار بار۔ باقی مصرعہ اور مقطع آپ تقطیع کریں مشق ہوجائے گی۔

دیگر: مثال عہد جہانگیر کے صاحب کمال بزرگ منشی پیارے لال شوقی کی غزل کا مطلع ومقطع دیکھئے:

جن پریم رس چکھانہیں امرت پیاتو کیا ہوا جب عشق میں سر نہ دیاتو جگ جیاتو کیا ہوا
مارگ بسی سب چھوڑ کر دل تن سے تین خلوت پکڑ شوقی پیارے لال بن سب سے ملاتو کیا ہوا

(تاریخ اردوادب، بحوالہ بحرالفصاحت)

لفظوں کے بول سے پتہ چلتا ہے کہ عہد قدیم کی یاد میں خالص عربی بحر ہندوشعرا کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔

(ii) **گیت** (गीत): چھند میں فی چرن س 2 جگن بھگن رگن لگھو گرو (IIS+2x 2(ISI+ISI) + SII+SIS+I+S)20 برن کرت کے تحت آتا ہے جس کے اشتراک سے متفاعلن چار بار، بحر کامل مثمن سالم وجود میں آتی ہے۔ مثال دیکھئے سکھ دیو:

جو کہو چہو سو کہونہ مونہ گہور ہو بل دور تین + ڈھگ راورے ہر ہوں ڈرات یے بلوک بسور تیں
کرہون کہوتب کون اُتر نند مانو آگ ہے + رنگ راورے تن کو کہوں تنکو جو موتن لاگ ہے

**ترجمہ وتشریح**: جو کہنا ہے وہ دور سے کہو، میرے بدن کو ہاتھ نہ لگا، آپ کے پاس ڈرتی اور سسکتی ہوئی رہوں گی۔ جب نند خفا ہوگی تو اس کو کیا جواب دوں گی کیوں کہ کچھ نہ کچھ آپ کے بدن کا رنگ میرے بدن میں لگ جائے گا اس کو 'گیتا' اور 'ہر گیتا' بھی کہتے ہیں۔

(iii) **'ھر گیتا'** (हर गीता): ماترک چھند 28 ماترا کا فی چرن 23 ماترا پھر ایک رگن (SIS) 9 پھر > پر بشرام 12 پر چرن تمام مثال دیکھئے:

نوٹ: چار مصرعے:

(1) کن ہوں نہیں کر، لیو دودھ کو آج لگ سن لیجیے

(2) آئے نئے تم لین ہار رار نانن کیجیے

(3) چسکو پر دودھ چہر کو تو یوں ہی گردھر لیجیے

(4) جوڑے کہیں کر چھانٹر بگہہ کو جان گھر کو دیجیے

**ترجمہ وتشریح:** اے شری کرشن آج تک کسی نے دہی پر محصول نہیں لیا۔ تمھیں نئے لینے والے آئے، جھگڑا کرنا اچھا نہیں۔ اگر آپ کو دودھ دہی کا چسکا پڑا ہے تو یوں ہی لے لیجیے۔ ہم ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں کہ ہماری راہ نہ روکو اور گھر جانے دو۔

بعض عروضی 16 بشرام پر اور 12 پر چرن تمام بتاتے ہیں۔ بعض شروع چرن پر ایک تکن (SSI) لانا درست سمجھتے ہیں۔

میتھلیون گپت نے ہری گیتکا جو مثال دی ہے:

| | |
|---|---|
| دروت دریودھن نہ جو شٹھتا سہت ہٹھ ٹھانتا | جو پریم پورک پانڈوں کی مانیتا کو مانتا |
| تو ڈوبتا بھارت نہ یوں رن رکت پاراوار میں | لے ڈوبتا ہے ایک پاپی ناؤ کو منجھدار میں |

مندرجہ بالا چھند میں دوسرا اور چوتھا مصرعہ سولہ بارہ ماترا پر پورا اصول کے مطابق اترا ہے۔ مگر پہلے اور تیرے مصرعے میں سولہ بارہ کی بجائے چودہ ماترا پر اترتا ہے۔ سولہ بارہ پر لفظ شٹھتا نوٹ پھوٹ جاتا ہے اور تیرے مصرعہ میں رن رکت بھی دو پھاڑ ہو جاتا ہے۔ مصرعہ میں اس طرح کی شکست ناروا چھند کے اصول کے حساب سے ناجائز ہے۔

**نوٹ:** اردو میں مفرد و سالم بحور میں شکست ناروا کی قید نہیں ہوتی۔ مرکب بحور اور مفرد جو مسمط کے لیے مقرر ہیں۔ ان میں وقفہ کا شرط لازمی ہے۔ اگر مفرد اور سالم بحور میں یہ شرط لازمی قرار دی جائے تو کسی صف اول کے شاعر کا کلام اس نقص سے پاک ہیں۔ ہر ایک شاعر کے کلام میں نقص پایا جائے گا۔ مگر میتھلی شرن ہری گیتکا کی مثال میں الفاظ ٹوٹنا کسی طرح جائز نہیں ہماری رائے میں ہندی چھند ہر گیتکا میں سولہ بارہ پر وقفہ کی شرط/قید درست نہیں چودہ چودہ پر وقفہ آئے گا تو کلام مترنم ہو جاتا ہے۔

متفاعلن بحر کامل سالم رکن سے زحاف اضمار / تسکین نے 'متفا' فاصلہ صغریٰ کی درمیانی حرکت 'ت' کو ساکن کرتا ہے اور مزاحف رکن 'مس تف علن' حاصل ہوتا۔ بحر رجز (چھند ہر گیتکا' کا بھی یہی رکن ہے اس میں عمل کرنے والے بھی وہی زحاف ہیں جو بحر رجز سالم رکن میں کرتے ہیں۔ مزاحف بحور بھی وہی حاصل ہوتی ہیں صرف ناموں کو گورکھ دھندا ہے اور کوئی فرق نہیں اس لیے یہ ذہن میں رہے۔ بحر میں ہر جگہ تسکین / اضمار زحاف کے عمل سے بحر بدل جائے گی اس لیے ایک رکن سالم مزاحف بحر میں رکھنا ضروری ہے۔ متفاعلن سے حاصل کی گئی اس طرح یہ مس تف علن بحر ہر گیتکا کہلاتی ہے اور ہری گیتکا بھی۔ ان میں فرق اتنا ہے کہ ایک مستفعِلن چار بار سے ماترک چھند کہلاتا ہے اور متفاعلن سے حاصل کی گئی برن گن کہلاتی ہے۔

اردو عروض کے لحاظ سے جو بحر مستفعلن سے حاصل ہوتی ہے اسے بحر رجز میں ماترک چھند میں رکھیں گے اور جو 'متفاعلن' سے حاصل ہوتی ہے اُسے بحر کامل میں جگہ دیں گے۔

○○

# بحر رمل

## 1. پُربھار–पुर बहार 11 ماترا

सरले: تابتان تان تا / तावितान तानता

(i) بحر رمل مربع مکفوف (فاعلات) محذوف (فاعلن) مصرعہ میں ایک بار شعر میں دوبار۔

**نوٹ:** اگر مندرجہ بالا ارکان کو فاعلن مفاعلن کردیں تو یہ آہنگ بحر ہزج مربع اشتر (قبض وخرم اور قبض کے مماثل ہوجاتے ہیں۔ مثال دیکھئے:

پیاس سے خراب ہیں ساقیا شراب دے
کون آ کے لے گیا سب متاع میکدہ
سب شراب کیا ہوئی ساقیا حساب دے

(آہنگ وعروض، کمال احمد صدیقی)

تقطیع: بحر رمل کے ارکان میں مصرعہ ثانی:

| ساقیاش | راب دے |
|---|---|
| فاعلات | فاعلن |

باقی مصرعہ آپ تقطیع کریں۔

بحر ہزج مربع اشتر مقبوض کے فاعلن میں تقطیع دیکھئے۔ شعر دوسرا:

| کون آ | ک لے گیا | سب متا | ع میکدہ |
|---|---|---|---|
| فاعلن | مفاعلن | فاعلن | مفاعلن |

(ii) **سمانیکا** (समानिका): اردو کی مندرجہ بالا بحر کے مماثل بھاشا میں چھند سمان / سمانکا سے جو فی چرن رگن (SIS) + جگن (ISI) + گر + (S) کے اشتراک سے مرکب ہے۔ یہ برن گن 'اشٹک' کے تحت آتا ہے۔ سات برنوں کا چھند ہے اس میں 11 ماترائیں آتی ہیں۔ مثال دیکھئے:

رام نام گاورے اشٹ جام دھیاورے
بول بال سانچ رے، سانچ کو نہ آنچ رے

تشریح و ترجمہ: رام کا نام رٹ آٹھ پہر اسی فکر میں رہ اور سچ بولا کر مثل مشہور ہے۔ سانچ کو آنچ نہیں۔ فاع لات فاعلن. بحر رمل مکفوف محذوف یا ہزج مربع اشتر مقبوض اس چھند کو 'سمان' بھی کہتے ہیں۔

## 2. نوبہار – नौबहार 12 ماترا

سر لے: تابتان تابتان / तावितान तावितान

(i) بحر رمل مربع مکفوف (فاعلات) مقصور (فاعلان) / محذوف مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ اردو میں محذوف و مقصور کا خلط جائز ہے مگر بھاشا میں نہیں۔ کیوں کہ ایک حرف / ماترا سے نام بدل جاتا ہے۔ مثال دیکھئے:

جاگ سوز، عشق جاگ

فاعلات / فاعلان

سرد ہوگئی ہے رات

تقطیع: مصرعہ اولیٰ سرد ہوگ (فاعلات) ئی ہ رات (فاعلان)

(حفیظ جالندھری، سوز و ساز، ص 50، بحوالہ سمیع اللہ اشرفی)

(ii) **ملکا** (मल्लिका): یہ آٹھ اکشروں کا برن گن چھند برن برت 'اشٹک' کے تحت آتا ہے جو رگن (SIS) + جگن + (ISI) گرو (S) لگھو (I) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ اس میں بارہ ماترائیں ہیں۔ مثال دیکھئے:

نیک ہوت ہاس مند، جو لکھے لجات چند　　یوں لگے اپار جوت ملِنگا ملین ہوت

(سکھ دیو)

**تشریح وترجمہ:** جب وہ ذرا مسکراتی ہے تو چاندا سے دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہے اور اس کے بدن کا رنگ دیکھ کر چمیلی شرماتی ہے۔ نیز:

دیش دیش کے نریش　　شوبھ جے سوے سویش

جانئے نہ آدی انت　　کون داس کون سنت　کیشو

فاعلات / فاعلان

(شری پنگل پیوش، ص69)

اس چھند کو سمانی بھی بتاتے ہیں۔

## 3. گل ہزارہ – गुल हज़ारा

سرلے: تابتاتا،تابتاتا / ताविताता ताविताता

(i) بحر رمل مربع سالم 'فاعلاتن فاعلاتن' مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ اردو میں اس بحر کا استعمال بہت کم ہوا ہے۔ مثال دیکھئے:

کوئی آہٹ ہے نہ سایہ　　کیا جگہ ہے ہم کہاں ہیں

دل تو ان کے ہاتھ میں ہے　　نظروں سے لیکن نہاں ہیں

خامشی بن جائے گی نطق　　یہ بھی انداز بیاں ہیں

(آہنگ وعروض، ص185، کمال احمد صدیقی)

تقطیع:

| کوئی آہٹ | ہے نہ سایہ | کا جگہ ہے | ہم کہاں ہیں |
|---|---|---|---|
| فاعلاتن | فاعلاتن | فاعلاتن | فاعلاتن |

باقی مصرعہ میں آپ تقطیع کریں گے۔

(ii) **سوم** (सोम): اردو میں مندرجہ بالا بحر کے مماثل بھاشا میں 'سوم' چھند ہے۔ یہ برن گن برن برت 8 برن 'انشٹپ' کے تحت آتا ہے۔ یہ رگن (SIS) + تگن

(SSI)+2 گرو (SS) کے مرکب سے حاصل ہوتا ہے۔ مثال دیکھئے:

کرشن مادھو گوکلیشا + چکر دھاری جادیشا
رادھکا دھیشا مکندا + گائے لے رے نند نندا
(اتم)

**تشریح وترجمہ**: تو یاد کرلے کرشن اور مادھو اور گوکل کے مالک اور چکر رکھنے والے راجاؤں کے مالک اور رادھا کے خاوند اور مکند اور نند کے فرزند کو۔

(iii) **منورم** (मनोरम): مندرجہ بالا عربی بحر کے مماثل بھاشا نزدیکی ماترک چھند منورم ہے۔ اس میں شروع میں گرو (S) اور آخر میں لگھو (I)، دو گرو (SS) یا گرو (S) دو لگھو (II)۔ مثال دیکھئے:

میں مٹی نسیم پریہ میں وہ گیا بندھ لگھو ہردیہ میں
دکھ اتھتی کا دھو چرن تل، وشور سے کر رہا جل
(مہادیوی ورما نیرجا گیت، ص 4، بحوالہ بیدر سرس)

اس کو 'منورما' بھی کہتے ہیں۔

## 4. گل اشرفی – गुल अशरफ़ी 19 ماترا

سرلے: تاتنا تا تاتنا تا تاتنا / तावितावा तावितावा तावितव

(i) بحر رمل مسدس سالم محذوف / فاعلاتن فاعلاتن فاعلن (محذوف) / فاعلان مقصور مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال دیکھئے:

چھین لی اک بے وفا نے ہر خوشی
تیر غم کندن سہا جاتا نہیں (مولف)

اردو کی اس بحر میں مقصور الآخر کا خلط جائز ہے مگر بھاشا میں نہیں۔

دیگر:

مرے دل میں جب تو ہے جلوہ فگن نور سے پُر نور ہے مرے دل کا جہاں
(مؤلف، کندن پارے، ص 34)

(ii)**پیوش ورش** (पियूष वर्ष)۔

(iii)**آنندوردھک** (आनन्द वर्धक): مندرجہ بالا دونوں بحر عربی بحر کے نزدیکی مماثل ہیں۔ یہ انیس بیس ماتراؤں کی بحریں (چھند) ہیں۔ ان میں صرف اتنا فرق ہے۔ پیوش ورش میں 10-9 پر وقفہ کا اصول ہے۔ آنند وردھک میں کوئی اصول نہیں۔ دونوں چھندوں کے آخر میں لگھو (I) گرو (S) آتے ہیں۔ 'پیوش ورش' کی مثال دیکھئے:

دِی ندھی پیوش، ورشت جھری لگا     رام تجی، نہیں آن، ہے کوئی سگا

یہ سکل سنسار سپنے تول ہے     سانچ ناہیں میت، بھاری بھول ہے

(بھانو چھند پربھاکر، ص52)

آنندوردھک کی مثال 19 ماترا آخر میں لگھو گرو (I-S)۔ مثال:

سب رنگوں میں پھر رہی ہے بجلیاں نیل نیرد! کیا نہ برسو گئے کبھی

ایک جھونکا اور ملیانل رہا چھد کلکا ہے کھلی جاتی ابھی

(پرساد مکند گپت، ص135)

مندرجہ بالا ہمارے دو اشعار جو بطور مثال دیے ہیں ان میں مصرعہ اولیٰ آنند وردھک کی مثال ہیں اور مصرعہ ثانی پیوش ورش میں ہیں۔

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے اپنے مقالہ پیوش ورش کی درج ذیل جو مثال دی ہے۔ اس میں موصوف نے وقفہ کا اصول دھیان میں نہیں رکھا۔

وقفہ 9-10 کی بجائے 10-9 میں ہے۔ مثال دیکھئے:

اُرملا کہنے چلی کچھ پر رکی

9 - 10 - 19

اور نچ آنچل، پکڑ کر وہ جھکی

(میتھلی شرن گپت ساکیت، ص41)

نوٹ: پیشوورشی / ورش کی طرح وقفہ کا اصول اردو بحر میں نہیں ہے۔ ڈاکٹر وجندر مشر کے قول کے مطابق چھند سمیرر، ودھاتا اور دگپال، آنندوردھک اور پیوش ورش کی طرح

اردو فارسی بحروں سے متاثر ہو کر بھاشا کے کویوں نے ان میں طبع آزمائی کی ہے۔ ان بحور کی۔ مثال سنسکرت کے چھندوں میں نہیں ملتی۔ (ہندی ساہتیہ کا چھند وویچن، ص 383)

## 5. आशियाना–آشیانہ

सरले: تابتاتا، تابتاتا، تابتان / ताविताता ताविताता तावितान

(i) بحر رمل مسدس سالم مقصور الآخر فاعلاتن فاعلاتن فاعلان/ فاعلات۔

**نوٹ:** بھاشا والے کوئی شاعر آخر رکن 'فاعلات' رکھتے ہیں کیوں کہ ان کے یہاں آخری حرف متحرک ہوتا ہے۔ مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال دیکھیے۔ جیسا کہ ہم نے بحر نمبر 7 گل اشرفی کے سلسلے میں بحث کی ہے کہ محذوف الآخر/ مقصور الآخر کا خلط اردو بحور میں جائز ہے نیز محذوف الآخر میں نظمیں، بہت کم یا نایاب ہیں۔ مگر ہندی میں یہ الگ الگ نام سے خوب مستعمل ہیں۔

(ii) **کھری** (केहरी): یہ برن گن برن برت (جگتی) کے تحت آتا ہے اس میں بارہ اکثر ہوتے ہیں۔ رگن (SIS) تگن (SSI)+ مگن (SSS)+ جگن (ISI)، 20 ماترائیں:

| SIS+S | SI+SS | S+ISI |
|---|---|---|
| فاعلاتن | فاعلاتن | فاعلات |

**نوٹ:** اس چھند کو ڈاکٹر پتولال شکل نے پیوش راشی بتایا ہے۔ مگر اچاریہ بھانو جی شری چھند پر بھاکر 147 میں انھیں رکنوں کے تحت جو مثال دی ہے برن گن میں جو رگن تگن مگن بھگن کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے، غور فرمائیے:

رات میں جے کہری گر جیت گھور جائے بھاگیں کانئے ہوتئے سو بھور
دیوی پوجا کیجیے مٹئے وشاد بھگتی کیجیے لیجیے آشیرواد

(اچاریہ بھانو چھند پر بھاکر، ص 147)

## 6. زلف مشکیں–जुल्फे मुशकीं 21 ماتر

सरले: تابتاتا 3 بار = ताविताता 3 बार

(i) بحرِ رمل مسدس سالم 'فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن' مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔
مثال دیکھئے:

ہم تھے خود بیں نرگسیت کھینچ لائی  آئینہ خانہ میں آ کر کھو گئے ہم

(آہنگ وعروض، کمال احمد صدیقی، ص178)

تقطیع:

| ہم تھے خود بیں | نرگسیت | کھینچ لائی | آئینہ خا | نے مِ آ کر | کھو گئے ہم |
|---|---|---|---|---|---|
| فاعلاتن | فاعلاتن | فاعلاتن | فاعلاتن | فاعلاتن | فاعلاتن |

دیگر:

جھوٹے وعدوں پر کسی کے جی رہا ہوں  کچے دھاگوں سے گریباں سی رہا ہوں

(زار علامی، کلید عروض، ص274)

ڈاکٹر بیدار سرس نے بحرِ رمل مسدس سالم کی جو مثال دی ہے۔ تقطیع نہیں مثال دیکھئے:

قتل عام کر چکا غمزہ تو بولے  کیا کیا اے خانماں خراب تو نے

اس تقطیع میں جو ارکان آتے ہیں 'فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن' آپ کر کے دیکھئے:

(ii) **سندھو** (सिंधु)، 21 **ماترا کا**۔ یہ ماترک چھند بقول شری اچاریہ بھانو جی کے ہر چرن کے شروع میں ایک لگھو (I) ماترا آنا چاہیے اس میں وقفہ کا کوئی اصول نہیں ہے۔ مثال غور فرمائیے:

لہے پربھو تا سدا جو شیل کو دھارے  دیا ہر سوں ترے گل آپنو تارے

(اچاریہ بھانو چھند، پربھاکر، ص57)

(iii) **کامنی** (कामनी): یہ چھند مندرجہ چھند کے مماثل ہے جو برن گن اور برن برت اور 'جگتی' کے تحت ہے۔ مثال:

اس سے ہلتی نہیں ہے ایک ڈالی  اس سے ہلتا نہیں ہے ایک پتا
یدی پرنیہ جاگا نہ ہوتا اس نشا میں  سپت ہوتی دشو کی سمپورن ستا

(رجیندر، ڈاکٹر گوری شنکر)

تقطیع سے پتہ چلتا ہے صرف تیسرا مصرعہ 'کامنی' چھند کا ہے جس میں پہلا حرف (ماترا) متحرک ہے یہ قول اچاریہ بھانو کا ہے۔

## 7. گل مبارک– गुल मुबारक 27/26 ماترا

سرلے: تابتاتا3 بارتابتا / तावितााता 3 बार + तावितता

(i) بحر رمل مثمن محذوف الآخر 'فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن / محذوف فاعلان مقصور فی مصرعہ اس بحر میں محذوف / مقصور الآخر کا خلط جائز ہے مگر بھاشا میں نہیں۔ اس میں 26/27 ماترائیں آتی ہیں وقفہ کا الگ الگ اصول ہو تو بحر بدل جاتی ہے۔ مثال دیکھئے:

| | |
|---|---|
| آگ یہ چاروں طرف ہے کسی کی بھڑکائی ہوئی | (مقصور الآخر) |
| ہر کلی ہے باغ میں حدت سے مرجھائی ہوئی | (مقصور الآخر) |

(مؤلف کندن پارے، ص97)

دیگر:

| | |
|---|---|
| مسکراہٹ قہقہے کندن سبھی جاتے رہے | (محذوف الآخر) |
| ایک عرصہ ہوگیا لب پر ہنسی آئی ہوئی | (مقصور الآخر) |

دیگر:

| | |
|---|---|
| دونوں کی دل کی تمناؤں میں تھا یکساں سرور | (مقصور الآخر) |
| زندگی کا جب سفر کندن بہم کرتے رہے | (محذوف الآخر) |

**نوٹ**: مندرجہ بالا بحر میں اگر وقفہ بارہ چودہ پر کریں تو بحر کا نام 'گیتا' ہوتا ہے اور اگر سولہ گیارہ پر کریں تو چھند 'سری' اور 'ہر پد' کہلاتا ہے کیوں کہ سری اور ہر پد میں 26 ماترائیں ہوتی ہیں۔ دونوں میں فرق ہے۔ 'سری' میں 23 ماترا پھر ایک جگن (ISI) اور 'ہر پد' میں 24 ماترا پھر ایک گرو پر ایک لگھو (I) ہوتا ہے۔ وقفہ دونوں میں سولہ گیارہ پر آنا چاہیے۔

(ii) **ہر پد** (हरपद): یہ ماترک چھند ہے فی چرن 24 ماترا پھر ایک گرو (S) اور ایک لگھو (I) سولہ پر وقفہ گیارہ پر تمام۔ مثال:

سن برج بالن کے بیچ موہن بھولے سکل سیّاں

چرن چھوُن دھائے تب لاڑل، پکڑ لیو کر آن

**تشریح و ترجمہ:** برج کی عورتوں کی تقریر کو سن کر کانھ سب ہوشیاری بھول گئے اور قدم چھونے کو دوڑے تب رادھا نے آکر ہاتھ پکڑ لیا کہ ہاں ہاں۔

(iii) **سرسی** (सरसी): 23 ماتر پھر ایک جگن (ISI)، 16 پر وقفہ پھر 11 پر چرن تمام مثال دیکھئے:

من موہن ہری رادھا بلبھ گوکلیش برج چند مدھوسودن گوبند مراری کیشب جسُمت نند

سارنگ دھر گوپال چتر بھج ناشو دکھ اگھ پھند داموور مادھو گردھاری کرپا سندھ سکھ کند

**تشریح و ترجمہ:** اے قاتل مدھو اور گائیوں کے بچانے والے اور قاتل مُر اور چھیر سمند کے سونے والے جسودہ کے فرزند دل لبھانے والے رادھا کے پیارے گوکل مقام کے مالک برج کے چاند داموور مادھو پہاڑ اٹھانے والے دریائے مہر سکھ بنیاد کماندار گائیوں کو پالنے والے چار بازو والے میری تکلیفوں اور گناہوں کے پھند کو کاٹو۔

(iv) **سیتا** (सीता): یہ مندرجہ بالا عربی بحر کا 'محذوف الآخر' کے مماثل چھند ہے۔ یہ برن گن برن برت (ات شرکرر) کے تحت آتا ہے جو رگن (SIS) + تگن (SSI) + مگن (SSS) + یگن (ISS) + رگن (SIS) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے:

| فاعلن مف | عول مفعو | لن فعولن | فاعلن |
|---|---|---|---|
| فاعلاتن | فاعلاتن | فاعلاتن | فاعِلن |

مثال:

| جنم بیتا | جات بیتا | انت ریتا | باورے |
|---|---|---|---|
| رام سیتا | رام سیتا | رام سیتا | گاورے |

نوٹ: ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے سیتا چھند کے جو ارکان بتائے ہیں۔ وہ تو درست ہیں مگر موصوف کا کہنا گیتا کے بھی ارکان وہی ہیں اس سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ گیتا، گیت یا ہر گیتا کے ارکان الگ ہیں۔ بحر کامل مثمن سالم متفاعلن چار بار کے برابر ہیں جس کا ذکر ہم

بحر کامل میں کریں گے۔

## 8. گل شگفتہ 27 गुल शगुफ़ता – ماترا

سرلے: تابتاتا 3 بار+تابتان / ताविताता 3 बार + तावितान

(i) بحر رمل مثمن سالم سالم سالم مقصور الآخر' فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلان' اس کی مثال ہم جو نمبر 7 میں دے چکے ہیں، وہاں دیکھئے۔

(ii) شدھ گیتا شدگا، گیتکا (शुद्धीता)۔ یہ ماترک چھند ہے اس کی مثال چند مصرعہ پر غور فرمائیں:

پالنے والا دھرم کا ہے کہاتا دھرم ویر — سب لکیروں میں اسی کی ہے بڑی سندر لکیر
ہے سُرتنوں سے بھری سنسار میں اس کی کُٹیر — وہ الگ کرکے دکھاتا ہے جگت کو چھیر نیر
ہے اسی سے آج تک مرجاد کی سیما بچی — سیڑھیاں سکھ کی اسی کے ہاتھ کی ہی ہیں رچی

(دھرم ویر)، ہری اودھ سریادا، سمت 1968 وکرمی بھاگ 1، بحوالہ سمیع اللہ اشرفی، ص 206)

آخر میں فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف آیا ہے۔

بقول سمیع اللہ اشرفی اسی اوزان کو 'گیتکا' چھند کے تحت میتھلی شرن گپت نے 'کسان' اور 'رنگ میں بھنگ' میں استعمال کیا ہے۔

## 9. گل عجائب 28 गुल अजायब– ماترا

سرلے: تابتاتا 4 بار / ताविताता 4 बार

(i) بحر مثمن رمل سالم' فاعلاتن فاعلاتن 4 بار فی مصرعہ۔ مثال دیکھئے:

میں رہوں چارہ گری میں رات دن مصروف کندن — مقطع، کندن پارے، ص 60
پھونک دوں مردوں میں دم ہاتھ میں بھی دے شفا تو

دیگر:

ہیں جو دہشت گرد اُن کو، نیک راہوں پر لگا تو
کر نہ پائیں وہ بُرا کچھ کام لے ان سے بھلا تو — (مطلع)

تقطیع آپ کریں مشق ہو جائے گی۔ فاعلاتن چار بار تقطیع میں آئے گا۔

دور جدید کے اردو شعرا نے یہ بحر استعمال نہیں کی لیکن ہندی کویوں نے خوب اس چھند کو استعمال کیا ہے جن میں پنچن نرالا مہادیوی ورما وغیرہ نے.....

(ii) **مادھو مالتی** (माधव मालती): یہ ماترک چھند 28 ماتراؤں کا ہے جس میں تیسری، دسویں سترہویں اور چوبیسویں لگھو آتی ہے۔ مثال دیکھئے:

دیپ سی یگ۔ یگ جلوں پر دہ سہگ اتنا بتا دے
پھونک سے اس کی بجھوں تب چھار ہی میرا پتا دے
(پر یہ چرنتن۔ ہے بجنی، مہادیوی ورما، کوی
بھارتی، ص 451)

OO

# بحر کامل

## 1. گل نسترن - गुले नस्तरन 14 ماترا

سرلے: ہمہ تابتا، ہمہ تابتا / सविता विता सविता विता

(i) بحر کامل مربع سالم متفاعلن متفاعلن. بحر میں ایک بار شعر میں دو ر بار۔ مثال دیکھئے:

کبھی آ کے دیکھئے تو ذرا　　مرا حال کیا سے ہوا ہے کیا

(کلید عروض، زار علامی، ص 280)

تقطیع:

ک ب آ ک دے　　ک ءِ تو ذ را

متفاعلن　　متفاعلن

دوسرے مصرعہ کے لیے آپ تقطیع کریں گے۔

(ii) **سینتا (सयंता)**: اردو کی مندرجہ بالا بحر کے مماثل میں چھند 'سینتا' ہے یہ برن گن برن برت (پنکت) کے تحت آتا ہے اس میں 10 برن فی چرن سگن 2 جگن گرو (IIS+ISI+ISI+S) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ مثال:

جن جان کانھ کہون کہو　　نش دیوس ہی گھر ہی رہو

کہیو سو میں اب مان ہوں　　کب ہوں نہ روسن ٹھان ہوں

(سکھ دیو)

**تشریح و ترجمہ**: اے شری کرشن کہیں جانے کو نہ کہو رات دن گھر ہی میں

رہوں گی، جو کچھ تم کہو گے میں مانوں گی اب کبھی نہ تم سے روٹھوں گی۔

| جن جان کا | نہ کہو کہو | نہ ش دو سہی | گ رہی رہو |
|---|---|---|---|
| متفاعلن | متفاعلن | متفاعلن | متفاعلن |

باقی مصرعوں کی تقطیع آپ کریں مشق کے لیے۔

(iii) بحر متدارک مربع مخبوں مضاعف مثال دیکھئے:

ورت باڑں راوں نے سینو سرراج منڈل میں دھنیو

جگدیش اب رکھشا کرو، ویریت بات سبئے ہرو

(کیشو رام چندریکار، ص 417)

**نوٹ:** اس چھند کو بحر متدارک مقطوع مخلع میں بیدار سرس نے اپنے مقالہ میں ص 245 پر ذکر کیا ہے۔ یہ بحر کامل کا چھند ہے۔ چھند اسک سانچے فعِلن فعِل مخبوں مخلع سے تو حاصل ہوتا ہے مگر مقطوع مخلع سے نہیں۔ موصوف نے زحاف خبن کا ذکر نہیں کیا۔ موصوف کے ارکان بڑی آسانی سے متفاعلن متفاعلن میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ مقطوع مخبوں مخلع لکھنا چاہیے تھا نیز جب سالم بحور میں تقطیع ہو سکتی ہے تو مزاحف بحور میں تقطیع کرنا عروض اجازت نہیں دیتا دونوں آہنگ دیکھئے۔

(1) بحر متدارک مسدس مخبوں مخلع مضاعف

فعِلن فعِل فعِلن فعِل

(2) بحر کامل مربع سالم متفاعلن متفاعلن

## 2. گل دلستاں गुल दिलसताँ – 21 ماتر

سرلے: ہمہ تابتا 3 بار / सविता विता 3 बार

(i) بحر کامل مسدس سالم متفاعلن متفاعلن تین بار فی مصرعہ شعر میں دو بار۔ مثال دیکھئے:

وہی حسرتیں وہی رنج و سوز و ملال و غم — وہی کلفتیں وہی زیست مجھ کو وبال ہے

(ڈاکٹر زار علامی، کلید عروض، ص 280)

تقطیع:

| وہ حسرتیں | وہ رنج سو | زملال غم |
| --- | --- | --- |
| متفاعلن | متفاعلن | متفاعلن |
| وہ کلفتیں | وہ زلیس مج | ک وبال ہے |

(ii) **من ہنس (मन हंस)**: عربی کی مندرجہ بالا کے مماثل بھاشا میں چھند 'من ہنس' ہے یہ برن گن 15 برن برت 'اِت شرکرا' کے تحت آتا ہے فی چرن سگن + 2 جگن (ISI+ISI) + بھگن (SII) + رگن (SIS) سے متفاعلن متفاعلن تین بار حاصل ہوتا ہے۔ مثال:

کب ہون اچنا تک آے کے اِت ہو چلے          تب تے اچیت پرے منوں رِکت ہو چھلے
آنچرا وگھار دکھائے کے چھل سوں ہُیو          ترچھے چتے مسکائے کے کچھ تین کیو

(سکھ دیو)

**تشریح و ترجمہ**: عاشق کبھی ادھر سے نکلا جب سے بے ہوش پڑا ہے گویا کسی نے لبھایا ہو آنچل اٹھا کر فریب سے تو نے اپنی چھاتی (گات) دکھائی ترچھی نظر سے مسکرا کر اس پر تو نے کچھ کیا ہے۔

## 3. گل جانفزا गुले जाँफ़ज़ा - 28 ماتر

सविता विता 4 बार / سرلے: ہمہ تا بتا 4 بار

(i) بحر کامل مثمن سالم متفاعلن متفاعلن فی مصرعہ ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال:

کبھی ہم میں تم میں چاہ تھی          کبھی ہم سے تم سے راہ تھی

(مومن خاں مومن)

جو ہے چاہ دل سے، گلے لگا ترے فیصلے، میں نہ دیر ہو
نہیں چاہ دل سے پرے ہٹا، ترے فیصلے، میں نہ ہو

(مؤلف)

کبھی غم کے سانچے میں ڈھل گئے، کبھی راگ بن کے مچل گئے
یہ تو آرزو کے چراغ ہیں کبھی بجھ گئے کبھی جل گئے
(زار علامی، کلید عروض، ص 279)

تقطیع:

| ک ب غم ک سا | چ م ڈل گئے | ک بـ راگ بن | ک مچل گئے |
|---|---|---|---|
| متفاعلن | متفاعلن | متفاعلن | متفاعلن |

باقی اشعار مشق کے لیے ہیں۔ تقطیع آپ کریں۔

(ii) **گیت (गीत) گیتا**: ہری گیتا چھند اس کے نام ہیں جو عربی فارسی کے مذکورہ بالا بحر کے مماثل ہیں۔ یہ برن گن برن برت (کرت) کے تحت آتا اس میں 20 برن فی چرن س (IIS) +2 جگن (ISI+ISI) +بھگن (SII) + رگن (SIS) + سگن (IIS) + گرو (S) کے اشتراک سے مرکب ہے۔ سکھ دیو کی مثال پر غور فرمایئے:

جو کہو چھو سو کہو نہ مونہ گھور ہو بل دور تین ڈھگ راورے ہر ہوں ڈرات ہے بلوک بسور تیں
رکر ہوں کہو تب کون اوتر نند مانو آگ ہے رنگ راورے تن کو کہوں تنکو جو موتن لاگ ہے

**تشریح و ترجمہ**: جو کچھ کہنا ہو وہ دور سے کہو میرے بدن کو ہاتھ نہ لگاؤ آپ کے پاس ڈرتی اور سسکتی ہوئی رہوں گی جب نند خفا ہو گی تو اس کو کیا جواب دوں گی کیوں کہ کچھ نہ کچھ آپ کے بدن کا رنگ میرے بدن میں لگ جائے گا۔ عروضیوں نے 12 پر شرام آٹھ پر چرن تمام کیا ہے مگر کچھ عروضی اس کو ہر گیتا کا نام دیتے ہیں۔ ہمارا خیال ہر گیتا میں چار بار 'مس تف علن' آتا ہے جس کا ذکر ہم پہلے بحر رجز میں تفصیل سے کر چکے ہیں۔

○○

# بحرِ مضارع

## 1. گل ریز - गुल रेज़ 22 ماترا

सरले: تا تان تا بتان بتا تان تا بتا / तातान तावितान वितातान तावित

(i) بحرِ مضارع مثمن:

مفعول فاع لات مفاعیل فاع لن / فاع لان

اخرب مکفوف مکفوف محذوف / مقصور

یہ اصل وزن عمل تخنیق رعایتی مفعول فاع لاتن مفعول فاع لن / فاع لان۔

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے بحر کا نام مکمل نہیں لکھا۔ مکفوف دوبار لکھنا چاہیے تھا۔

اگرچہ ارکان درست تحریر کیے ہیں۔ مثال:

آدم کا جسم جب کے عناصر سے مل گیا جو آگ رہ گئی تھی سو عاشق کا دل بنا

(سودا)

اگر تقطیع کریں گے تو اصل وزن میں ہوگی آپ کر کے دیکھیں۔

نوٹ: اگر سودا کے مصرعہ ثانی میں تھوڑی ترمیم کر دی جائے مثلاً:

'جو آگ رہ گئی تھی عاشق کا دل بنا'

لفظ 'سو' جو اصل مصرعہ میں ہے اسے حذف کر دیا تو تقطیع دیکھیے:

| جو آگ | رہ گئی تی | عاشق کا | دل بنا |
|---|---|---|---|
| مفعول | فاع لاتن | مفعول | فاع لن |
| اخرب | مکفوف | مکفوف مخنق | محذوف |

(ii) **بیلا** (बेला): مندرجہ بالا عربی بحر کے مماثل بھاشا میں 'بیلا' چھند ہے۔ یہ 22 ماترک چھند ہے جس کی 5-8-11-17-20 ماتر لگھو آتی ہے جو متحرک ہے اس چھند کی طبع آزمائی نرالا نے اپنے مجموعہ غزل بیلا میں کی۔ اس وجہ سے پتولال شکل نے اس چھند کا نام بیلا رکھا۔ نرالا نے اردو کی بحر سے متاثر ہو کر استعمال کیا۔

بدلی جو ان کی آنکھ ارادہ بدل گیا
گل جیسے چھپایا کی بلبل مسل گیا
(بیلا سوریہ کانت، ترپاٹھی نرالا ص 83)

دیگر:

لنکا جلائے کل کھلوں کر بجھا دیا
مارے پرچنڈ دشٹ دیا بجھادیا

## 2. گل برگ गुल बर्ग– 24 ماتر

سرلے: تاتان تان تاتا 2 بار / तातान तानताता दो बार

(i) بحر مضارع مثمن اخرب (مفعول) مکفوف (فاع لاتن) مکفوف مخنق (مفعول) سالم (فاع لاتن)

یہ رعایتی وزن ہے جو اصول وزن مفعول (اخرب) فاع لات (مکفوف) مفاعیل (مکفوف) فاع لاتن (سالم) سے عمل تخنیق سے حاصل ہوتا ہے اردو میں دونوں کا خلط جائز ہے۔ مگر حشو دوم کو اخرب کہنا غلط ہے۔ سمیع اللہ اشرفی نے اپنے مقالہ میں 186 پر زحاف تخنیق کا ذکر نہیں کیا۔ بحر مضارع مثمن اخرب تجویز کیا ہے۔ مثال دیکھئے:

آنکھوں میں تھا اجالا، تھی روشنی بھی من میں
ماحول پرسکوں تھا جنبش نہ تھی بدن میں
بر آئی آس کندن دیدار کر کے تیرے
کیا لطف دل نے پایا اس عشق کی اگن میں
(مؤلف کندن پارے)

دیگر: اقبال کی نظم سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا اس وزن میں ہے۔ تقطیع آپ کریں گے مشق ہو جائے گی۔

(ii) **دگ پال (दिगपाल)**: مذکورہ بالا اردو فارسی بحر کے مماثل بھاشا میں چھند 'دگ پال' ہے۔ یہ ماترا چھند 24 ماترا کا ہے جس میں ہندی اردو شاعری کے مطابق 12-12 پر وقفہ کا اصول ہے اس چھند کا دوسرا نام 'مرد وگیتی' ہے اچار بھانو جی کے مطابق اس بحر کے ارکان مفعول / فاع لاتن مفعول فاع لاتن ہیں۔ موصوف نے جو مثال دی ہے آپ بھی ملاحظہ کریں:

سوتا وِراج دوئی، دگپال چھند سوئی
سوبدھی متے پرانی، جوں رام شری ہوئی
رے مان بات میری، مایا ہین تیاگی دیجیے
سب کام چانٹری یتا، اک رام نام لیجیے
(شری بھانو جی چھند پر بھاکر، ص 62-60)

موصوف نے اردو مثال دی ہے۔

کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
موہو بن جو سنا تھا تیرا مدھر ترانا
جی میں کھٹک رہا ہے پھر سے سناوے کا ہنا

مصرعہ دوم تقطیع:

| جی مے کھ | ٹک رہا ہے | پھ رسے س | نا د کا ہنا |
|---|---|---|---|
| مفعول | فاع لاتن | مفعول | فاع لاتن |

OO

# بحر مقتضب

## 1. گلاب جامن - गुलाब जामन 8 ماترا

सरले: बتان تاتا / वितान ताता

(i) بحر مقتضب مربع مرفوع مخبوں (فعول) مرفوع مخبوں مسکن (فعلن)، مرفوع مخبوں (فعول) مرفوع مخبوں مسکن (فعلن) مصرع میں ایک بار شعر میں دور۔ مثال:

نقاب رخ سے = ہٹائیں گے وہ

عجیب جلوے = دکھائیں گے وہ

تقطیع:

| مرفوع مخبوں | مرفوع مخبوں مسکن | مرفوع | مرفوع مخبوں مسکن |
|---|---|---|---|
| نقاب | رخ سے | ہٹاء | گے وہ |
| فعول | فعلن | فعول | فعلن |
| عجیب | جلوے | دکھاء | گے وہ |
| فعول | فعلن | فعول | فعلن |

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی و ڈاکٹر بیدار سرس نے اپنی معرکۃ الآرا تصانیف 'اردو ہندی کے جدید مشترک اوزان'، 'ہندی اردو کویتا میں چھند و دھان تلناتمک' جنھوں اس وزن کو بحر متقارب مربع اثلم کا وزن بتایا ہے جو سراسر غلط ہے۔ اس خوش فہمی وہ لوگ وزن کو دو چند فرما کر فتویٰ جاری کرتے ہیں کہ ان مقرر کردہ وزن بحر مثمن چار رکنی سے مشتق ہے۔ ایسا گردانا ان کی عروضی دانی پر حرف ہے۔ اس بحر کے سلسلے میں ہم اپنی تصنیف 'معراج فن'

میں 'مفاعلاتن' ہشت حرفی سالم رکن ص 53 عنوان کے تحت تفصیل سے بحث کی ہے۔ تقریباً گیارہ مختلف بحور کا ذکر کیا ہے جس میں بحر گلاب جامن کی بخوبی تقطیع ہوتی ہے اور علم عروض کی رو سے درست بحور ہیں مگر اس بحر کو متقارب کا آہنگ بتانا نہایت غلط ہے۔ (دیکھئے ہماری تصنیف 'معراج فن' اشاعت 2010)

(ii) **یشودا** (यशोदा): جگن گروگرو (ISI+SS) فعول فعلن کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ وہ چھند ہے جس میں پانچ اکشر 8 ماترائیں فی چرن ہوتی ہیں۔ بھانو جی نے شری چھند پر بھاکر ص 120 پر جو مثال دی ہے آپ بھی دیکھئے:

جگو گپالا سبھور کالا کہیے یشودا لبے پرموده

تقطیع: جگوگ پالا سبھور کالا

فعول فعلن فعول فعلن

دوسرا مصرعہ آپ تقطیع کیجیے۔

## बहारे गुलशन - 2. بہار گلشن

**बितान ताता चार बार /** سر لے: بتان تاتا چار بار

(i) بحر مقتضب مثمن:

مرفوع مخبوں مرفوع مخبوں مسکن مرفوع مخبوں مرفوع مخبوں مسکن

فعول فعلن فعول فعلن

مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال: جو مثال ہم نے بحر گلاب جامن میں ایک مصرعہ کے دو ٹکڑے کر کے سمجھانے کی کوشش کی ہے اگر اس کو ایک شعر میں پیش کریں تو مثمن ہو جائے گی۔ مثال دیکھئے:

نقاب رخ سے ہٹائیں گے وہ عجیب جلوے دکھائیں گے وہ

کریں گے بسمل دکھا کے عشوے عتاب مجھ پر گرائیں گے وہ

(مؤلف، کندن پارہ، ص 118)

تقطیع: مصرعۂ اولیٰ نقاب (فعول) رخ سے (فعلن) ہٹاء (فعول) گے وہ (فعلن)۔

دوسرا مصرعہ کی تقطیع مشق کے لیے ہے۔

دیگر:

کہے جو منہ پر وہ صاف دل ہے بُرا نہیں      جو بات پلٹے گھڑی گھڑی وہ بھلا نہیں ہے

ذرا محبت کسی کے دل میں نہیں کُندن      کہا ہے سب سے کسی نے دکھڑا سنا نہیں ہے

ان اشعار کو بحر مقتضب مثمن کے مندرجہ بالا اوزان میں بھی ڈبو کر دیکھئے۔ بخوبی تقطیع ہوتے ہیں۔

نیز بحر منسرح مثمن مخبوں (مفاعلن) مطوی (فاع لات) سالم (مس تف علن) مکشوف ومخبوں (فعولن) تقطیع دیکھئے:

| ذرا محب | بت کسی ک | دل سے نہی | ہ کندن |
|---|---|---|---|
| مفاعلن | فاع لات | مستفعِلن | فعولن |

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ مذکورہ اشعار کسی بحر میں لیے جائیں۔ مقتضب میں زحاف رفع خبن اور تسکین سے لیا گیا ہے اور بحر منسرح میں خبن، مطوی، کشف سے کام لیا گیا ہے۔

دونوں میں تین زحافات عمل کرتے ہیں کسی بحر میں لیا جا سکتا ہے کوئی عروضی پابندی نہیں ہے۔ علم عروض کی رو سے جس میں کم زحاف سے کام لیا جائے اس میں نظم کو لینا چاہیے جس میں زیادہ زحاف سے کام لیا جائے اس میں نہیں۔

**نوٹ:** چونکہ زحاف تسکین عام زحاف ہے، بحر کے ہر رکن میں عمل کرتا ہے اس لیے ہماری رائے بحر مقتضب لینا درست ہے۔

سمیع اللہ اشرفی ایسے اشعار کو بحر متقارب مثمن میں لیا ہے زحاف قبض ثلم کا استعمال کیا۔ ثلم صدر وابتدا میں تو آ سکتا ہے مگر حشوین میں نہیں اس لیے غلط ہے۔ موصوف کی تقطیع بھی غلط دائرے میں شمار ہوگی۔ دراصل یہ بحر مقتضب مثمن میں ہے۔

(ii) **جلودھت گتی** (जलोद्धतगति): یہ برن گن برن برت (جگتی) کے تحت آتا ہے۔ جس میں 16 ماترا بارہ اکشر جگن سگن جگن سگن (ISI, IIS, ISI, IIS) فعول فعلن فعول فعلن سے مرکب ہے۔ چھ چھ برن کے بعد وقفہ آتا ہے مثال ملاحظہ ہو:

جو ساج سَلِی ہر ہیں سر میں      پتا دھست ہیں، نشیتھ جل میں

(شری بھانو چھند پر بھا کر، ص 151)

(iii) **وِھنگا** (विहंगा): مندرجہ بالا چھند کا ماترک روپ ہے۔ اس میں سولہ ماترا آٹھ ماترا کے بعد وقفہ آتا ہے۔ مثال دیکھیے:

| | |
|---|---|
| کھنچے ہوئے بین تار کوکل | (ISI), (SS), (ISI), (SS) |
| گرن راگنی ترپ اٹھے گی | ISI + IIS + ISI + SS |
| سنا نہ ایسی پکار کوکل | ISI+ SS + ISI + SS |

(جے شنکر پرساد اسکند گپت، ص 19)

یہ چھند جلودھت چھند کے قریب تر ہے۔

## 3. نوبہار گلشن – नौबहार गुलशन

سرلے: بتان تا تا چار بار / वितान ताता चार बार

(i) بحر مقتضب مثمن مضاعف 'فعول فعلن' چار بار مرفوع مخبوں مرفوع مخبوں مسکّن چار بار۔ 32 حروف۔

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے اس بحر کا نام بحر متقارب مثمن مضاعف مقبوض اثلم بتایا ہے جو درست نہیں۔ اثلم زحاف صدر و ابتدا کا ہے حشوین و عروض و ضرب میں اس کا کیا کام؟ مثال دیکھیے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| فعول فعْلن | فعول فعْلن | فعول فعْلن | فعول فعْلن |
| گلاب سے عا | رضوں کی تہ میں | شباب تھم تھم | کے پرفشاں ہے |
| نظر فریب انکھ | ڑیوں کی رو میں | شراب رس رس | کے آرہی ہے |

(جوانی کی آمد آمد جوش، نقش و نگار، ص 12، بحوالہ سمیع اللہ اشرفی)

یہ وزن اردو شاعری میں شعرا کی مشق میں خوب رہا ہے۔ سرور جہان آباری کی نظم 'یاد طفلی' اختر شیرانی کی جمال سلمٰی لیلائے شب۔

(ii) **یشودھار** (यशोदा–हार): مذکورہ چھند گلاب جامن (यशोदा) کے رکنوں کو چوگنا کر دیں تو 32 ماترائیں ہوتی ہیں۔ یعنی 'فعول فعلن' چار بار کے حساب

میں لینے سے 'یشوداہار' چھند حاصل ہوتا ہے۔ مثال دیکھئے:

سوراجیہ لیں گے سوراجیہ لیں گے    کھلا یہ کہتے ہیں آج اب ہم
سوراجیہ لیں گے سوراجیہ لیں گے    کریں گے آواز اب نہ مدھم

تقطیع آپ کریں 'فعول فعلن' چار بار آئے گا۔

(راشٹر دنیا، د... ص 75، بحوالہ سمیع اللہ اشرفی)

OO

# بحر منسرح

## 1. گل بگیا-गुलबगिया-11 ماتر

ता सविता ताविता / سرلے: تاہمتا، تابتا

(i) بحر منسرح: مربع مطوی (مفتعلن) مطوی مکشوف (فاع لن) مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔ مثال دیکھیے:

سلسلہ ارتقا نشو و نما مستقل
عالم وجود سے عالم امکاں تک
(کمال آہنگ وعروض، ص212)

تقطیع آپ کیجیے، مشق کے لیے ہے۔

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے بحر کا نام درست نہیں دیا۔ موصوف نے دیا ہے 'بحر مربع مطوی مکشوف لکھا ہے' مگر درست نام بحر مربع مطوی، مطوی مکشوف اور ارکان کا املا بھی درست نہیں ہے۔ موصوف نے ارکان دیے ہیں 'مستفعِلن فاعلن' مگر فاع لن ہونے چاہئیں، گو تقطیع کرنے میں فرق نہیں پڑتا لیکن علم عروض کے دستور کے حساب سے ارکان درست ہونے چاہئیں نہیں تو زحاف کا استعمال کرتے وقت غلطی ہوسکتی ہے۔

(ii) **لیلا (लीला)**: 11 ماترا کا چھند ہے۔ یہ برن گن سات برن 'اُشنِک' کے تحت آتا ہے جو فی چرن بھگن (SII) + تگن (SSI) + گرو (S) کے اشتراک سے حاصل ہوتا ہے:

فاعل مف عول فع
مستفعِلن فاع لن

مثال: بھاگیہ نہیں مانیے یتن سدا ٹھانیے
(شری پنگل پیوش، ص67)

**ترجمہ وتشریح:** قسمت پر بھروسہ نہیں کیجیے، سدا کوشش یعنی کرم عمل کرنا چاہیے۔

(iii)**اھیر** (अहीर) 11 ماتر: یہ مندرجہ چھند کا نزدیکی چھند ہے۔ 11 ماتراؤں کا ہر چرن کے آخر میں جگن (ISI) فعول ہوتا ہے۔ شری پنگل پیوش کی مثال کو سمیع اللہ اشرفی نے دی ہے:

سربھت سند بیار سر سے سمن سڈار
گونج رہے مندھ کار دھنیہ وسنت بہار

IS I I S I I S

دیگر:

(iii)**اھیر** فی چرن 7 ماترا پھر جگن (ISI):

گو تک سُنہہ نہ بیر = نھان دھنسی تے نیر
چیرو دھرو لکھ تیر = لے بھج کیوا 'اہیر'

**ترجمہ وتشریح:** کیوں بھائی یہ تماشہ بھی سنا ہے کہ ایک عورت جمنا میں نہانے اُتری۔ پوشاک کنارے دیکھ کنہیا جی لے بھاگے۔

OO

# چوپئی चौपई जयकारी

## 1. نورسحر - नूरे सहर 15 ماتر

سر لے: تاہم تا، تا تا تا تا تان / तासविता तातातl तान ता

(i) بحر سریع مسدس: مس تف علن مس تف علن مفعولات
مزاحف بحر مفتعلن مفعولن فاع/فع
مطوی مطوی مسکن مجذوع/ منحور

مصرعہ میں ایک بار شعر میں دو بار۔

ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی نے حشو دوم مفعولن مقطوع کہا ہے جو درست نہیں۔ مثال

رات گئی بستر کو چھوڑ رام سے تو اب ناطہ جوڑ

(مؤلف، خود ساختہ)

(ii) **چوپئی (चौपई) جے کاری:** مندرجہ بالا عربی فارسی بحر کے مماثل بھاشا میں چھند 'چوپئی' ہے، یہ چھند پندرہ ماترا کا ہے بقول اچاریہ بھانو جی کے آخر میں گرو لگھو لانے کا اصول ہے یا چوپئی چھند کی آخری ماترا کی جگہ لگھو ماترا لگانے سے وجود میں آئے۔ مثال دیکھئے:

دویہ کتھن یہ کہتے آپت
گیان سدھا کو کر لو پراپت

چوپئی کی بحر کی چال ہمیشہ مزاحف اردو بحور کی طرح نہیں ہوتی۔ اچاریہ بھانو جی کے قول کے مطابق اس کی 10 طرح کی مثالیں ہیں۔ مثال دیکھئے:

تھی کل پون چوپئی ماہیں انت گرلگھ جہاں سوہائیں
(چھند پربھاکر ص 46)

اس سے ثابت ہوتا ہے چوپئی چھند کی چال مندرجہ بالا اردو بحور سے الگ ہے۔
اس کے علاوہ درج ذیل اردو بحور بھی چوپئی چھند کے دائرے میں آتی ہے۔

(1) مندرجہ بحر سریع کا آہنگ۔ بحر رجز مسدس:

| مفتعلن | مفعولن | فاع | فع |
|---|---|---|---|
| مطوی | مطوی مسکن | احذ مقصور امرفوع مطموس | مرفوع احذ |

کے برابر بھی ہے ہوسکتا ہے، ڈاکٹر سمیع اللہ اشرفی سے بحر کا نام لکھنے میں غلطی سرزد ہوئی ہو۔
دیگر: بحر متقارب مثمن اثرم:

| اثرم (قبض خرم /اثلم) | مقبوض | مقبوض | محذوف/مقصور |
|---|---|---|---|
| فعل | فعول | فعول | فعل/فعول |

اصل وزن سے سات مزاحف آہنگ نکلتے ہیں۔ وہ بھی چوپئی کے چھند میں شمار کیے جاسکتے ہیں، جن کا ذکر ہم بحر گلشن کے تحت بحر 9 دیکھئے۔ اس کا دوسرا نام جے کاری بھی ہے۔ مثال:

بازی عشق کی پوچھ نہ بات جیت کی جیت سے مات کی مات
(فراق گورکھپوری)

دیگر: بحر متدارک مثمن:

مخبوں مسکن — مرفوع مطموس الآخر

فعلن فعلن فعلن فاع

مخبوں مسکن — مرفوع مطموس

مثال:

کیسی ترقی کیسا میل ہم سے سن لو اس کا کھیل
(اکبرالہ آبادی)

دیگر: چوپئی فی چرن 15 ماترا بقول صاحب چھند مہد دو پہلے چرن کے آخری میں جگن (ISI) دوسرے کے آخری میں تگن (SSI) تیسرے کے آخر میں سگن (IIS)، چوتھے کے آخر میں رگن (SIS) جو انھیں پندرہ میں شامل ہیں۔ مثال:

پدمن کے ارگج من مال      پیک بھاس بدرم سی لال

بین بجب جب تاپڑ پرے      نیلم من کی شوبھا ہرے

**تشریح و ترجمہ:** پدمنی کے گلے میں موتیوں کا ملا ہے، جب گلے کی پان کی سرخی کا عکس پڑتا ہے تو وہ مونگا بنتا ہے اور جب چوٹی کا عکس اس پر پڑتا ہے تو وہ نیلم کی خوبصورتی کو لے لیتا ہے۔ جمہور کے نزدیک چوپئی کے آخر گنوں کی قید نہیں ہے۔

OO

# دوہا / چھند

ہندی بھاشا کی کویتا میں دوہا' چھند' اصناف سخن میں قدیم زمانے سے موجود معروف ومقبول رہا ہے۔ دوہا سنسکرت بھاشا کے لفظ دودھک سے اخذ کیا گیا ہے۔ دوہا کو دوہرا وددپدا بھی کہتے ہیں۔ اس وجہ سے اس میں سم اور وشم ماتراؤں کا دوہرا دل چلتا ہے۔ اس کی انفرادیت غزل کے مطلع کی طرح دونوں مصرعوں میں اپنر اس ردیف / قافیہ ہوتے ہیں، ورنہ سنسکرت پراکرت کے اشعار میں قافیہ دکھائی نہیں دیتا۔ اپ بھرنش میں قافیے کا رواج دوہے سے شروع ہوا۔ اپنی مختصر ترین دو مصرعی چہرہ مہرہ کے لحاظ سے منفرد صنف ہے۔ دوہا میں جب تک نشست الفاظ درست برمحل اور مضمون میں ندرت نہ ہو اس میں تاثر پیدا نہیں ہوتا۔ دوہا کے دونوں مصرعوں میں عمیق مضمون ادا کرنا گھا گھر میں ساگر بھرنے کے مترادف ہے۔ ایک مثال اس نمونے کی دیکھئے:

سے پڑے سب کے سہے او چھے بچپن رحیم
سبھاؤ شاسن پٹ گئے گدا لیے رہے بھیم

دوہا ایک اردھ سم ماترک چھند ہے۔ اس کی بنیاد مصرعہ میں مقرر ماترائیں ہوں اور وقفہ / وشرام کا اصول بھی دوباتیں لے (دھن) کی ضمانت دیتی ہیں۔ اگرچہ بھاشا میں گنتروں کا حساب بھی اصول رکھتا ہے۔ مگر اس کا استعمال کم ملتا ہے۔ علم عروض میں بحر کا آہنگ ارکان کی نشست بندش کے تابع ہے فعولن کی بجائے فاعلن کو نہیں رکھا جاسکتا مگر پنگل میں ماترک چھند میں یہ جائز ہے۔ اردو فارسی کی عروضی مزاج بحور میں ماترک چھند کی نمایاں جھلکیاں مل جاتی ہیں۔ عروض کے زحافی اصول کے تحت یہ لچک دکھائی دیتی ہے جس

کی بہترین مثالیں بحر متقارب، بحر ہزج، بحر متدارک وغیرہ میں دوران عمل زحاف تخنیق وتسکین نیز مراقبہ ومعاقبہ مکانفہ کے اصول کے تحت اصل وزن سے کئی رعایتی اوزان نکلتے ہیں جس کا خلط آپس میں ایک نظم میں جائز ہے۔آپ نے اس تصنیف میں دوران مطالعہ غور بھی کیا ہوگا۔

دوہا کی ہیئت کے لحاظ سے چوبیس ماترک چھند ہے۔اس کے دو مصرعے ہوتے ہیں جو چار چرنوں میں منقسم ہوتے ہیں۔ان چاروں چرنوں میں کل 48 ماترائیں ہوتی ہیں۔ہر دو چرن میں 24 ماترائیں آتی ہیں۔ چاروں چرنوں میں دو چرن وشم (طاق) کہلاتے ہیں۔دو چرن سم (جفت) ہر وشم چرن میں 13 ماترائیں آتی ہیں اور سم چرن میں 11 ماترائیں ہوتی ہیں۔وشم چرن کی تیرہویں ماترا پر وقفہ اوشرام اور 11 پر مصرعہ تمام ہوتا ہے۔دونوں وشم چرنوں کے شروع میں جگن (ISI) فعول نہیں آنا چاہیے۔سم چرن یعنی دوسرا اور چوتھا کے آخر میں قافیہ آتا ہے جس کا آخر حرف متحرک ہوتا ہے۔مگر اردو میں حرف موقوف ساکن سمجھا جاتا ہے۔دوہے کی ہیئت کو مختصر یوں بیان کیا گیا ہے:

وشم چرن تیرہ کلا، سم گیارہ نردھار
پرتھم تیریتی ورجت جگن دوہا وِدھ پرکار

دوہا چھند میں ماتراؤں کی ترتیب درج ذیل طریقے سے آتی ہے:

الف (1): وشم چرن یعنی پہلے اور تیسرے چرن میں تیرہ ماترا 3-3-2-3-2=13 یعنی جس دوہے کے شروع میں فِعلُ لگھو گر (IS) گرو لگھو (SI) فعل /فاع، تین لگھو (III) نگن تینوں متحرک آتی ہیں وشم کلاتمک دوہا کہلاتا ہے۔اس میں دو ترکل کے بعد دو کل پھر ترکل پھر دو کل ہوتا ہے۔مگر یہ ذہن نشین رہے تیسرا ترکل جو پہلے دو کل اور آخری دو کل کے درمیان آتا ہے وہ وتد مفروق کی شکل وصورت میں ہو فعُلْ وتد مجموع کی صورت میں نہ ہو یعنی فِعلْ۔

(2) وشم چرن یعنی پہلے اور تیسرے چرن میں تیرہ ماترا 4-4-3-2=13 یعنی دوہے کے شروع میں چوکل کی صورت فعلن (SS) دو سبب خفیفہ چوکل فعلن (IIS) سکن یا (IIII) چار لگھو میں کوئی دو چوکل۔ پھر ترکل اور دو کل آئے اسے وِشم کلاتمک دوہا کہتے

ہیں۔اس میں بھی ترکل جو آخری دوکل سے پہلے آتا ہے وہ بھی وتد مفروق کی صورت میں ہو یعنی فعلن /فاع وتد مجموع صورت میں نہیں ہونا چاہیے جیسے فعلن۔

ب(i): دوسرے اور چوتھے چرن میں ماتراؤں کی ترتیب بھی دیکھئے۔

(1) 3-3-2-3=11 یعنی ترکل ترکل دوکل ترکل=11 یا

(2) 4 - 4 + 3 = 11 چوکل+چوکل-ترکل = 11

مندرجہ دونوں سم چرنوں میں رکن اس طرح ہوں کہ تیسرا آخری ترکل فاع پر تمام ہو یعنی وتد مفروق آنا چاہیے۔ یعنی آخری رکن فعول /مفعول /فعلان ہندی میں آخری حرف متحرک ہوتا ہے یعنی نون مزاحف رکنوں میں متحرک تسلیم ہوگا۔مگر اردو میں موقوف یعنی ساکن مانا جاتا ہے۔

المختصر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے دوہے کے دودل ہوتے ہیں ان میں پہلے اور تیسرے وشم چرن کے آخر میں سگن رگن نگن پڑتا ہے بالترتیب IIS, SIS, III شروع میں جگن نہ آئے (ISI) دوسرے اور چوتھے سم چرن کے آخر میں جگن (ISI) تگن (SSI) یعنی لگھو گرو ضرور ہو دوہے گنوں کا خیال دوہا چھند بحر کے شروع میں رکھا جاتا ہے یعنی دوہے کے پہلے اور تیسرے چرن کے شروع میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کریں جس کے تین برن مل کر جگن کی صورت اختیار ہوتی ہو۔ ہاں اگر جگن پہلے اور دوسرے برنوں کے اشتراک سے مل کر حاصل ہوتا ہو پھر بناوٹ میں کمی نہیں آتی۔ دوہے میں دُھن آہنگ کی خاص اہمیت ہوتی ہے باقی چیزیں ضمنی ہیں دوہا کہنے کے لیے قادرالکلام ہونے کے لیے اس کی دھن ٹوٹنے نہ پائے۔ چھبیس اکشروں والے دوہے میں 22 گرو ار چار لگھو والا دوہا کو 'بھرمر' نام دیا گیا ہے۔دونوں مصرعوں میں قافیہ ضروری ہے مثال دیکھئے:

واکے نینا ناسکا، قینچی سے درشات
پریمی کے جی بَستروت، تا سے کاٹے جات

(رام شاہ آبادی)

**ترجمہ وتشریح:** اس کی چشم وبینی (ناک) مل کر مقراض کی مانند دکھائی

دیتے ہیں۔ عاشق لباسِ جان اس قینچی سے کاٹے جاتے ہیں۔

پھر اگر اسی بائیس گرو اور چار لگھو والے دوہے سے ایک ایک گرو کو کم کرتے بائیں اور دو لگھو (II) بڑھاتے جائیں تو نام بدلتے جائیں گے اس لیے 'بھرمر' سمیت کل 23 نام اور 23 قسمیں دوہے کی ہوتی ہیں۔ دوہا چھند بہت مشتمل ہے۔ اس لیے ہم نے درج ذیل 22 قسمیں درج کی ہیں:

| نمبر شمار | دوہے کا نام | تعداد گرو | تعداد لگھو | کل اکشر |
|---|---|---|---|---|
| 1 | بھرمر | 22 | 4 | 26 |
| 2 | سوبھرامر یا ابھرامر | 21 | 6 | 27 |
| 3 | شربھ | 20 | 8 | 28 |
| 4 | سینک / شین | 19 | 10 | 29 |
| 5 | منڈوک | 18 | 12 | 30 |
| 6 | مرکٹ | 17 | 14 | 31 |
| 7 | کربھ | 16 | 16 | 31 |
| 8 | نگر / نر | 15 | 18 | 33 |
| 9 | مرال / ہنس | 14 | 20 | 34 |
| 10 | مدکل / گیند | 13 | 22 | 35 |
| 11 | پیود / یا پیودھر | 12 | 24 | 36 |
| 12 | چل / بل | 11 | 26 | 37 |
| 13 | بانر | 10 | 28 | 38 |
| 14 | ترکل | 9 | 30 | 39 |
| 15 | کچھپ | 8 | 32 | 40 |
| 16 | مچھ / متس | 7 | 34 | 41 |
| 17 | شارڈول | 6 | 36 | 42 |

| 18 | اہیر/اہی در | 5 | 38 | 43 |
|---|---|---|---|---|
| 19 | ہیال | 4 | 40 | 44 |
| 20 | یڑال/اویاگھر | 3 | 42 | 45 |
| 21 | شوان/اشنک | 2 | 44 | 46 |
| 22 | اُدر/اندور | 1 | 46 | 47 |
| 23 | سرپ | X | 48 | 48 |

اردو لفظوں میں حروف متحرک کم تعداد میں ہوتے ہیں علاوہ اس کے دوحرفی لفظ بغیر اضافت ممکن نہیں برعکس اس کے بھاشا (ہندی) میں ایسے الفاظ زیادہ ہیں اس لیے اردو میں صرف 9 بھید دوہے کے آسکتے ہیں۔ مراد آخری دوہا چودہ گر 30 لگھو رہے گا۔

بائیس گرو چار لگھو کی مثال تو پہلے صفحہ پر آپ دیکھ چکے ہیں۔ آگے کی مثالیں دیکھئے۔

**(2) بھرامر:**

مادھو میرے ہی بسو، راکھو میری لاج
SS SS SIS SS SSSI

کامی کرودھی لپٹی جان، نہ چھانڑوکاج
S SS SS IS SII SSSI

بروزن: مفعولن مستفعِلن مفعولن مفعول مفعولن مس تف علن مفتعلن مفعول

(شری چھند پر بھاکر، ص 83)

**(3) شربھ:**

ہنس چھوڑ آئے کہاں، مکتاؤں کے دیش
SISISSIS - SSSSSI

یہاں وندنی کے لیے، لائے کیا سندیش
IS SISSIS SSSSSI

بروزن: فاعلات مس تف علن مفعولن مفعول - مفاعیل مس تف علن مفعولن فعول

(میتھلی شرن گپت، ساکیت سرگ ص 301)

**(4) سھن اسینک:**

شری رادھا شری ناتھ پربھو تم ہی سوں ہے کاج
SSSSSIII-IISSSSI

سیئوں تو پد کنج کو، راکھیو میری لاج
SSSIISIS-SSSSSI

بروزن: مفعولن مفعولات فعلاتن مفعول-مفعولن مس تف علن مفعولن مفعول

(چھند پربھاکر، ص85)

**(5)منڈوک:**

میری اورئے دیکھئے، کری کیے دایا کاج کامی من میں ہوں مہا، سب ودھی رکھیولاج

SSSSSIS,IISSSSI SS II SSI- S IIII SSSI

بروزن: مفعولن مس تف علن فعلاتن مفعول مفعولن مس تف علن فعلاتن مفعول

(عروض و پنگل خلیل، ص267)

**(6)مرکٹ:**

برج میں گوپن سنگ میں رادھا دیکھے شام بھولی سُدھی بدھی پریم سوں، موہی مانہو کام

IISSIISISSSSSSI SSIIIISISSSSIISI

بروزن: فعلاتن متفاعلن مفعولن مفعول-مفعولات مفاعلن مفعولن فعلات

(عروض و پنگل خلیل، ص267)

**(7)نر:**

وشوبھرنامئے نہیں، مہیں وشو میں ناہیں ڈی مہیں جھوٹی کون ہے، یہ سنشہ جئے ماہیں

IIIISSSIS, IIISI, IISI SSIISSIS, SSSI, IISI

بروزن: مفعولن مس تف علن مفاعیل مفعول-مفعولن مس تف علن مفعولن فعلات

(عروض پنگل وخلیل، ص267)

**کربھ:**

بھئے پشوتارے پشوسُنی پشمن کی بات میری پشومتی دیکھی کئے کاہے موہیں گھنات

(عروض و پنگل وخلیل، ص267)

تقطیع آپ کریں مشق کے لیے۔سولہ گرسولہ لگھو آنے چاہئیں۔

**کرچھ:**

جتھا اہل پاون پون، پائی کسنگ سسنگ کہو کباش لباس تم کال مہیش پرسنگ

ISISSSISSIISIISI ISISIISIS-SIISIISI

مفاعلن مس تف علن مفتعلن فعلان مفاعلن متفاعلن مفتعلن فعلان

(منزل بہ منزل، سید مبارک علی، ص53)

**نگو:**

نہ اسے مراخیال ہے، نہ مجھے بھی اس کی چاہ کہ جدا جدا مزاج ہے، ہے بڑا کٹھن نبھاہ

IISIS, SIS, IISISISI IISISISIS-IISISISI

بروزن: متفاعلن مستفعلن متفاعلن فعول - متفاعلن مفاعلن متفاعلن فعول

(منزل بہ منزل، سید مبارک علی، ص53)

اسی ساز میں پنجابی لے میں بھی دیکھئے:

اول صفت اللہ نوں، قادر بے پرواہ امید دی اولاد نوں، جن کیتا بادشاہ

(اردو کا عروض، غضنفر)

بروزن: مفاعلن مس تف علن مفعولن مفعول - مفاعلن مس تف علن مفعولن فاعلان

اہل عروض کی زبان میں یہ سمجھئے کہ یہ بحر کامل مثمن ہے جس میں زحافات کے عمل سے جو مزاحف ارکان حاصل ہوتے ہیں ان کو دیکھئے۔ مس تف علن مضمر، مفاعلن موقوص، متفعلن مخزول، مفعولن مخزول مسکن، فاعلن مضمر مرفوع، فعلن مضمر مرفوع مخبوں، فعلن مضمر مرفوع مخبوں مسکن، فعلان مطموس، فعلان مضمر مطموس، فعول موقوص مطموس وغیرہ نیز بحر 'کفت' متفاعلتن موجد محبؔ دہلوی کے مفعولاتن میں مضمر معصوب مزاحف ارکان آپ نے دیکھا دوہا بحور کے حاصل کرنے میں بہت حد تک مددگار و معاون ہیں۔

پنج دوہا میں 23 ماترائیں آتی ہیں۔ ان میں بارہ پر وقفہ 23 پر مصرعہ تمام اس کے اوزان اردو فارسی میں ملاحظہ فرمایئے:

بحر مجتث مثمن مخبوں مقصور مفاع لن فعلاتن مفاع لن فعلان

بحر مضارع مثمن اخرب (مفعول) فاع لاتن (مکفوف) مفعول (مکفوف مخنق) فاعلات (مکفوف)۔OO

# سورٹھا

یہ چھند دوہے کا الٹا ہے اس میں بھی دو چرن ہوتے ہیں مگر وقفہ الٹ جاتا ہے یعنی 11 ماترا 13 پر مصرعہ تمام دوہا کے آخر میں امپراس (قافیہ) ہوتا ہے اور سورٹھا میں درمیان یعنی 11 ماترا پر امپراس (قافیہ) آتا ہے آخر میں نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے جب دوہا کے خانے قوافی سمیت الٹ کر ماقبل میں لے آئیں تو امپراس چرنوں کے اندر پڑ کر سورٹھا کہلاتا ہے۔ جیسے:

کہیں پرس پرنار بار بلو چن پلک تن
سکھی سب کرب پُرار پُنی پیُوندہ بھوپ دو

**ترجمہ وتشریح:** آنکھوں میں اشک بھرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوئے خواتین کہتی ہیں کہ اے سکھی جنک اور دسرت کے واسطے سے مہادیو سب کچھ کریں گے، کیوں کہ یہ دونوں ثواب بخشی کے ساگر ہیں۔ لیکن گاہے بگاہے شعرا گیارہ ماترا پر اور تیرہ ماترا پر دونوں جگہ جگن فعول (ISI) انپر اس (قافیہ) لاتے ہیں۔ جیسے علامہ میر عبدالجلیل بلگرامی:

کہوں کہاں لو بھید پیارے تیرے چرن کے
چھانواں چھاتی چھید، چھن بچھرت جا کے پرے

**ترجمہ وتشریح:** میں کہاں تک اے پیارے تیرے قدموں کے اوصاف بیان کروں۔ پل بھر جدا ہوتے ہی جھاویں کے سینے میں غم سے سوراخ سوراخ ہو گئے ہیں۔

یا جیسے:

ایوری گھنشام، ایک سکھی اوچک کھیو
ہست نکسی بام دیکھت دکھ دونوں بھیو

**ترجمہ وتشریح:** ایک سکھی نے اچانک کہا گھنشام آئے ایک عورت خوش ہوتی ہوئی نکلی اور دیکھا کہ گھنشام ہے اور گھنشام نہیں ہے۔(یہاں گھنشام کے معنی پہلے شاعر نے کالے بادل تصور کیے دوسری بار کرشن کے لیے ) یہ دیکھتے ہی اس عورت کا دکھ دگنا ہو گیا کہ ہائے یہ کالی گھٹا اور معشوق کا پتہ نہیں۔

بہت سے شاعروں نے سورٹھا کو اردھ سم برت میں شامل کر کے وشرام پر ایک ایک چرن اور باقی کو ایک ایک چرن مانا اور دونوں کے چار چار چرن بتائے ہیں۔ سورٹھا کو چار چرن چھند بھی کہتے ہیں۔

OO
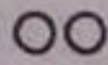
# حقیقی تقطیع، غیر حقیقی تقطیع اور غلط تقطیع

تقطیع کے لغوی معنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا، علم عروض کی اصطلاح میں شعر کے اجزا کو، بحر کے اوزان پر وزن کرنا یعنی شعر کے ارکانِ افاعیل سے ہم وزن و برابر کرنے کو کہتے ہیں۔ تقطیع میں یہ ضروری نہیں کہ حرکات باہم یکساں ہوں۔ صرف یہی کافی ہے متحرک کے برابر متحرک ساکن کے برابر ساکن حروف ہوں۔ شعر کے ٹکڑے ضروری نہیں کہ بامعنی ہوں یہ ٹکڑے بے معنی بھی ہو سکتے ہیں۔

حقیقی تقطیع یا حقیقی وزن وہ ہے جو کسی دائرے سے نکلی بحر کا ایسا وزن جو ارکانِ سالم یا ٹھیک ارکان مزاحف سے بنا ہو اور شعر کے حروف متحرک و ساکن پر مکمل حاوی ہو۔

غیر حقیقی تقطیع۔ غلط بحر وزن کا تعین یعنی مزاحف برمحل نہ ہوں۔ بحر سے متعلق نہ ہوں وغیرہ۔ مثال کے طور پر میر تقی میرؔ کی غزل کا مطلع:

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

حقیقی تقطیع مصرعہ اولیٰ دیکھئے:

الٹی (فعلن) ہوگ (فعل) ءسب تد (فعولن) بیری (فعلن) کچ نہ (فعل) دوانے (فعولن) کام (فعل) کیا (فعل)

دے کا (فعلن) اس بے (فعلن) مار (فعل) ءدل نے (فعولن) آخر (فعلن) کام (فعل) کیا فعل)

غلط تقطیع: صفحہ 125 پر 'آہنگ اور عروض' کے خالق محترمی کمال احمد صدیقی مرحوم

نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف میں مصرعہ اولی کی تقطیع یوں کی ہے:
اولٹی (فعلن) ہوگی (فعلن) سب تد (فعلن) بیری (فعلن) کچ نہ (فعل) دوا نے (فعولن) کام (فعل) کیا (فعل)۔ رکن دوم 'فعل' ہونا چاہیے تھا اور رکن سوم (فعولن) گئیں کی 'ء' ساکن نہیں ہوسکتی اگرچہ موصوف نے بحر متقارب کا تعین درست کیا ہے مگر تقطیع کرنے میں غلطی کر گئے۔ 'گئیں' کا 'ء' گرا گئے۔ یہ تقطیع غلط کہلائے گی غیر حقیقی نہیں۔ حالانکہ دوسرے مصرعہ کی تقطیع موصوف نے درست کی ہے مگر صفحہ 125 پر فرماتے ہیں چار رکن تک ٹھیک ہے۔ پہلے دونوں رکن (فعلن) ہیں بعد میں فعل فعولن پھر پانچواں رکن فعلن ہے تو چھٹا رکن اس کا جوڑا (فعلن) آنا چاہیے تھا لیکن فعل آیا ہے۔ ساتوں فعول آٹھواں محذوف (فعل)۔ موصوف کو اپنے دوسرے مصرع کی تقطیع جو انھوں نے ٹھیک کی ہے مگر خود اپنی تقطیع پر شک ہوا کہ پانچواں رکن (فعلن) ہے تو چھٹا رکن فعلن آنا چاہیے تھا لیکن چھٹا رکن (فعل) آتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موصوف یہاں غوطہ کھا گئے ورنہ زحاف تخنیق کے عمل سے کیسے کیسے عجیب وغریب منظم اوزان رونما ہوتے ہیں جو متلون مزاج رکھتے ہیں۔
رکن (فعلن) کے ساتھ اس کا جوڑا (فعلن) ضروری نہیں ہوتا اس وجہ سے موصوف کی مصرعۂ اولی کی تقطیع غلط ہوگئی پہلا رکن فعلن آیا دوسرا رکن فعلن رکھ گئے 'گئیں' کو 'گی' تقطیع کر گئے اور 'ء' تقطیع میں شمار نہیں کیا۔ اگر موصوف کے ذہن میں زحاف تخنیق کی متلون مزاجی کا اصول رہتا تو مصرعۂ اولی کی تقطیع درست کرتے۔

صاحب 'آئینہ بلاغت' نے میرؔ کے مطلع کی تقطیع نہیں کیوں کہ جدول میں وزن کے خانے میں انھوں نے لکھا فعل فعولن پر مصرعہ میں چار جائز ہے۔ یہ درست نہیں۔ اس وزن میں میرؔ کی غزل مذکورہ کی تقطیع نہیں ہوسکتی۔

بحر متقارب شانزدہ رکنی اشتر (اثرم) مقبوض (چھ محذوف او قفی:

فعل فعول فعول فعول فعول فعول فعل / فعول

اثرم / مقبوض / محذوف / مقصور

یہ اصل وزن ہے اس سے کم وبیش 116 تخنیقی وزن بنتے ہیں۔ معراج العروض

کے خالق عارف حسن خاں نے اپنی تصنیف میں مطبوعہ 2000 میں نکال رکھے ہیں۔
میر تقی میر نے اپنی پوری غزل 26 مصرعوں میں 116 اوزان میں 20 اوزان استعمال کیے ہیں صرف 6 وزن الگ الگ دوہرائے ہیں ہم نے صرف میر کے مطلع کی تقطیع کی ہے باقی اشعار کی تقطیع آپ کریں، ہم چند اشعار میر کی غزل کے آخر میں دیں گے۔
غیر حقیقی اور حقیقی تقطیع کا فرق درج ذیل مثالوں سے ذہن نشین کریں:

'میں ان کے رحم و کرم کے صدقے نگاہ جن کی حیات بخشے'

سامر کھتری داہود کی غزل کا مصرعہ ہے۔ موصوف نے اسے فعول فعلن فعول فعلن اور مفاعلاتن میں تقطیع کیا ہے۔ فعول فعلن کو مصوف دو بحروں کے مزاحف کا مجموعہ کہتے ہیں۔ دو دو بحریں کون سی ہیں، ان کے نام کا ذکر نہیں کرتے۔

خراب مٹی نہ ہو کسی کی کوئی نہ مردود دوستاں ہو
جدا ہوا شاخ سے جو پتا غبار خاطر ہوا چمن کا

یہ شعر یگانہ چنگیزی نے اپنی تصنیف 'چراغ سخن' میں دیا اور تقطیع بحر متقارب فعول فعلن میں کی ہے۔

میں ظلمت شب میں لے کے نکلوں گا اپنے درماندہ کارواں کو
شرر فشاں ہوگی آہ میری نفس نفس شعلہ با ہوگا

اقبال کے اس شعر پر کمال احمد صدیقی نے اپنی تصنیف 'آہنگ اور عروض' ص 127-126 پر یوں رقمطرازی کی ہے۔ بحر متقارب کا ایک بہت ہی مقبول آہنگ ہے فعول (مقبوض) فعلن (اثلم کی تکرار کا ہے اور یہ آہنگ متقارب کے باقی تمام آہنگوں سے بالکل مختلف ہے۔ (متقارب مقبوض اثلم مضاعف) نیز ص 127 پر لکھا ہے شمس الرحمٰن فاروقی نے 'عروض و آہنگ اور بیان' ص 114 پر ان مصرعوں کو یعنی اقبال کے اشعار کی تقطیع فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن میں کی ہے اور فاروقی نے صحیح مقام پر ان ارکان کو نہیں رکھا ترتیب میں یہ مزاحف چاروں جگہ غیر درست ہے۔ اگرچہ تولنے میں ارکان اور الفاظ ہم وزن ٹھہرتے ہیں لیکن از روئے عروض غیر حقیقی ہیں۔ کمال احمد صدیقی کی مراد یہاں یہ ہے فعول فعلن

مقبوض اثلم ۔بحر متقارب کی تکرار ہونی چاہیے۔

اردو کے ممتاز پروفیسر ادیب و شاعر و نقاد شمس الرحمٰن فاروقی نے اپنی تصنیف 'درس بلاغت' میں ص 109-108 میں علامہ اقبال کے اسی مندرجہ بالا شعر کی تقطیع بحر متقارب مثمن مضاعف مقبوض اثلم فعول فعلن سے بھی درست نہیں کی۔ اخرم/اثلم حشوین میں زحاف بالکل بھی نہیں آسکتا۔بحر اور زحاف نام قطعی غلط ہیں۔

حبیب اللہ غضنفر مرحوم نے 'اردو کا عروض' ص 61 پر بحر کا نام 'مرغوب 16 رکنی' فعول فعلن 8 بار کے تحت بہت اشعار دیے ہیں ہم نے صرف ایک پر اکتفا کیا ہے:

شراب آنکھوں سے ڈھل رہی ہے نظر سے مستی اُبل رہی ہے

چھلک رہی ہے اچھل رہی ہے پیئے ہوئے ہیں پلا رہے ہیں

مندرجہ بالا سب عروضیوں نے بحر کے تعین میں غلطی کی ہے یہ آہنگ بحر متقارب کا نہیں ہے کیوں کہ زحاف اثلم/اخرم صرف صدر و ابتدا میں عمل کرتا ہے حشوین میں نہیں اس لیے ان کی تقطیع غیر حقیقی دائرے میں شمار ہوگی۔ یہی آہنگ فعول فعلن فعول فعل عروض کی روح کو مجروح کیے بغیر بحر مقتضب مثمن مضاعف:

فعول/فعلن　　　　فعول/فعلن

مرفوع مخبوں مرفوع مخبوں مسکن　　　　مرفوع مخبوں/مرفوع مجنوں مسکن

نیز اور بھی بہت سی بحور میں عروض کی روح کو مجروح کیے بغیر تقطیع ہو سکتے ہیں۔ ہم نے اپنی تصنیف 'معراج فن' مطبوعہ 2011ء ص 53 'مفاعلاتن ہشت' رکن سالم بحر کے تحت تفصیل سے بحث کی ہے۔ مندرجہ بالا اشعار کی مختلف عروض دانوں نے غلط/غیر حقیقی تقطیع کی ہے۔

میرؔ تقی میرؔ کے مندرجہ مطلع اور غزل کے بارے میں پروفیسر مسعود حسین خاں نے عظمت اللہ خاں کے 'عروضی تجزیے' مشمولہ اردو زبان و ادب ص 138 میں یوں رقمطرازی کی ہے:

'میرؔ کی اس غزل کو اکثر لوگوں نے ہندی چھند بتایا ہے حالانکہ یہ سیدھی

سادی بحر متدارک مخبوں مسکن احذ 16 رکنی ہے، لیکن یہ ایک دلچسپ
حقیقت ہے کہ یہ 16 رکنی بحر اردو کے لیے مخصوص ہے...'

پروفیسر مقبول فاروقی نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف 'اردو شاعری میں ہندی عروض کا استعمال' مطبوعہ 2013ء ص 122 پر میر تقی میر کی پوری غزل 13 اشعر کے صرف 6 اشعار دیے ہیں۔ موصوف نے میر کے کسی شعر کی تقطیع نہیں کی۔ فرماتے ہیں:

'میر نے اپنی غزل کے آہنگ کو ہندوستانی لے سے قریب کرنے کی
شعوری کوشش کی ہے۔ اب ہم میر کی وہ غزل پیش کرتے ہیں آپ اسے
خواہ ''لاونی چھند' میں سمجھیں خواہ بحر متدارک مخبوں مسکن احذ 16 رکنی کے
مطابق جانیے۔'

مذکورہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ پروفیسر مقبول نے غیر شعوری طور پر پروفیسر مسعود حسین کے بیان کی تصدیق کی ہے کہ میر کی مذکورہ غزل بحر متدارک مخبوں مسکّن احذ 16 رکنی ہے۔

1. بحر بسیط مثمن سالم: مس تف علن، فاعلن، مس تف علن فاعلن
2. بحر بسیط مسدس سالم: مس تف علن فاعلن مس تف علن

نوٹ: مندرجہ دونوں بحریں بحر رجز میں بھی سما سکتی ہیں۔

مس تف علن میں زحافات طے سے مفتعلن، خبن سے، مفاعلن، مطوی مسکن سے مفعولن مرفوع سے فاعلن، مرفوع مخبوں سے فعِلن، فاعلن زحاف خبن سے فعلن، مخبوں مسکن سے فعلن

اصل بنیادی وزن: مفتعلن فعلن مفتعلن / مفتعلن فعلن مفتعِلن
دوسرا وزن: مفتعلن فعلن مفتعلن فعلن فعلن

نوٹ: از روئے معاقبہ مفتعلن کی جگہ مفاعلن فعلاتن مفعولن رکھے جا سکتے ہیں۔
کوئی عروضی پابندی نہیں ہے۔ بس یہی دو وزن ہیں جو کہ ہندی چھند 30-32 ماتراؤں کے 'سویا' کی حدود میں آسکتے ہیں جنھیں میر، سودا نے استعمال کیے ہیں۔

میر کا شعر:

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماری دل نے آخر کیا تمام کیا

تقطیع: الٹی ہو (مفعولن) گ ء سب (فعِلن) تدبیریں (مفعولن) کچ نہ دوا (مفتعلن)
نے کا (فعلن) م کیا (فعلن)

دیکا اس (مفعولن) بیمار (فعلن) رء دل نے (فعلاتن) آخر کا (مفعولن) م تما (فعِلن) م
کیا (فعلن)

سودا کا شعر دیکھیے:

اجل نے عہد میں ترے ہی تقدیر سے یہ پیغام کیا
ناز و تغافل دے کر اس کو مجھ کو کیوں بدنام کیا

تقطیع: اجل ن عہ (مفاعِلن) دم تے (فعِلن) رے ہی تق (مفعولن) دی رسے
یہ (مفتعلن) پیغا (فعلن) م کیا (فعِلن)

غلط، حقیقی / غیر حقیقی تقطیع کے عنوان کے تحت ہماری پیش ازیں شائع شدہ تصانیف 'ارمغان عروض'، 'معراج فن' اور 'عروض پنگل و خلیل' میں مضمون شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں کئی مختلف مثالیں دے چکے ہیں۔ غلط تقطیع حقیقی، غیر حقیقی اچھی طرح سے سمجھایا گیا ہے۔

میر تقی میر کے اشعار برائے تقطیع:

عہد جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا
حرف نہیں جاں بخشی میں اس کی خوبی اپنی قسمت کی
ہم سے جو پہلے کہہ بھیجا سو مرنے کا پیغام کیا
ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہے ہیں سو آپ کرے ہیں ہم کو عبث بدنام کیا
سرزد ہم سے بے ادبی تو وحشت میں بھی کم ہی ہوئی
کوسوں اس کی اور گئے پر سجدہ ہر ہر گام کیا

کس کا کعبہ کیسا قبلہ کون دھرم کیسا احرام
کوچہ کے اس کے باشندوں نے سب کو یہیں سے سلام کیا
شیخ جو ہے مسجد میں ننگا رات کو تھا مے خانے میں
رقیہ فرقہ کرتا ٹوپی مستی میں انعام کیا
یاں کے سپید و سیہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اتنا ہے
رات کو رو رو صبح کیا یا دن کو جوں توں شام کیا

میرؔ کے دین و مذہب کو سب پوچھتے کیا ہو ان نے تو
قشقہ کھینچا دیر میں بیٹھے کب کا ترک اسلام کیا

OO

# کتابیات


1. المعجم معیار العشار، شمس الدین محمد بن قیس الرازی، 1303 ہجری اور 1909ء
2. قواعد العروض، سید غلام حسنین قدر بلگرامی مدرسۃ العلماء لائبریری، حیدر آباد
3. بحر الفصاحت، مولوی نجم الغنی، مدینۃ العلماء لائبریری، حیدر آباد
4. فن شاعری، اخلاق دہلوی، 1954ء
5. شمیم بلاغت، علامہ اخلاق دہلوی، 1958ء
6. فن شاعری، مولانا ظہور احمد شاہجہان پوری، 1961ء
7. شاعر کی پہلی تا چوتھی کتاب، خواجہ محمد رؤف، لکھنؤ، 1959ء
8. رہنمائے شاعری، حصہ دوم، اختر موہانی، 1975ء
9. علم قافیہ، ممتاز الرشید، 1967ء
10. ضروریات شعر وادب، فرحت قادری، 1983ء
11. افادات خورشید لکھنوی، اتر پردیش اردو اکادمی، 1982ء
12. زر کامل، عیار ترجمہ معیار الشعار، مظفر علی اسیر، اتر پردیش اردو اکادمی، 1983ء
13. درس بلاغت، شمس الرحمٰن فاروقی، ترقی پسند اردو بیورو، نئی دہلی
14. خضر عروض، احسان دانش، مکتبہ دانش مردنگ، لاہور ص 63
15. کلید عروض، ڈاکٹر زار علامی، نیشنل پریس، دیوبند (یوپی)
16. اردو کا عروض، پروفیسر حبیب اللہ غضنفر، اوکھا پریس، کراچی، 1981ء
17. آئینہ اصلاح جوش ملسیانی، 1980ء
18. مسلمات فن، ڈاکٹر زار علامی، ہریانہ اکادمی، 1988ء

19. آہنگ وعروض، ڈاکٹر کمال احمد صدیقی، 1989ء
20. عروضی فنی مسائل، پروفیسر عنوان چشتی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، لائبریری، 1985ء
21. تفہیم العروض شارق جمال ناگپوری، 1985ء
22. عروض کے نئے اوزان کا وجود، شارق جمال ناگپوری، 1991ء
23. احتساب العروض، ڈاکٹر کندن سنگھ ارولی، مکل پرکاش، 1991ء
24. اردو کا اپنا عروض، ڈاکٹر گیان چند جین
25. عروض آہنگ اور بیان، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دوسرا ایڈیشن، 2004
26. عروض وبلاغت، نور ینائی، 1995ء
27. معراج العروض، ڈاکٹر عارف حسن خاں، 2000ء
28. ارمغان عروض، کندن لال کندن، 2000ء
29. معراج فن (مجموعہ مضامین بر علم عروض)، کندن لال کندن، 2010ء
30. دیوان مومن، مشورہ بک ڈپو، 1961ء
31. دیوان غالب
32. کلیات اقبال
33. غالب نمبر، شبستان، اردو ڈائجسٹ، نئی دہلی، 1969ء
34. ارمغان کندن (مجموعہ شاعری)، کندن لال کندن، 1987ء
35. مثنوی لذت عشق (ہندی)، کندل لال کندن، 1987ء
36. کندن پارے، 2012ء
37. آئینہ عروض وقافیہ، کنہیالال ماثر طالب ہاتھرس، مصطفائی پریس، آگرہ
38. تلسی رامائن بچر، گوسوامی تلسی داس جی لکھت دیہاتی پستک بھنڈار
39. ہندی اردو کویتا میں چھند ودھان تلناتمک ادھین، پی ایچ ڈی مقالہ ڈاکٹر ست پال بیدار سرس، دہلی یونیورسٹی لائبریری
40. کاویہ پربھاکر مرتب شری سدھاکر پانڈے ناگری پرچارنی سبھا، وارانسی، 1928ء

41. کاویہ پردیپ رام بہوری شکل ہندی بھون ٹیگور ٹاؤن الہ آباد، آٹھویں بار، 1928
42. چھند پربھاکر
43. ویاوہارک چھند شاستر، آر پی شرما مہوش، ممبئی
44. کاویہ کلا سنگم چھند ودھان رام دیولال وبھور
45. فیروز اللغات، 1922، مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشر، لاہور
46. سرور کیفی ترجمہ اردو عروض سیفی، 1931ء
47. رسالہ منتہی العروض اور مثنوی تحفۃ الشعرا، سید محمود اتر پردیش اردو اکادمی
48. تلخیص بحر الفصاحت، عارف حسن خاں، 2008ء
49. عروض خلیل مکتفی، ڈاکٹر عثمانی، 2010ء
50. میری تنقید اور اصلاحیں، ڈاکٹر عثمانی، 2005ء
51. اوراق العروض، ڈاکٹر صابر سنبھلی و ڈاکٹر عارف حسن خاں، ترجمہ رسالہ معراج العروض
52. منزل بہ منزل، سید مبارک علی، 2012ء
53. غزل چھند چیتنا، مہاویر پرشاد موکیش

○○○

کندن لال کندن

اگرچہ کندن لال کندن کی مادری زبان سرائیکی ہے مگر اُردو زبان سے ان کا جنوں کی حد تک لگاؤ ہے۔ ان کے ہاتھوں میں ایک نہ تھکنے والا قلم ہے جو برابر کام کرتا رہتا ہے۔ کندن لال کندن 82 برس کے ہیں اُن کا قلم اپنی پوری توانائی سے رواں دواں ہے۔ کندل لال کندن اُردو کے اسے سپاہی ہیں جو مختلف محاذوں پر مسلسل کام کرتے رہے ہیں۔ علم عروض اور صنف رباعی ان کے خاص موضوعات ہیں رباعی گوئی کی حیثیت سے کندن لال کے چار مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔ علم عروض کی حیثیت سے بھی کندن لال کندن کی یہ چوتھی تصنیف ہے علم عروض پر پہلی تصنیف ''ارمغانِ عروض''۔ دوسری ''معراج فن'' تیسری عروضِ پنگل و خلیل قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان کے مالی تعاون سے شائع ہوئیں۔ کندن لال کندن کی ہر تصنیف پر مختلف اُردو اکادمیوں نے انعام عطا کیا۔ کندن لال کندن تقریباً 50 برس پیشتر دہلی یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔ جن پر اساتذہ اور شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی بجا طور پر فخر کرسکتا ہے، تب سے اب تک کندن لال کندن نے اپنے اساتذہ سے ایک رشتہ قائم رکھا ہے۔ تقریباً ہر استاد نے ان کی کتابوں پر دیباچے لکھے ہیں علاوہ ان کے ماہرین علم عروض نے بھی اُن کی تصانیف پر مضمون لکھے ہیں۔

کندن لال کندن محکمہ ڈاک سے منسلک رہے پھر بھی انھوں نے تقریباً درجن سے زیادہ تصانیف شائع کیں۔ ان کا کام ان اساتذہ کے لیے تازیانہ ہے جو فقط تنخواہ لیتے ہیں۔ کندن لال کے ادبی کارناموں کے تعلق سے ایک طالب علم عبدالحق نے حیدر آباد، عثمانیہ یونیورسٹی سے ڈاکٹر مجید بیدار صاحب کے زیر نگرانی 2007ء میں بہ عنوان کندن لال کندل حیات و خدمات ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔

اب کندن لال کندن نے اپنی نئی ضخیم تصنیف علم عروض ''ہندی چھند، عربی فارسی عروض'' ہندی اردو شاعری کا عروض تقابلی مطالعہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کندن لال کو اس کی تیاری میں کئی کتب خانوں کی خاک چھاننی پڑی۔ نہایت دل سوزی اور مہارت سے انہوں نے یہ کام پورا کیا اس تصنیف میں کندن لال نے عربی، فارسی بحور کے ثقیل ناموں کے ساتھ ساتھ اردو بحور کے نئے نام تجویز کیے۔ جس پر کار تقریباً ڈیڑھ صدی سے زیادہ پہلے انشاء اللہ خاں انشاء نے بحور کے عربی ناموں کی جگہ ہندی نام رکھے مثلاً مفاعیلن کی جگہ ''پری خانم''، فاعلن کی جگہ ''چت لگن''، مثلث کی جگہ ''تکڑا'' مربع کی جگہ ''چوکڑا'' رکھنے کی کوشش کی تھی۔ کندن لال کندن نے سالم، مرکبہ و مزاحف بحور کے مماثل بندی چند (بحور) ماترک گن ورنگ گن کی مثالیں دی اور اکثر جگہ چھند و بحور کی تقطیع بھی کی ہے۔ نیز یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندی پنگل اور اُردو عروض کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

مجھے یقین ہے کہ کندن لال کندن کی اس نئی کوشش کا خیر مقدم کیا جائے گا ہندی اور اُردو دونوں زبانوں کے جاننے والوں کے لیے ایک اہم دستاویز ہے۔ جس کا پڑھنا عروض و پنگل کے رموز جاننے کے لیے ضروری ہوگا۔

میں ان کی مزید کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔

پروفیسر گوپی چند نارنگ

ISBN: 81-901709-2-9